ورنہ سزاوار خداوندیش ۞ کس نتواند کہ بجا آورد ۞ باران رحمت

اور نہیں لائق صاحبی اوسکی کے ۔ کوئی نہیں سکتا ہو کہ بجا لاوے ۔ مینہ رحمت

بیحسابش همه جا رسیده و خوان نعمت بی دریغش همه جا کشیده پرده

جیسا بے حساب اوسکا سب جگہہ پہونچا ۔ اور خوان نعمت بے افسوس اوسکے کا سب جگہہ کھینچا ۔ پردہ

ناموس بندگان بگناه فاحش ندرد و وظیفه روزی بخطای منکر نبرد

عزت بندون کا بسبب گناہ بڑے کے نہیں پھاڑتا ہے اور روزینہ روزی کھانیوالونکا ساتھ خطا بڑی کے نہیں کاٹتا

قطعه ای کریمی که از خزانهٔ غیب ۞ گبر و ترسا وظیفه خور داری

ای کریم ایسا ہی تو کہ خزانہ غیب سے ۔ گبر و ترسا کو بھی روزینہ کھانیوالا رکھتا ہی تو

دوستان را کجا کنی محروم ۞ تو که با دشمنان نظر داری ۞ فراش

دوستون کے تئین کہاں کرے تو محروم ۔ تو ایسا ہی کہ ساتھ دشمنون کے نظر رکھتا ہی ۔ فراش

باد صبا را فرمود تا فرش زمردین بگسترد و دایهٔ ابر بهار را گفت تا بنات نبات

باد صبا کو تئین فرمایا تو فرش سبز رنگ ۔ بچھایا ۔ اور دایہ بہار کے تئین فرمایا تو لڑکیون روئیدگی کی

را در مهد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای سبز ورق

تئین بیچ جھولے زمین کے پالا ۔ اور درختون کو تئین ساتھ خلعت نوروزی کے قبا سبز پتون کی

در بر گرفته و اطفال شاخ را بقدوم موسم کلاه شکوفه بر سر نهاده

پہنائی ۔ اور لڑکون شاخ کے تئین بسبب آنے بہار کے ۔ ٹوپی کلی کی اوپر سر کے رکھی

عصارهٔ نحلی بقدرت او شهد فائق شده و تخم خرمای بتربیت

پانی لکھی کا بسبب قدرت اوسکی کے شہد فوقیت رکھنے والا ہوا اور بیج خرمے کا بسبب پرورش

او نخل باسق گشته قطعه ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند

اوسکی کے درخت بلند ہوا ۔ بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان بیچ کام کے ہین

تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری ۞ همه از بهر تو سرگشته و فرمانبردار

اسلیے کہ ایک روٹی بیچ ہتھیلی کے لاوے تو اور ساتھ غفلت کے نہ کھاوے تو ۔ سب تیرے واسطے حیران اور فرمانبردار

گنه بنده کردست او شرمسار	کرم بین و لطف خداوندگار
گناه بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہے	کرم دیکھ اور مہربانی خداوندگار کی

عاکفان کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت معترف که ما عبدناک حق عبادتک

گوشہ نشین والے کعبہ بزرگی اوسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کے اقرار کرنے والے ہیں کہ نہیں عبادت کی ہمنے حق عبادت کرنے تیری کا جو ہے

و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب که ما عرفناک حق معرفتک قطعه

اور صفت کرنیوالے صورت جمال اوسکی کے ساتھ حیرت کے نسبت کیے گئے کہ نہیں پہچانا ہمنے حق پہچاننے تیرے کا

بیدل از بی نشان چگوید باز	گر کسی وصف او ز من پرسد
بیہوش بے پتے سے کیا کہے پھر	جو کوئی وصف اوسکا مجھ سے پوچھے
بر نیاید ز کشتگان آواز	عاشقان کشتگان معشوقند
نہیں نکلتی ہے مرے ہوؤں سے آواز	عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہیں

یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبه فرو برده بود و در بحر مکاشفه مستغرق

ایک صاحبدلوں سے سر گریبان مراقبہ کے نیچے لیگیا تھا اور بیچ دریا مکاشفہ کے ڈوبا ہوا

شده حالیکه ازان معاملت باز آمد یکی از محبان گفت ازین بوستان

ہوا جس وقت کہ اوس معاملے سے پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے

که بودی مارا چه تحفه کرامت کردی اصحاب گفت بخاطر داشتم که چون بدرخت

کہ تھا تو میرے تئیں کیا تحفہ عنایت کیا تو نے یاروں کے تئیں کہا صاحبدل نے ارادہ رکھتا تھا میں کہ جب پاس درخت

گل برسم دامنی پر کنم هدیهٔ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنان مست کرد

گل کے پہونچوں میں دامن بھر لوں گا میں واسطے یاروں کے جو پہونچا میں خوشبوی گل نے ایسا مست کیا

ای مرغ سحر عشق ز پروانه بیاموز	که دامنم از دست رفت قطعه
اے چڑیا صبح کی عشق پروانہ سے سیکھ	کہ دامن میرے ہاتھ سے گیا
این مدعیان در طلبش بیخبرانند	کان سوخته را جان شد و آواز نیامد
یہ دعوی کرنیوالے بیچ طلب اوسکی کے بیخبر ہیں	کہ اوس جلے ہوئے کے تئیں جان گئی اور آواز نہ آئی

در اصطلاح اهل تصوف مراقبه آنرا گویند که مصنف درین کتاب اهر جا که واقع شده نفس خود را مراد داشته ۱۲

اگر خود همه عیبها بدین بنده درست اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندے کے ہین	هر عیب که سلطان بپسندد هنر است مگر ہر عیب کہ جو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے

قطعه

گلی خوشبوی در حمام روزی ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز	رسید از دست محبوبی بدستم پہونچی ہاتھ ایک معشوق کے بیچ ہاتھ میرے کے
بدو گفتم که مشکی یا عبیری مٹی سے کہا مین کہ مشک ہے تو یا عبیر ہے تو	که از بوی دلاویز تو مستم کہ خوشبوی دلاویز تیری سے مست ہون مین
بگفتا من گلی ناچیز بودم کہا اوس مٹی نے مین ایک مٹی ناچیز تھی مین	ولیکن مدتی با گل نشستم ولیکن تھوڑے دنون ساتھ گل کی صحبت کی مینے
جمال همنشین در من اثر کرد خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت گل نے بیچ میرے اثر کیا	وگرنه من همان خاکم که هستم وگرنہ مین وہی خاک ہون جیسا کہ جانتے ہین مجکو

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ حَيٰوتِهٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِيْلِ حَسَنَاتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَةَ
یا خدا بہرہ ور کر مسلمانون کو بسبب بہت عمر اوسکی کے اور دو چند کر پاداش خوبی اوسکی کا نیکیان اوسکی کا اور بلند کر

وَدَّائِهٖ وَوُلَاتِهٖ وَدَمِّرْ عَلٰى اَعْدَائِهٖ وَشُنَاتِهٖ بِمَا تُلِيَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰيَاتِهٖ
مرتبہ دوستون و نوکرون اوسکی کا اور ہلاک کر اوپر دشمنون اوسکی کا اور بدچاہنے والون کے برکت اوس چیز سے کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ قرآن کی آیتون کے

قطعه

اٰمِنْ بَلَدَهٗ يَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ امن مین رکھ شہر اوسکا اے پروردگار اور نگاہ رکھ اولاد اوسکی کو	لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ تحقیق کہ نیکبخت ہوئی دنیا ساتھ اوسکے ہمیشہ رہے نیکبختی اوسکی
وَاَيَّدَهُ الْمَوْلٰى بِاَلْوِيَةِ النَّصْرِ اور مدد کرے اوسکی اے مولا بسبب نیزون فتح کے	كَذٰلِكَ تَنْشَا لِيْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا جیسا نشو و نما پاتا ہے درخت کہ وہ شاخین ہین اوسکی
وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَذْرِ اور خوبی روئیدگی زمین کی بزرگی بیج کی سے ہے	ایزد تعالی و تقدس خطهٔ پاک شیراز را خدا برتر اور پاک شہر شیراز کو

بهیبت حاکمان عادل و همت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگهدارد
بسبب ہیبت حاکمون عادل اور توجہ عالمون باعمل کے تا زمانہ پہونچنے قیامت کے بیچ پناہ سلامت کے نگاہ رکھے

لینہ بکسر لام و سکون یا و نون ۔ درخت خرما ۔ بذر بذال معجمہ و زاء معجمہ ۔ تخم ۔

قطعه

اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست

ولایت پارس کو مین غم آفت زمانہ سے نہیں ہے

تا بر سرش بود چو تو ای سایهٔ خدا

جب تک اوپر سر اوسکے رہے گا تجھ سا ای بادشاہ

امروز کس نشان ندهد در بسیط خاک

آجکے دن کوئی پتا نہیں دیتا ہے بیچ کشادگی زمین کے

مانند آستان درت مأمن رضا

مانند چوکھٹ دروازے تیری کی جای آرام خشنودی کی

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر

اوپر تیرے ہے ای بادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچاروں کا اور شکر

بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا

اوپر ہم لوگوں کے اور اوپر خدا جہان کے پیدا کرنیوالے کے بدلہ نیکی کا

یا رب ز باد فتنه نگهدار خاک پارس

اے پروردگار ہوای فتنہ سے نگاہ رکھ شہر پارس کو

چندانکه خاک را بود و باد را بقا

جب تک کہ زمین کا رہے اور ہوا کے تئین زندگی ہو

در سبب تالیف کتاب

ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تامل ایام گذشته میکردم و بر عمر تلف کرده تاسف میخوردم

ایک رات کو خیال بیچ زمانے گذرے ہوئے کے کرتا تھا اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کے افسوس کھاتا تھا

و سنگ سراچه دل بالماس آب دیده می سفتم و این بیتها مناسب حال خود

اور پتھر حجرے دل کا ساتھ الماس آبدیدہ کے پروتا تھا مین اور یہ بیتین مناسب حال اپنی کے

می گفتم ؎ مثنوی

کہتا تھا مین ؎ مثنوی

هر دم از عمر میرود نفسی

ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم

چون نگه میکنم نماند بسی

جو دیکھتا ہون مین بغور تو نہین رہی ہے بہت

ای که پنجاه رفت و در خوابی

اے سعدی کہ پچاس گئے اور بیچ خواب کے ہے تو

مگر این پنج روز دریابی

مگر یہ پانچ روز پہچانے تو

خجل آنکس که رفت و کار نساخت

شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نکیا

کوس رحلت زدند و بار نساخت

نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نلادا

خواب نوشین بامداد رحیل

نیند میٹھی صبح کوچ کرنے کی

پای دارد پیاده را بسبیل
پہنچی کشتی ہی پیادیکی تئیں راہ سے
وان دگر پخت همچنین هوسی
اور اوس دوسرے نے بھی اسیطرح ہوس
دوستی را نشاید این غدار
دوستی کی تئیں نہیں لائق ہے یہ بے وفا
گر بہ بندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے
گو بشو از حیات دنیا دست
کہ اوس شخص کو کہ زندگی دنیا سے ہاتھ دھو
گر یکی زین چهار شد غالب
جو ایک ان چاروں میں سے ہوا غالب
ننهد بر حیات دنیا دل
نہیں رکھتا ہی اوپر زندگی دنیا کی دل
برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا اپنی قبر میں بھیج
اندکی ماند و خواجه غره هنوز
تھوڑی رہی ہی زندگی اور خواجہ غرور کرتا ہے ابتک
هر که مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی
ره چنین است مرد باش و برو
راہ ایسی ہی مردانہ وار ہو اور چل

هر که آمد عمارتی نو ساخت
جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنائی
وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت سر پر نہ لیگیا کوئی
مایه عیش آدمی شکم ست
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے
گر دل از غم تهی کند شاید
جو دل غم سے بھرے تو لائق ہے
چار طبع مخالف سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنیوالی اور نفرت کرنیوالی
جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی نکل جائے تن سے
نیک و بد چون همی بباید مرد
نیک اور بد جو آخرکار مرینگے
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نلاوے پیچھے سے تو آگے بھیج
ای تهیدست رفته در بازار
ای خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے
وقت خرمنش خوشه باید چید
وقت خرمن کی اوسکو لازم ہے بالی چننی

رفت منزل بدیگری پرداخت
جب گیا وہ عمارت واسطی دوسرے کے خالی کی
یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بغیر قیام کو دوست مت رکھ
تا بتدریج میرود چه غمست
اگر اعتدال سے جاتا ہو تو کیا غم ہے
ور گشاید چنانکه نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے
چند روزی بوند با هم خوش
کتنے دنوں رہتی ہیں آپس میں خوش
لاجرم مرد عارف کامل
اس لیے مرد خداشناس صاحب کمال
خنک آنکس که گوی نیکی برد
خوش وہ شخص کہ گیند نیکی کا لیگیا
عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کی [illegible]
ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں میں [illegible]
پند سعدی بگوش دل بشنو
نصیحت سعدی کی کان جان سے سن

بعد از تامل مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت
بعد از فکر کرنے کے بہتر بات کی مصلحت وہ دیکھی میں نے کہ بیچ آشیانی گوشہ نشینی کے

نشینم و دامن صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتهای پریشان بشویم

بیٹھوں میں اور دامن صحبت سمیٹوں میں اور دفتر باتوں پریشان سے دھوؤں میں

ومن بعد پریشان نگویم بیت

اور اس سے پیچھے پریشان باتیں نکہوں میں

زبان بریده بکنجی نشسته صم بکم

زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا بہرا اور گونگا

به از کسی که نباشد زبانش اندر حکم

بہتر اوس شخص سے کہ نہو وے زبان اوسکی بیچ حکم کے

تا یکی از دوستان که در کجاوه همنشین من

تو ایک دوستوں سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین میرا

بودی و در حجره جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکه نشاط ملاعبت کرد

تہا اور بیچ کوٹھری کی پاس بیٹھنے والا ساتھ رسم قدیم کے در وازے سے آیا جتنا کہ خوشی مزاج اور خوش طبعی اور

و بساط مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگرفتم رنجیده نگه

اور بچھونا بازی کرنیکا بچھایا جواب اوسکا نکہا میں نے اور سر زانوی عبادت سے نہ اوٹھایا میں نے برہم ہو کر دیکھا

کرد و گفت قطعه

اور کہا

کنونت که امکان گفتار هست

اب تجکو کہ طاقت بات کرنے کی ہے

بگوای برادر بلطف و خوشی

کہہ اے بھائی ساتھہ مہربانی اور خوشی کے

که فردا چو پیک اجل در رسد

کہ کل کو جو قاصد موت کا پہونچے گا

بحکم ضرورت زبان درکشی

خواہ مخواہ زبان بند کرے گا تو

کسی از متعلقان منش بر حسب واقعه

کسی نے علاقہ داروں میرے سے اوسکو اوپر موافق احوال

مطلع گردانید که فلان عزم کرده است و نیت جزم که بقیت عمر معتکف نشیند

خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف بیٹھے

و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت در پیش گفتا بعزت

اور خاموشی قبول کی تو بہی اگر ہو سکے خیال اپنا لے اور کنارہ آگے کر قسم ہے بزرگی خدا کی

عظیم و صحبت قدیم که دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگه که سخن گفته شود بعادت

اور قسم ہے صحبت قدیم کی سانس نلوں گا میں اور قدم نہ اوٹھاؤنگا میں مگر اوس وقت کہ بات کہی جاوے ساتھ عادت

مالوف وطریق معروف کہ آزردن دل دوستان جہلست وکفارت یمین

الفت کی گئی ہے اور راہ پہچانی گئی ہے کیسلیے کہ آزردہ کرنا دل دوستونکا نادانی ہے اور بدلہ قسم کا

سہل خلاف رای صوابست وعکس رای اولی الباب ذو الفقار علی در

آسان ہے خلاف عقل نیک کی ہے اور خلاف عقل صاحبون دانائی کے کہ تلوار علی علیہ السلام کی بیچ

نیام وزبان سعدی درکام قطعہ

میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو میں

زبان در دہان خردمند چیست

زبان بیچ منہ عقل مند کے کیا ہے

کلید در گنج صاحب ہنر

کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کی

چو در بستہ باشد چہ داند کسے

جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی

کہ جوہر فروشست یا پیلہ ور قطعہ

کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست

اگرچہ آگے عقل مند کے خاموشی ادب ہے

بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی

لیکن وقت مصلحت کے وہ بہتر ہے کہ بیچ بات کے کوشش کرے تو

دو چیز طیرہ عقلست دم فرو بستن

دو چیز سبکی عقل کی ہے چپکے رہنا

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجملہ زبان از مکالمت او درکشیدن

حاصل کلام زبان کلام کرنے باہم اوسکے سے کھینچنا

قوت نداشتم و روی از محادثت او گردانیدن مروت ندانستم کہ یار موافق

طاقت نہ رکھی میں نے اور منہ ہمدگر بات کرنے اوسکے سے پھیر لینا جوانمردی نجانی میں نے کہ یار موافقت کرنیوالا

بود و دوست ... آوری باکسی در ستیز

گل ہمین پنج روز و شش باشد	از گلستان من ببر ورقی	بچہ کار آیدت ز گل طبقی
گل یہی پانچ چھہ روز رہے	گلستان میری سے لیجا ایک ورق	کیا کام آویگا تیرے گل سے ایک طبق

وین گلستان ہمیشہ خوش باشد — حالی کہ من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت

اور یہ گلستان ہمیشہ سبز رہیگا — جسوقت کہ میں نے یہ بات کہی دامن پھولون کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے لٹکا

الکریم اذا وعد وفا فصلی در ہمان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسی کہ متکلمان

کریم جب وعدہ کیا پورا کیا فصل دو اوسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت آپس کی اور بیچ ادب گفتگو کے بیچ اوس عبارت کے

بکار آید و مترسلان را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتی موجود بود کہ کتاب گلستان تمام شد واللہ اعلم

کام آوے اور منشیون کو علمیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گل بوستان سے کچھ باقی رہی تھی کہ کتاب گلستان تمام ہوئی اور اللہ عالم ہے

والحکم بالصواب ذکر پادشاہزادہ جہان سعد بن ابی بکر بن سعد

اور حاکم ساتھ ٹھیک کے ذکر پادشاہزادہ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا

نور اللہ قبرہ و تمام انگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہان پناہ سایہ کردگار پرتو

روشن کرے اللہ قبر اوسکی اور تمام اوسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ ہووے بیچ بارگاہ شاہ جہان پناہ ظل اللہ روشنی

لطف پروردگار و ذخر زمان و کہف امان المؤید من السماء المنصور علی الاعداء

لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمان اور پناہ امن کا — تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پا گیا اوپر دشمنون کے

عضد الدولۃ القاہرۃ سراج الملۃ الباہرۃ جمال الانام مفخر الاسلام سعد

قوت بازو دولت غالب کا — چراغ مذہب روشن کا — خوبی خلق کا — فخر اسلام کا سعد

بن الاتابک الاعظم شہنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک

بیٹا اتابک بڑے کا — بادشاہ بادشاہون بڑے کا — مالک گردنون امتون کا صاحب بادشاہون

العرب و العجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابو بکر

عرب اور عجم کا — بادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث — ملک سلیمان کا فتح پا گیا دین کا ابو بکر

بن سعد بن زنگی ادام اللہ اقبالہما و ضاعف اجلالہما و اجعل الی

بیٹا سعد زنگی کا — ہمیشہ کرے اللہ اقبال اون دونو کا اور دو چند کرے بزرگیان اون دونو کی اور کر ہر خیر

مزن بی تامل بگفتار دم	نکو گوی اگر دیر گویی چه غم	بیندیش آنگه برآور نفس
مت مار بے فکر بیچ بات کے دم	نیک کہہ اگر دیر کی تو کیا غم	اندیشہ کر اور پیچھے برلا دم
وزان پیش بس کن که گویند بس	به نطق آدمی بهتر است از دواب	دواب از تو به گر نگویی صواب
اور اس سے پہلے موقوف کر بات کہنا کہ کہیں بس ہو	ساتھ بولنے کے آدمی بہتر ہے چارپایوں سے	چارپائے تجھ سے بہتر ہیں جو نہ بولے تو درست

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصره که مجمع اهل دلست و مرکز علمای

کس طور بیچ نظر سرداران حضرت خداوندی کے غالب ہو نصرت اوسکی کہ جائے جمع ہونے صاحبان دل کی ہے اور جائے گرد آنے علما

متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات

بڑے علم کے اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کروں میں شوخی کے رہونگا میں اور متاع ناقص

بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش

بیچ درگاہ بزرگ کے لائے اور پوت بیچ بازار جوہریوں کے قیمت جو کی بھی نہیں رکھتی ہے اور دیا آگے

آفتاب پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید مثنوی

آفتاب کے روشنی نہیں رکھتا ہے اور منارہ بڑا آگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

هر که گردن بدعوی افرازد	خویشتن را بگردن اندازد	سعدی افتاده ایست آزاده
جو کوئی گردن دعوی سے بلند کرتا ہے	اپنے تئیں گردن کے بل ڈالتا ہے	سعدی ایسا افتادہ ہے آزاد
کس نیاید بجنگ افتاده	اول اندیشه وانگهی گفتار	پای پیش آمدست و پس دیوار
کوئی نہیں آتا ہے ساتھ لڑائی افتادہ کے	پہلی اندیشہ کر پیچھے اوس کے بات کر	پاؤں آگے آیا ہے اور پیچھے دیوار

نخلبندم ولی نه در بستان شاهدم من ولی نه در کنعان لقمان را گفتند حکمت

باغبانی جانتا ہوں میں ولیکن نہیں بیچ باغ کے معشوق بھی ہوں میں ولیکن نہیں بیچ کنعان کے لقمان کو کہا کہ حکمت

از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نبینند پای ننهند قدم الخروج قبل الولوج

کس سے سیکھی تو نے کہا اندھوں سے کہ جب تک دیکھ نہ لیں جگہ نہیں رکھتے ہیں پاؤں مقدم کر نکلنے کو پیشتر

مردیت بیازمای وانگه زن کن قطعه گرچه شاطر بود خروس بجنگ + چه زند پیش باز رویین چنگ

مردی آزما اور پیچھے عورت کر اگرچہ چالاک ہوتا ہے مرغ بیچ لڑائی کے لیکن کیا کر سکے آگے باز فولاد چنگال کے

گربه شیر است در گرفتن موش	لیک موش است در مصاف پلنگ
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے	لیکن خود مثل چوہے کے ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بھروسی کشادگی خلق بزرگون کے کہ آنکھ عیبون زیردستون سے چھپاتے ہین اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر

گناہون چھوٹون کے نہین کوشش کرتے ہین باتین کتنی ساتھ طریق مختصر کرنے کے نادر سے اور مثالون اور شعر اور حکایتون اور خصلتون

ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب

بادشاہون گذری ہوؤن کی کہ رحمت اللہ تعالیٰ کی اونہون کو بیچ اس کتاب کے لکھا ہمنے اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اوسپر خرچ کیا

تصنیف کتاب این بود قطعه	بماند سالها این نظم و ترتیب

تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا

رہی گی برسون یہ نظم اور ترتیب

ز ما هر ذره خاک افتاده جائی	غرض نقشیست کز ما باز ماند	که هستی را نمی‌بینم بقائی
ہمسی ہر ذرہ خاک کا پڑیگا جا بجا	غرض نقش ہی ایک ہمسی یاد رہیگا	کہ ہستی زندگانی کو نہین دیکھتا ہون قیام
مگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در کار درویشان دعائی	امعان نظر در ترتیب کتاب
شاید ایک صاحبدل کسی روز ساتھ رحمت کے	کرے بیچ کام فقیرون کے دعا	غور کرنی نظر کی بیچ درستی کتاب

و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضهٔ غنا و حدیقهٔ علیا چون بهشت

اور آراستہ کرنے بابون کی مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ درختون گنجان اور باغ سر سبز کو جیسے بہشت

بهشت باب اتفاق افتاد ازان مختصر آمد تا بملالت نینجامد و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب

سات باب کا اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر کیا تو انجام ساتھ رنج کے نہو اور اللہ عالم تر ہے بیچ نیکوئی کے اور طرف اوسکی پھر جانا اور رجوع کرنا ہے

باب اول در سیرت پادشاهان باب دوم در اخلاق درویشان باب سوم

باب پہلا بیچ حال بادشاہون کے باب دوسرا بیچ خلقون فقیرون کے باب تیسرا

در فضیلت قناعت باب چهارم در فوائد خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی

بیچ بزرگی قناعت کے باب چوتھا بیچ فائدہ چپ رہنے کے باب پانچوان بیچ عشق اور جوانی کے

وناسزا گفت ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت آن دروغ وی گفت پسندیده

اور ناسزا یعنی نالائق کہیں بادشاہ نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور کہا وہ جھوٹھ کہ وسنے کہا پسندیدہ

تر آمد مرا زین راست که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی و

زیادہ آیا مجھکو اس سچ سے کہ تو نے کہا اسلیے کہ منہ اوس جھوٹھ کا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کا اوپر خباثت کے اور

خردمندان گفته اند دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز شعر هر که شاه آن کند

داناؤں نے کہا ہے جھوٹھ مصلحت کا ملا ہوا بہتر بیچ فتنہ اوٹھانے والے سچ سے جو کوئی کہ شاہ اسکو کرے

که او گوید حیف باشد که جز نکو گوید لطیفه بر طاق ایوان فریدون نبشته بود مثنوی

کہ وہ کہے ظلم ہو وے کہ وہ شخص سواے نیک بات کے کہے اور پر طاق محل فریدون کے لکھا تھا

جهان ای برادر نماند بکس جہان ای بھائی نہیں رہتا ہے ساتھ کسی کے	دل اندر جهان آفرین بند و بس دل کو بیچ پیدا کرنے والے کے مشغول کر اور کفایت کر	مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور پیٹھ
که بسیار کس چون تو پرورد و کشت کہ اوسنے تجھ ایسے بہت پالے اور مارے	چو آهنگ رفتن کند جان پاک جب قصد جانیکا کرے جان پاک	چه بر تخت مردن چه بر روی خاک برابر ہے اوپر تخت کے مرنا اور اوپر منہ خاک کے

حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله وجود

ایک بادشاہوں خراسان کے نے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ سب بدن

او ریخته بود و خاک شده مگر چشمانش که همچنان در چشمخانه همی گردید و نظر میکرد

اوسکا متفرق ہوا تھا اور خاک ہو گیا تھا مگر آنکھیں اوسکی کہ ویسی ہی بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھیں اور نظر کرتا تھا

سائر حکما از تاویل آن فرو ماندند مگر درویشی که بجا آورد و گفت هنوز

سب دانا تعبیر اوس خواب کے سے حیران رہے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ ابتک حیرت سے دیکھنے والی ہیں

نگران ست که ملکش با دگران ست قطعه بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند

کہ ملک اوسکا ساتھ اوروں کے ہے بہت اتفاق ہوا ہے کہ مشہور اور نامور کو نیچے زمین کے گاڑا ہے

کز هستیش بروی زمین یک نشان نماند کہ ہستی اوسکی سے اوپر منہ زمین کے کچھ نشان نہ رہا	آن پیر لاشه را که سپردند زیر خاک اوس بڈھے لاشہ کو کہ سونپا نیچے خاک کے

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل

خاک نے اوسکو ایسا کہا یا کہ اوس سے ہڈی نہ رہی زندہ ہے نام مبارک نوشیروان کا بسبب انصاف کے

گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر

اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نہ رہا ایک نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر کو

زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند حکایت ملکزادہ را

اوس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوے کہ فلانا نہ رہا ایک بادشاہزادہ کو

شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی

سنا میں نے کہ کوتاہ تہا اور کم رو اور دوسرے بھائی اوسکے بلند اور خوب صورت

باری پدر بکراہت و استحقار دروی نظر ہمیکرد پسر بفراست و استبصار بجا آورد

ایکبار باپ ساتہ کراہت اور استحقار کے بیچ اوسکے نظر کرتا تہا لڑکے نے ساتہ دانائی اور بینائی کے دریافت کیا

و گفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر

اور کہا ای باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہر یہ بات قطعی کہ جو چیز ساتہ قد کے بڑی قیمت میں بہتر

الشَّاةُ نَظِيفَةٌ وَالْفِيلُ جِيفَةٌ شعر اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَاِنَّهُ لَاَعْظَمُ

بکری حلال ہی اور ہاتھی حرام ہی چہوٹا زیادہ پہاڑوں سے طور ہی اور بہت بزرگ ہے

عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا قطعہ آن شنیدی کہ لاغر دانا

نزدیک اللہ کے از روی قدر کے اور مرتبہ کے وہ سنا ہے تونے کہ دبلا دانا نے

گفت باری بابلہی فربہ	اسپ تازی اگر ضعیف بود	ہمچنان از طویلۂ خر بہ
کہا ایک مرتبہ ساتہ ایک احمق موٹے کی	گہوڑا تازی اگر ضعیف ہووے	اسیطرح حالت ضعیفی میں طویلۂ خر سے بہتر ہے

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند باری

باپ ہنسا اور سرداران دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتہ جان کے رنجیدہ ہوے

تا مرد سخن نگفتہ باشد	عیب و ہنرش نہفتہ باشد	ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
جب تک مرد نے بات نکہی ہووے	عیب اور ہنر اوسکا چہپا رہتا ہے	ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

تا ملک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم

تو بادشاہ سر آزار اوسکے سے گذرا اور کہا بخشا مینے اگرچہ مصلحت ند یکھی مینے

رباعی دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد دشمن نتوان حقیر

جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے نہیں سکتے دشمن کو نہ سمجھے دبلا اور بیچارہ

بیچارہ شمرد دیدیم بسی کہ آب سرچشمہ خرد چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد

گننا دیکھا ہمنے بہت کہ پانی سرچشمہ چھوٹا کا جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ لے گیا

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیت او نصب

حاصل کلام لڑکے کو ساتھ ناز و نعمت کے پرورش کیا اور استاد ادب سکھانیوالا کو واسطے سکھانے اوسکی کے مقرر

کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند

کیا تو خوبی بات پوچھنے کی اور پھیرنا جواب کا اور آداب خدمتگاروں بادشاہوں کا اوسکو سکھلائے

و در نظر همگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ میگفت

اور بیچ نظر سبھوں کے پسند آیا ایکبار وزیر عادتوں اوسکی سے بیچ درگاہ بادشاہ کے تھوڑی سی کو کہتا تھا

کہ تربیت عاقلان در وا اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازین

کہ تربیت دانایوں کی نے بیچ اوسکے اثر کیا ہے اور نادانی قدیم کو خلقت اوسکی سے باہر لیگئی بادشاہ کو

سخن تبسم آمد و گفت بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی

اس بات سے ہنسی آئی اور کہا آخر کو بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے اگرچہ ساتھ آدمی کے

بزرگ شود سالی دو برین برآمد طائفہ اوباش محلت بدو پیوستند و عقد

بزرگ ہوتا ہے برس دو اوپر اسکے بر آئے گروہ بدوں محلے کا ساتھ اوسکے ملی اور گرہ

موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و هر دو پسرش را بکشت و نعمت

ساتھ دینے کے باندہی تو بوقت فرصت کے وزیر کو اور دونوں بیٹوں اوسکے کو مارا اور دولت

بی قیاس برداشت و در مغارہ دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد

بہت اوٹھائی اور بیچ غار چوروں کے بجای باپ کے بیٹھا اور نافرمانی والا ہوا

فرد غم زیردستان بخور زینهار * بترس از زبردستی روزگار حکایت

غم زیردستون کا کہا نحواہ مخواہ — ڈر زبردستی زمانے کے سے

پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنت

ایک بادشاہ ساتہ غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا تھا اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا اور محنت

کشتی نیازمودہ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد ملک را عیش ازو

ناو کی نہین آزمائی تھی رونا اور رونا شروع کیا اور لرزہ اوسکے بدن پر پڑا بادشاہ کو خوشی اوسکے سبب سے

منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نبندد و چارہ ندانستند حکیمی

مکدر ہوئی کہ طبیعت نازک بادشاہونکی بوجہ اوٹھانا ایسی باتونکا صورت نہین باندہتا ہی اور علاج نہ جانا ایک حکیم

دران کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقی خاموش گردانم

بیچ اوس کشتی کے تہا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے تو مین اوسکو ساتہ ایک حکمت کے چپ کرون مین

گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت

کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پہینک دیا اور کئی مرتبہ

غوطہ خورد ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان

غوطے کھائے بعد ازان بال اوسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونون ہاتہ کے بیچ ایوان

کشتی آویخت چون برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید

کشتی کے لٹکایا جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا

کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی

کہ حکمت کیا تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامت ناو کا

ندانستہ و ہمچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید قطعہ ای سیر

نجانا اور اسی طرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص جانتا ہے کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار آتا ہو اے آسودہ

ترا نان جوین خوش ننماید معشوق منست آنکہ بنزدیک تو زشت است

روٹی جو کی اچھی نہین دکھلائی دیتی معشوق میرا ہے وہ کہ نزدیک تیرے برا ہے

و خیال باطل بست + ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده + وگر تو می ندهی داد روز دادی هست +

اور خیال جھوٹا باندھا — کان سے روئی باہر لا اور فریاد خلق کی دے — اور جو تو نہیں دیتا ہے فریاد ایک روز فریاد کا ہے

مثنوی بنی آدم اعضای یکدیگرند + که در آفرینش ز یک جوهرند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوها را

بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤں ایک دوسرے کے ہیں — کس لیے کہ بیچ پیدائش کے ایک اصل سے ہیں — جو ایک عضو بیچ درد کے لاوے زمانہ

نماند قرار + تو کز محنت دیگران بیغمی + نشاید که نامت نهند آدمی **حکایت** درویشی

نہ رہے قرار — تو کہ محنت اوروں کی سے بے فکر ہے تو — سزا نہیں کہ نام تیرا رکھیں آدمی — ایک فقیر

مستجاب الدعوه در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری

قبول کیا گیا دعا کا بیچ بغداد کے ظاہر آیا — حجاج یوسف کو خبر کی — بلایا اوسکو اور کہا دعا ہی خیر

بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بهر خدا این چه دعاست گفت این دعای خیر است

مجھ پر کر — کہا اے خدا جان اوسکی لے — کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہے — کہا یہ دعای خیر ہے

ترا و جمله مسلمانان را مثنوی ای زبردست زیردست آزار + گرم تا کی بماند این بازار + بچه کار

تجکو اور سب مسلمانوں کو — ای زبردست زیردست کی آزار دینے والے — گرم کب تک رہیگا یہ بازار — بیچ کس کام کے

آیدت جهانداری + مردنت به که مردم آزاری **حکایت** یکی از ملوک بی انصاف پارسائی

آوے تیری جہانداری — مرنا تیرا بہتر کہ مردم آزار ہے تو — ایک نے بادشاہوں بے انصاف سے ایک فقیر

را پرسید که کدام عبادت فاضلتر است گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یکنفس خلق را نیازاری

کو پوچھا کہ کون عبادت بہتر اور فضیلت رکھتی ہے — کہا تیرے تئیں سونا دوپہر کا تو بیچ اوس ایکدم کے خلق کو نہ آزار

قطعه ظالمی را خفته دیدم نیمروز + گفتم این فتنه است خوابش برده به + وانکه خوابش بهتر از بیداری است

ایک ظالم کو سوتا دیکھا بیچ دوپہر کے — کہا میں نے یہ فتنہ ہے خواب اوسکو لیگئی بہتر — اور وہ شخص کہ سونا اوسکا بہتر جاگنے سے

آنچنان بد زندگانی مرده به **حکایت** یکی از ملوک شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود و در

ایسا بد زندگانی کا مرا بہتر — ایک کو بادشاہوں سے سنا میں نے کہ ایک رات بیچ صحبت کے دن کیا تھا اور بیچ

پایان مستی میگفت **بیت** ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست

نہایت مستی کے کہتا تھا — ہمکو بیچ جہان کے خوش زیادہ اس سے ایکدم نہیں ہے — کہ نیک و بد کی اندیشہ اور کسی کا غم نہیں

درویشی برهنه بسر بار برون خفته بود گفت بیت ای آنکه با اقبال تو در عالم نیست

ایک فقیر ننگا جاڑے مین باہر سوتا تھا کہا ای وہ کہ اقبال تیرے سے ہیچ عالم کے نہین ہے

گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست ملک را خوش آمد صره هزار دینار از روزن برون

قبول کیا ہمنے کہ غم تجکو نہین ہے غم ہمارا بھی نہین ہے بادشاہ کو خوش آئی بات اوسکی تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے باہر کی

کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت من از کجا آرم که جامه ندارم ملک را

اور کہا دامن رکھ اے فقیر کہا مین کہان سے لاؤن مین کہ جامہ نہین رکھتا ہون بادشاہ کو

بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش او فرستاد

اوپر ضعف حال اوسکے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اوسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے بھیجا

درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بیت

فقیر نے اوس نقد و جنس کو تھوڑی مدت مین کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

قرار در کف آزادگان نگیرد مال نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

قرار اوپر ہاتھ آزادون کے نہین پکڑتا ہے مال نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے

در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی از و درهم کشید

بیچ اوس حالت کے کہ بادشاہ کو نہین پروا اوسکی تھی حال اوسکا کہا بادشاہ غصے مین آیا اور منہ اوس سے پھیرا

گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان بر حذر باید بودن که غالب

کہا ہے صاحبون دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہون کے سے پرہیز مین چاہیے رہنا کہ اکثر ہمت

ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکند مثنوی

اونکی ساتھ بڑے کامون بادشاہی کے علاقہ رکھتی ہے اور برداشت ہجوم خلق کی نہین کرتے ہین

حرامش بود نعمت پادشاه که هنگام فرصت ندارد نگاه مجال سخن تا نبینی ز پیش

حرام اوس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کی کہ وقت فرصت کا نہین نگاہ رکھتا ہے قدرت بات کی جب تک نہ دیکھو آگے سے

به بیهوده گفتن مبر قدر خویش گفت این گدای شوخ مبذر را که چندین نعمت بچندین

سارا بیہودہ کہنے کے سبب لیجا مرتبہ اپنا بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت اتنی

وسعی مرا در حق عیال عدم مروت حمل کنند و گویند قطعه مبین آن بی حمیت را که هرگز
اور دوادوش میری بیچ حق جورو لڑکون میری کی اوپر محمول بے مروتی کی کرینگے اور کہینگے نہ دیکہ اوس بے حمیت کو کہ ہرگز
نخواهد دید روی نیکبختی که آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد به سختی
نہ دیکہی گا منہ نیک بختی کا کہ اپنے آرام قبول کرتا ہی واسطے اپنے جورو اور لڑکو چہوڑے سختی میں
و درین علم محاسبت چنانکه معلومست چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که موجب
اور بیچ اس علم محاسبے کے جیسا کہ معلوم ہی تمکو کچہ جانتا ہون اگر بسبب مرتبی تمہاری کی ایک خدمت مقرر ہو وے کہ سبب
جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهدهٔ شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاه ای
جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمہ شکر اوسکے سے باہر آنا نہ سکون میں کہا میں کام بادشاہ کا ای
برادر دو طرف دارد امیدست و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد
بہائی دو طرف رکہتا ہی امید ہی اور دہشت یعنی امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف ہی رائے دانایوں کے سے ہو وے
بدان امید متعرض این بیم شدن قطعه کس نیاید بخانهٔ درویش که خراج زمین
اوپر اوس امید کے اوٹہانیوالا اس دہشت کا ہونا کوئی نہیں آتا ہی بیچ گہر فقیر کے کہ محصول زمین
و باغ بده یا بتشویش و غصه راضی شو یا جگربند پیش زاغ بنه گفت این
اور باغ کا دی یا بیچ رنج اور اوٹہانے اور غصے کے راضی ہو یا کلیجہ آگے کوے کے رکہہ کہا یہ
موافق حال من نگفتی و جواب سؤال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد پشتش از حساب
موافق حال میرے کے نکہا تونے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو نہیں سنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری کرے ہاتھ اوسکا حساب سے
بلرزد فرد راستی موجب رضای خداست کس ندیدم که گم شد از ره راست
کانپتا ہے سچ بولنا سبب خشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکہا میں نے کہ گم ہوا راہ سیدہی سے
حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و
حکیم کہتے ہین کہ چار آدمی چار آدمیون سے رنجیدہ ہو وین نہنگ بادشاہ سے اور چور نگہبان سے اور بدکار چغل خور سے اور
روسپی از محتسب و آنرا که حساب پاکست از محاسب چه باک قطعه مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی
فاحشہ رنڈی ڈونڈی سے جس شخص کو کہ حساب پاک ہی محاسب سے کیا خوف ہے مت کر کشادہ روی بیچ عمل بادشاہی کے اگر چاہتا ہے

گفته‌اند دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند قطعه

کہ کہا ہی دوست بیچ قید خانے کے کام آتے ہیں کیونکہ اوپر دسترخوان کے سب دشمن دوست دکھلائی دیتے ہیں

دوست مشمار آنکه در نعمت زند + لاف یاری و برادرخواندگی + دوست آن دانم که گیرد دست دوست

مت گن اسکو کہ بیچ نعمت کی مارے گلا یاری کا اور بھائی چارے کا دوست اوسکو جانتا ہوں کہ پکڑے ہاتھ دوست کا

در پریشان حالی و درماندگی دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض میشنود بنزدیک صاحب دیوان

بیچ پریشان حالی اور عاجزی کے دیکھا میں نے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت میری ساتھ دشمنی کے سنتا ہے نزدیک صاحب دفتر کے

رفتم بسابقه معرفتیکه درمیان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم

گیا میں ساتھ پہلے اوس پہچان کے کہ درمیان ہمارے اور اوس صاحب کے تھی صورت حال اسکی کہی اور لیاقت اور استحقاق اوسکا بیان کیا

تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین برآمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش بپسندیدند کار

تو ساتھ ایک کام تھوڑے کے اوسکو برپا کیا مدت اوپر اوسکے گذری پاکیزگی طبیعت اسکی کو دیکھا اور نیک تدبیر اوسکی پسند کی

از آن درگذشت و بمرتبه بالاتر از آن متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت

اوس سے گذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ کے اوس سے تمکین کرتے ہوئے ایسا ہی ستارہ نیکبختی اوسکی کا بیچ ترقی کے تھا تو اوپر بلندی

برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم فرد

پہونچا اور نزدیک درگاہ بادشاہ کا ہوا اور معتمد ہوا اور پر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی میں نے اور کہا میں نے

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار + که آب چشمه حیوان درون تاریکیست شعر

کام بندھے ہوئے سے مت اندیشہ کر اور دل شکستہ مت رکھ کہ پانی چشمہ آبحیات کا درمیان تاریکی کے ہے

الا لا یجارن اخو البلیه + فللرحمن الطاف خفیه فرد منشین ترش از گردش ایام

آگاہ ہو نہ چاہیے کہ [illegible] بلا کا [illegible] پس واسطے خدا کے ہیں مہربانیاں پوشیدہ مت بیٹھ [illegible] گردش زمانہ سے

که صبر + تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + در آن قربت مرا با طایفه یاران اتفاق سفر افتاد چون

کہ صبر تلخ ہے ولیکن پھل شیرین رکھتا ہے بیچ اوس وقت کے مجھ کو ساتھ گروہ یاروں کے اتفاق سفر کا پڑا جب

از زیارت مکه باز آمدم دو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان گفتم چه حالت

مکہ سے پھر آیا میں ایک دو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اوسکا دیکھا میں نے پریشان اور بیچ شکل فقیروں کے کہا میں نے کیا حالت ہے

گفت آنچنانکه تو گفتی طائفه حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک ...

کہا جیسا کہ کہا تو نے ایک گروہ اوپر میرے حسد لیگئے اور ساتھ خیانت کے مجھکو نسبت کیا گیا اور بادشاہ نے

حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند

حقیقت اوسکی کی پوچھنا نہایت پوچھنے کا نفرمایا اور یاران قدیم اور دوستوں گرم محبت کلمہ حق سے چپ ہوئے

و دیرین فراموش کردند قطعه نبینی که پیش خداوند جاه ستایش کنان دست

قدیم بھلا دیا نہیں دیکھا ہے تو نے کہ آگے صاحب مرتبہ کے صفت کرتے ہوئے ہاتھ اوپر سینہ

اگر روزگارش درآرد ز پای همه عالمش پای بر سر نهند فی الجمله بانواع عقوبت گ

اگر زمانہ اوسکو گرادے پاؤں سے تمام عالم پانو اوپر سر اوسکی رکھیں حاصل کلام قسم قسم عذاب

شدم تا درین هفته که مژده سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک

تھا میں تو اس ہفتے میں کہ خوشخبری سلامتی حاجیوں کی پہونچی قید بھاری سے خلاص مجھکو کیا اور

خاص کرد گفتم دران نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاهان

خاص کیا کہا میں نے بیچ اوس وقت کے اشارہ میرا قبول تجھکو نہ آیا کہ کہا میں نے کام بادشاہوں کا

سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری قط

سفر دریا کا ہے خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیوے تو یا طلسم میں مرے تو

یا زر بهر دو دست کند خواجه در کنار یا موج روزی افکندش مرده بر کنار + مصلحت ن

یا زر دونوں ہاتھ سے کرے صاحب بیچ گود کے یا لہر کسی دن ڈالے اوسکو مردہ اوپر کنارے کے مصلحت نہ

ازین بیش ریش درونش بملامت خراشیدن و نمک جراحت پاشیدن برین کلمه ا

زیادہ زخم ضمیر کو ملامت سے چھیلنا اور لون اوپر زخم کے چھڑکنا اوپر ان دو باتوں کے

کردم قطعه ندانستی که بینی بند بر پای چو در گوشت نیامد پند مردم دگر ره چون نداری

کیا میں نے نجانا تو نے کہ دیکھے گا تو قید اوپر پاؤں کے جبکہ بیچ کان تیرے کے نہ آئی نصیحت آدمی کی دوسری بار

نیش + مکن انگشت در سوراخ کژدم حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظا

ڈنک کی مت کر انگلی بیچ سوراخ بچھو کے ایک تن کتنے چلنے والوں سے بیچ صحبت میرے کی تھے ظاہر ا

بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طایفه حسن ظن بلیغ بود و ادراری معین

صلاحیت سے آراستہ اور ایک کو بڑے آدمیون سے بیچ حق اس گروہ کے خیال نیک بہت تھا اور ایک وظیفہ مقرر

کرده تا یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار

کیا تو ایک نے انمین سے ایک حرکت کی نہ مناسب حال فقیرون کے گمان اوس شخص کا برا ہوا اور بازار

ایشان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص کنم آهنگ خدمتش کردم

انکی کھوٹی ہو گئی چاہا مینے تو کسی طریق سے وظیفہ یارونکا چھوڑاؤن مین قصد خدمت اوسکی کا کیا مینے

دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند **قطعه**

دربان نے مجکو چھوڑ نا نکیا اور سختی کی معاف اوسکو رکھا مینے کہ خوش طبعون نے کہا ہی

در میر و وزیر و سلطان را + بی وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب

دروازے امیر وزیر اور بادشاہ کے تئین بے وسیلت مت پھر آس پاس کتو اور دربان نے جو پایا غریب کو

این گریبانش گیرد آن دامن + چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند

یہ گریبان اوسکا پکڑے اور وہ دامن یہانتک کہ نزدیکون درگاہ اوس بزرگ کے نے حال میرے سے خبر پائی

و باکرام در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم **فرد**

اور ساتھ عزت کے لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتھ فروتنی کے نیچے زیادہ بیٹھا مین اور کہا مینے

بگذار که بنده کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت الله الله چه جای این سخن است **فرد**

چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہون مین تا صف بندون مین بیٹھون مین کہا اوسنے اللہ اللہ کیا جگہ اس بات کی ہے

گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم که نازنینی + فی الجمله بنشستم و از هر دری سخن پیوستم تا حدیث

جو او پر سر اور آنکھ میری کے بیٹھے تو ناز تیرا کھینچون مین کہ نازنین ہے تو حاصل کلام کا بیٹھا مین اور ہر ایک قسم سے بات ملائی

زلت یاران در میان آمد و گفتم **قطعه** چه جرم دید خداوند سابق الانعام

لغزش یارون کی درمیان مین آئی اور کہا مینے کیا گناہ دیکھا صاحب اگلے بخشش کرنیوالے نے

که بنده در نظر خویش خوار میدارد + خدای راست مسلم بزرگواری و حلم + که جرم بیند و نان

کہ بندے کو بیچ نظر اپنے کے ذلیل کرتا ہے خدا کو جو مقرر ہے بزرگی اور بردباری کہ دیکھے گناہ کیا ہوا اور روٹی

پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که بر منست از روی بزرگیست و
آگے بادشاہ اوس زمانے کو کہا تھا کہ استاد کی بیچ وہ بزرگی کہ اوپر میرے ہے از روی بزرگی کے سے ہے اور
حق تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار آمد
حق پرورش کرنیکا وگرنہ ساتھ قوت کے اوس سے کم نہیں ہون میں اور ساتھ پیشے کے اوس سے برابر ہون بادشاہ کو یہ بات سخت آئی
فرمود تا مصارعت کنند مقامی ترتیب کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت و زورآوران
فرمایا تو لڑنا کرین ایک مقام درست کیا اور سردار دولت کے اور سردار درگاہ کے اور زور آور
روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست آمد بصدمتی که اگر کوه رویین بودی از جای بر کندی
روی زمین کے حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتھی مست کے آیا ساتھ اوس زور کے کہ اگر ہوتا پہاڑ لوہے کا ہوتا جگہ سے اوکھاڑتا
استاد دانست که جوان بقوت ازو برتر است بدان بند غریب که ازوی نهان داشته بود
استاد نے جانا کہ جوان ساتھ قوت کے اوس سے زیادہ ہے ساتھ اوس داؤن نادر کے کہ اوس سے پوشیدہ رکھا تھا
با وی درآویخت پسر دفع آن ندانست بهم برآمد استاد از زمینش بدو دست بالای سر برد
ساتھ اوسکے اولجھا لڑکے نے اوتارا اوسکا نہ جانا اور گھبرایا استاد زمین سے اوسکو ساتھ دونون ہاتھ کے اوپر سر کے لے گیا
و فرو کوفت غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر
اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اوٹھا بادشاہ نے فرمایا استاد کو بیچ خلعت و نعمت دینا پس لڑکے کو بیچ جھڑکنا
فرمود و ملامت کرد که با پرورندهٔ خویش دعوی مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین
فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنے والے اپنے کے برابری کی تو نے اور غالب نہوا تو کہا ای بادشاہ روی زمین کے
بزورآوری بر من دست نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقه مانده بود و همه عمر از من دریغ میداشت
ساتھ زور آوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میری بیچ علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھسے افسوس کہتا تھا
امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین روزی نگه میداشتم که زیرکان گفته اند
آجکے روز ساتھ اوس باریکی کے اوپر میرے غالب آیا کہا واسطے اسی روز کی نگاہ رکھتا تھا میں کہ داناؤن نے کہا ہے
دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی کند تواند نشنیده که چه گفت آنکه از پروردهٔ خویش
دوست کو بیچ اتنی قوت مت دو کہ جو دشمنی کرے زبردست ہو نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اوسنے کہ پالا ہوا اپنے سے

زیرکان بادل مکسور و یای معروف و دوم
دانا
بالکسر و سکون یا گوینده دوم فولاد جوهردار و این
ازمصرعه اول مصرع ثانی و از مصرعه
ثانی مصرع اول مراد است ۱۲
جهانگیری ۱۲

جفا دیدم **قطعه** یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانه نکرد + کس نیاموخت
ظلم دیکھا — یا وفا تحقیق نتھی بیچ عالم کے — یا شاید کسی نے بیچ اس زمانہ کے نکی — کسی نے نہ سیکھا

علم تیر از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد **حکایت** درویشی مجرد بگوشهٔ صحرائی
علم تیر کا مجھ سے — کہ میرے تئین آخر کو نشانہ نکیا — ایک فقیر تنہا بیچ گوشہ ایک جنگل کے

نشسته بود پادشاهی برو بگذشت درویش ازانجا که فراغ ملک قناعت است بدان التفات
بیٹھا تھا — ایک بادشاہ اوپر اوسکے گذرا فقیر اوس جگہ سے کہ فراغت ملک قناعت میں ہے اوپر اوسکے مہربانی

نکرد سلطان ازانجا که سطوت سلطنت است برنجید گفت این طایفهٔ خرقه‌پوشان امثال حیوانند
نکی بادشاہ اوس جگہ سے کہ دبدبہ سلطنت کا ہے خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والوں کا مانند چارپایوں کے ہے

اهلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتی
لیاقت اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اوسکے آیا اور کہا اے جوانمرد بادشاہ روئے زمین کے اوپر تیرے گذر کیا ایک خدمت

نکردی شرط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد که
نکی تو نے اور شرط ادب کی بجا نہ لایا تو کہا بادشاہ کے تئین کہو تو چشمداشت خدمت کی اور کسی سے رکھے

توقع نعمت دارد و دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت‌اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک **قطعه**
امید نعمت اوس کو رکھے اور دوسرے جانو وہ کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشه پاسبان درویش است + گرچه رامش بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست
بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہے — اگرچہ آسودگی ساتھ بدولت اوسکی کے ہے — دنبی واسطے چرواہے کے نہیں ہے

بلکه چوپان برای خدمت اوست **قطعه** یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاهده ریش
بلکہ چرواہا واسطے خدمت اوسکی کے ہے — ایک آجکے روز مقصود دیکھے تو — دوسرے کے تئین دل کوشش کرنے سے زخمی

روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاهی و بندگی برخاست
روز تھوڑے صبر کر تو کہ کھاوے — خاک گودا سر خیال اندیشہ کرنیوالے کا — فرق بادشاہی اور بندگی کا اوٹھا

چون قضای نبشته آمد پیش + گر کسی خاک مرده باز کند + نشناسد توانگر از درویش
جب قضا لکھی ہوئی آگے آئی — جو کوئی خاک مردہ کی کھود ڈالے — نہ پہچانے دولتمند درویش سے

سطر ۱ فرد بعضم دو اد ... معروف ... شعرا ... قناعت ... سطر ۳ ... ملک قناعت

کہ شریف نیست و شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند
کہ اولاد علی سے نہیں ہے اور شعر اوسکا کہ تھین بیچ دیوان انوری کے پایا بادشاہ نے کہا مارو اوسکو اور دور کرو تو
چندین دروغ در سر چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی ماندہ است در خدمت بگویم اگر
اتنا جھوٹ کیوں کہا کہا اے صاحب زمین کے ایک بات رہی ہے بیچ خدمت کے کہوں میں جو
راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوارم گفت آنچیست گفت قطعہ غریبی گرت
سچ نہووے بیچ جس عذاب کے کہ چاہے تو لائق اوسکے ہوں میں کہا وہ کیا ہے کہا ایک مسافر اگر تیرے
ماست پیش آورد + دو پیمانہ آبست و یک چمچہ دوغ + اگر راست میخواہی از من شنو + جہاندیدہ بسیار
دہی آگے لاوے دو پیالے پانی کے ہے اور ایک چمچہ چھاچھ جو سچ چاہتا ہے تو مجھ سے سن جہان کا دیکھا ہوا بہت
گوید دروغ + ملک را خندہ گرفت گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفتہ است فرمود
کہتا ہے جھوٹ بادشاہ کو ہنسی لی کہا اس سے سچ زیادہ کوئی بات جب سے عمر اوسکی ہوئی ہے نہ کہی ہے فرمایا
تا آنچہ مامول اوست مہیا دارند و بدل خوشی روانہ کنند حکایت یکی از پسران ہارون الرشید
تو جو کہ امید کیا گیا اوسکا ہے موجود کریں اور ساتھ دلخوشی کے اوسکو رخصت کریں ایک لڑکا ہارون رشید کا
پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلان سرہنگ زادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان دولت
آگے باپ کے آیا غصہ بھرا ہوا کہ میرے تئیں فلانے سرہنگ زادے نے گالی ماں کی دی ہے ہارون رشید نے سرداروں دولت کو
را گفت جزای چنین کسی چہ باشد یکی اشارت بکشتن کرد یکی بزبان بریدن و دیگری
کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہو ایک نے اشارہ واسطے مارنے کے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کے اور دوسرے نے
بمصادرت و نفی ہارون گفت ای پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر
واسطے ڈانڈ لینے کو اور نکال دینے کو ہارون نے کہا اے بیٹے بخشش وہ ہے کہ معاف کرے تو اگر نہ سکے تو بھی اوسکو گالی ماں کی
دہ چندانکہ از حد درنگذرد پس آنگہ ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل
دے لیکن اتنی کہ حکم شرع سے نگذرے پس اوس وقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوی طرف
خصم قطعہ نہ مردست آن بنزدیک خردمند کہ با پیل دمان پیکار جوید
دشمن کے ہے نہ مرد ہے وہ نزدیک دانا کے کہ ساتھ ہاتھی مست کے لڑائی ڈھونڈھتا ہے

ب مصادرت مال کسی را بزور گرفتن و تفصیل آن سابق گذشتہ ۱۷ است و دمان و این لفظ در صفت پیل شود و صاحب [illegible] [illegible] و دمان یا اول مفتوح [illegible] فریاد کنان بودن از شادی [illegible] بیار دوم [illegible] سوم [illegible] آمدہ است ۱۲

اگر خاموش بنشینم گناہست حکایت ہارون الرشید را چون ملک

اگر چپ بیٹھوں تو مین گناہ ہے ہارون الرشید کے تئین جب ملک

مصر مسلم شد گفتا بخلاف آن طاغی کہ بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این ملک

تسلیم کیا گیا ہوا کہا اور برخلاف اوس متکبر کے کہ ساتھ غرور ملک مصر کے دعوی خدائی کا کیا نہ بخشونگا میں اس ملک

بخسیس ترین بندگان سیاہی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آور

ساتھ کمترین بندون کے ایک حبشی رکھتا تھا خصیب نام ملک مصر اوسکو ارزانی رکھا یعنی بخش دیا نقل کرتے

عقل و درایت او تا بجائی بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بو

عقل اور دانائی اوسکی اس جگہ تک تھی کہ ایک گروہ کسانون مصر کے نے گلہ لائے اوسکو کہ روئی بوئی تھی

کنار نیل باران بیوقت آمد تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت

کنارے نیل کے اور مینہ بیوقت برسا تباہ ہوئی کہا اون چاہیے تھا بونا حکیم درویش نے کہا

اگر دانش بروزی بر فزودی + ز نادان تنگ روزی تر نبودی + بنادان آنچنان روزی رسا

اگر علم بیچ روزی کے برکت اور زیادتی دیتا نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہ ہوتا بیوقوفونکو ایسی روزی پہونچاتا

کہ دانایان در آن حیران بمانند + بخت و دولت بکاردانی نیست + جز بتائید

کہ دانا لوگ بیچ اوسکے حیران رہتے ہیں نصیبا اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہیں ہے سوا

آسمانی نیست + کیمیاگر بغصہ مردہ برنج + ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج + اوفتادست در جہا

آسمان کے نہیں ہے کیمیاگر ساتھ غصے کے مرا ہے اور رنج کے احمق بیچ ویرانے کے پایا گنج پڑے ہیں بیچ جہان کے

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار حکایت یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردند خوا

بے عقل صاحب عزت اور عقلمند ذلیل ایک کے تئین بادشاہون سے لونڈی چین کی لائے چاہا

تا در حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت مر او را بسیا

بیچ حالت مستی کے ساتھ اوسکے جمع آوے لونڈی نے منع کیا بادشاہ بیچ رنج کے گیا اور حوالے کیا اوسکو سیدی

بخشید فراش کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بہ گریبان فرو ہشتہ

بخش دیا حبشی کو کہ ہونٹھ اوپر کا اوسکا نتھنے ناک سے درگذرا تھا اور نیچے کا اوسکا گریبان سے نیچے

اندیشد + ملحد گرسنه در خانه خالی بر خوان + عقل باور نه کند کز رمضان اندیشد
اندیشہ کرے کافر بھوکا بیچ گھر خالی کی بھرا ہوا خوان عقل اعتبار نہ کرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے
ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت اکنون سیاه را بتو بخشیدم کنیزک را چه کنم گفت
بادشاہ کی تئین یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کو تئین واسطے تیرے بخشا مین نے لونڈی کی تئین کیا کروں تئین کہا
کنیزک را هم بسیاه بخش که نیم خورده او هم او را شاید قطعه هرگز او را بدوستی
لونڈی کی تئین بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹا بھی اوسکا اوسکے تئین چاہیے ہرگز اوسکی تئین بیچ دوستی کے
مپسند + که رود جای ناپسندیده + تشنه را دل نخواهد آب زلال + نیم خورده دهان
مت پسند کر کہ جاوے جگہ ناپسندیدہ پیاسے کی تئین دل نچاہے پانی میٹھا جھوٹا منہ
گندیده حکایت اسکندر رومی را پرسیدند دیار مشرق و مغرب را بچه
گندہ دہن کا سکندر رومی کے تئین پوچھا شہروں مشرق و مغرب کی تئین کسطرح
گرفتی که ملوک پیشین را خزاین و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود و چنین فتحی
لیا تو نے کہ بادشاہوں اگلوں کے تئین خزانہ و عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک
میسر نشد گفت بعون خدای عز و جل هر مملکتی را که بگرفتم رعیتش را نیازردم
میسر نہوئی کہا ساتھ مدد خدا غالب بزرگ کی جس ملک کے تئین کہ لیا مین رعیت اوسکی کو نہ آزردہ کیا مین نے
و رسوم خیرات گذشتگان را باطل نکردم و نام پادشاهان جز به نیکوئی نبردم
اور رسموں نیکیوں گذری ہوؤں کی برباد نکی مین نے اور نام بادشاہوں کا سوائے نیکی کے نہ لیا مین
بیت بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد قطعه این همه
بزرگ اوسکو نہ پڑھیں صاحب عقل کہ نام بزرگوں کا ساتھ زبونی کے لیجا وے یہ سب
هیچست چون می بگذرد + بخت و تخت و امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان
ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیبا تخت کا اور حکم بازرکھنا و پکڑنا اور دہرنا نام نیک گئے ہوؤں کا
ضایع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار + باب دوم در اخلاق درویشان
تباہ مت کر تا رہے نام نیک تیرا قائم باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چگوئی در حق فلان عابد

ایک نے بزرگون سے کہا ایک فقیر کو تمین کیا کہتا ہے بیچ حق فلانے عابد کے

که دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاهرش عیب نمی بینم و در

کہ دوسرون نے بیچ حق اوسکے کے ساتھ طعنہ کے باتین کہین ہین کہا اوپر ظاہر اوسکے عیب نہین دیکھتا ہون اور بیچ

باطنش غیب نمیدانم **قطعه** هر کرا جامه پارسا بینی + پارسادان و نیکمرد انگار

باطن اوسکے غیب نہین جانتا ہون جب کسی کو تمین جامہ پرہیزگار دیکھو تو پارسا جان اور نیک مرد معلوم کر

ور ندانی که در نهانش چیست + محتسب را درون خانه چه کار **حکایت** درویشی را

اور جو نہ جانے تو کہ بیچ پوشیدگی اوسکی کے کیا ہے کوتوال کو تمین بیچ گھر کے کیا کام ایک فقیر کے تمین

دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و میگفت یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول

دیکھا مین نے کہ سر اوپر چوکھٹ کعبہ کی ملتا تھا اور کہتا تھا اے گناہ بخشنے والے اور اے بخشش کرنے والے تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے

چه آید **قطعه** عذر تقصیر خدمت آوردم + که ندارم بطاعت استظهار + عاصیان

کیا آوے بہانا تقصیر خدمت کا لایا ہون کہ نہین رکھتا ہون ساتھ بندگی کے پشتی گنہگار

از گناه توبه کنند + عارفان از عبادت استغفار + عابدان جزای طاعت خواهند

گناہ سے توبہ کرتے ہین عارف بندگی سے استغفار کرتے ہین عابد بدلا بندگی کا چاہتے ہین

و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت بدریوزه آمده ام

اور سوداگر مول پونجی کا مین بندہ امید لایا ہون نہ بندگی ساتھ گداگری کے آیا ہون

نه بتجارت اصنع بی ما انت اهله **بیت** گر کشی ور جرم بخشی روی

نہ ساتھ سوداگری کے کر تو ساتھ ہمارے وہ چیز کہ لائق اوسکی ہے تو جو مار ڈالے تو اور گناہ بخشے تو منہ

و سر بر آستانم + بنده را فرمان نباشد هر چه فرمائی برانم **قطعه** بر در کعبه سائلی دیدم

اور سر اوپر چوکھٹ کے ہے نہین بندہ کو حکم جو کچھ فرماوے تو اوپر اوسکے ہون مین اور بیچ دروازے کعبہ کے ایک سائل

که همی گفت و میگریستی خوش + می نگویم که طاعتم بپذیر + قلم عفو بر گناهم کش **قطعه**

کہ کہتا تھا اور روتا تھا خوش نہین کہتا ہون کہ بندگی میری قبول کر قلم بخشش کا اوپر گناہ میرے کے کھینچ

بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

حکایت تنی چند از روندگان متفق

بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاویگا   تن کتنے سالکوں سے اتفاق کیے ہوے

در سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم

بیچ سیاحت کے تھے اور شریک رنج اور راحت کے چاہا میں نے کہ رفاقت کروں ان کا پس موافقت نہ کی کہا میں نے یہ بخشش

اخلاق بزرگان بدیع است روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فایده دریغ داشتن که من

اور خلق بزرگوں سے نادر ہے منہ صحبت سے فقیروں کی پھیرنا اور فائدہ افسوس رکھنا کس واسطے کہ میں

در نفس خویش این قدر قوت و سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار

بیچ ذات اپنی کے اس قدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہوں کہ بیچ خدمت مردوں کی یار چست ہوں اور نہیں ہوں بوجھ

خاطر شعر ان لم اکن راکب المواشی اسعی لکم حامل الغواشی یکی از ان میان

خاطر کا   اگرچہ ہوں نہیں سوار چارپایوں کا دوڑونگا میں واسطے تمہارے حالانکہ اٹھانیوالا زین پوشوں کا ایک نے

گفت ازین سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان

کہا اس سخن سے کہ سنا تو نے دل تنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنوں کے ایک چور صورت فقیروں کے

برآمده بود و خود را در سلک صحبت ما منتظم کرده شعر چه دانند مردم که در جامه کیست نویسنده

نیا تھا اور اپنے تئیں بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرو رکھا تھا کیا جانتے ہیں آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا

داند که در نامه چیست از انجا که سلامت حال درویشان است گمان فضولش نبردند و بیاری

جانتا ہے کہ بیچ نامہ کے کیا ہے   بسبب اس بات کے کہ سلامت حال فقیروں کا ہے گمان زیادہ گوئی اوسکی نہ لیگئے اور ساتھ یاری

قبولش کردند مثنوی صورت حال عارفان دلق است این قدر بس چو روی در خلقت

قبول اوسکو کیا   ظاہر حال عارفوں کا گدڑی ہے   اتنا ہی کافی ہے جو منہ بیچ خلق کے ہے

در عمل کوش و هرچه خواهی پوش تاج بر سر نه و علم بر دوش ترک دنیا و شهوت است

بیچ عمل نیک کے کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کے چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہے

و هوس پارسائی نه ترک جامه و بس در قزاگند مرد باید بود بر مخنث سلاح جنگ چه سود

اور حرص کا   پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہے اور فقط   بیچ جلتے کے مرد چاہیے ہونا   اور پر مخنث کے ہتھیار لڑائی کے کیا فائدہ

روزی تا لب شب رفته بودیم و شبانگه بپای حصاری خفته که دزد بی توفیق ابریق

ایکبار روز رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کیوقت نیچے ایک قلعہ کے سوئے   کہ چور بے توفیق نے دہاگل

رفیق برداشت که بطهارت میرفتم و بغارت میرفت **فرد** پارسا بین که خرقه در بر کرد

یار کی اوٹھائی کہ واسطے حاضر ہونے کے جاتا تھا وضو کو اور واسطے لوٹنے کو جاتا تھا   فقیر کو دیکھہ کہ گدڑی بیچ بغل کے کی

جامهٔ کعبه را جل خر کرد + چندانکه از نظر درویشان غایب شد ببرجی برفت و درجی بدزدید

جامہ کعبہ کی جہول گدہے کی کی   جہانتک کہ نظر فقیروں کی سے غائب ہوا بیچ ایک برج کے گیا اور ایک ڈبا چرایا

تا روز روشن شد آن تاریک رو مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را

تو روز روشن ہوا   وہ اندھیرا منہ والا ایک تھوڑی راہ گیا ہوا تھا اور یار بیگناہ سوئے ہوئے صبح سب کو

بقلعه در آوردند و بزدند و در زندان کردند از آن تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت

بیچ قلعہ کے لائے اور مارا اور بیچ قید خانہ کے کیا اوس تاریخ سے چھوڑنا صحبت کا کیا ہمنے اور راہ گوشہ نشینی کی

گرفتیم **قطعه** چو از قومی یکی بیدانشی کرد + نه که را منزلت ماند نه مه را + نمی بینی که گاو

پکڑی ہمنے   جو ایک قوم سے ایک نے نادانی کی نہ چہوٹوں کی منزلت رہتی ہے نہ بڑوں کی نہیں دیکھتا ہے تو کہ ایک بیل

در علف زار + بیالاید همه گاوان ده را + گفتم سپاس و منت خدایرا عز و جل که از

بیچ سبزہ زار کے آلودہ کرتا ہے تمام بیلوں گانو کو   کہا میں نے شکر و احسان خدا کا ہے کہ غالب اور بزرگ ہے کہ

فوائد درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که

فائدوں فقیروں کی سے بے نصیب نہ رہا میں   اگرچہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑا میں ساتھ اس بات کے کہ

گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید **مثنوی** بیک ناتراشیده

کہا تو نے فائدہ مند ہوا میں اور مجھ ایسے لوگوں کو تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کے آوے ساتھ ایک احمق کے

در مجلسی + برنجد دل هوشمندان بسی + اگر برکه پر کنند از گلاب + سگی در وی

بیچ ایک مجلس کے رنجیدہ ہوتا دل ہوشمندوں کا بہت   جو ایک حوض بہریں گلاب سے   ایک کتا بیچ اوس کے

افتد شود منجلاب **حکایت** زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام

پڑے کرے ناپاک   ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا   جو وہ بیٹھا کھانے کے

قطعه نه بیند مدعی جز خویشتن را + که دارد پرده پندار در پیش + گرت چشم خدا بینی

نہیں دیکھتا ہے مدعی سوا اپنے کے کہ رکھتا ہے پردہ پندار کا آگے اگر تجھ کو آنکھ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نبینی هیچکس عاجزتر از خویش + حکایت یکی از بزرگان را بمحفلی اندر همی ستودند

بخشیں نہ دیکھے تو عاجزتر اپنے سے کسیکو ایک کو بزرگوں میں سے بیچ ایک مجلس کے تعریف کرتے تھے

و در اوصاف جمیلش مبالغت همی کردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم شعر

اور بیچ صفتوں نیک اوسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اوٹھایا اور کہا میں وہ ہوں کہ میں جانتا ہوں میں

کفیت اذی یا من یعد محاسنی + علانیتی هذا و لم تدر باطنی

کفایت کیا گیا ہوں تو ایذا کو جو شخص کہ شمار کرتا ہے خوبیاں میری ظاہر میرا یہ ہے اور نہ دریافت کیا تو نے باطن

قطعه شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست + وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش +

ذات میری بیچ آنکھ خلق کے خوب دکھائی دیتی ہے اور پلیدی باطن کی سے سر شرمندگی کا آگے ڈالے ہوے

طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق + تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش

طاوس کو ساتھ نقش اور نگار کے کہ ہے پیدایش لوگ تعریف کرتے ہیں وہ شرمندہ ہے پاؤں برے اپنے سے

حکایت یکی از صلحای لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات

ایک صالحوں سے لبنان کے کہ بزرگی اوسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات اوس کی

مشهور بجامع دمشق درآمد بر کنار برکه کلاسه طهارت همی ساخت پایش بلغزید

مشہور طرف دمشق کے آیا اور کنارے حوض کلاسہ کے وضو کرتا تھا پاؤں اوسکا پھسلا

و بحوض درافتاد و بمشقت بسیار از آن جایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور بیچ حوض کے گرا اور ساتھ محنت بہت کے اوس جگہ سے خلاص ہونا پایا جب نماز سے فارغ ہوے

یکی از جمله اصحاب گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت

ایک نے سب یاروں سے کہا میرے تئیں ایک مشکل ہے جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا

یاد دارم که شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش تر نشد امروز در حالت بود درین

یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کنارے دریای مغرب کے گیا اور قدم اوسکا نہ بھیگا آج کے دن کیا حالت تھی کہ بیچ

مسکین پیاده چند رود + کز تحمل ستوه شد بختی + تا شود جسم فربهی لاغر + لاغری مرده

غریب پیادہ کب تک چلے کہ بار برداری سے عاجز ہوا اونٹ جب تک ہووے جسم ایک فربہ کا دبلا ایک دبلا مر

باشد از سختی گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی در پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی

ہووے سختی سے کہا ای بھائی کعبہ آگے ہے اور ٹھگ پیچھے سو اگر گیا تو لے گیا اور جو سویا تو مرا تو

و نشنیده که گفته اند بیت خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت + شب رحیل

اور نہیں سنا تونے کہ کہا ہے خوش ہے بیچ ببولوں کے بیچ راہ جنگل کے سونا رات کوچ کی

ولی ترک جان بباید گفت حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ

ولیکن چھوڑنا جان کا سکے کہنا ایک فقیر کو دیکھا میں نے بیچ کنارے دریا کے کہ زخم چیتے کا

داشت و بهیچ دارو به نمیشد مدتها در آن رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام

رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اوسکے رنجور تھا اور شکر خدا تعالی اور بزرگ کا ہمیشہ

گفتی پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت شکر آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی قطعه

کرتا تھا پوچھا اوسکو کہ شکر کس چیز کا کرتا ہے تو کہا شکر اوسکا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں نہیں بیچ گناہ کے

اگر مرا زار بکشتن دهد آن یار عزیز + تا نگوئی که در آن دم غم جانم باشد + گویم از بنده مسکین

اگر مجھ لاغر کو واسطے مار ڈالنے کے حکم دیوے وہ یار عزیز ہرگز نہیں کہے تو کہ بیچ اوس دم کے غم جان کا مجھکو ہو کہونگا کہ بندہ

چه گنه صادر شد + که دل آزرده شد از من غم آنم باشد + بلی مردان خدا مصیبت را

کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجھسے غم اوسکا مجھکو ہووے بیچ ہے مردان خدا مصیبت کے تئین

بر معصیت اختیار کنند نه بینی که یوسف صدیق در آنحالت چه گفت قال رب

اوپر گناہ کے اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھتا ہے تو کہ یوسف صدیق نے بیچ اوس حالت کے کیا کہا کہا یوسف نے ای پروردگار

السجن احب الی مما یدعوننی الیه حکایت درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از

زندان دوست تر ہے طرف میرے اوس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں وہ عورتیں ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی

خانه یاری بدزدید و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش ببرند صاحب گلیم شفاعت

گھر دوست کے سے چرائی اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اوسکا کاٹو صاحب کملی نے سفارش کیا

و این پارسا بقربت پادشاهان در دوزخ ق دلق بچکار اید و تسبیح و مرقع

اور یہ فقیر بسبب قربت کرنے بادشاہوں کی بیچ دوزخ کے گدڑی تیری بیچ کس کام کی آوے اور تسبیح اور

خود را ز عملهای نکوهیده بری دار + حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست + درویش

اپنے تئیں کاموں بری سے پاک رکھ حاجت ساتھ ٹوپی برکی کی رکھنا تجکو نہیں ہے فقیر کے

صفت باش و کلاه تتری دار حکایت پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از

مانند رہ اور کلاہ تاتاری کی رکھ ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتھ قافلہ حجاز کے

کوفه بدر آمد و همراه ما شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان همیرفت و میگفت

کوفے سے باہر آیا اور ساتھ ہمارے ہوا نظر کی میں نے اسباب نہ رکھتا تھا خوش رفتار جاتا تھا اور کہتا تھا

قطعه نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم + نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم

نہ اوپر اونٹ کے سوار ہوں میں نہ مانند اونٹ کے نیچے بوجھ کے ہوں میں نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہوں میں

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسی میزنم آسوده و عمری بسر آرم اشتر سواری

غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہیں رکھتا ہوں میں ایکدم مارتا ہوں میں آسودہ اور ایک عمر ادا کرتا ہوں میں ایک

گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد

اوسکو کہا ای فقیر کہاں جاتا ہے تو پھر کہ ساتھ سختی کی مریگا تو نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا

و برفت چون بنخله محمود رسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد و

اور گیا جب بیچ گانو کھجور کی پہنچے ہم دولتمند کو تئیں موت آگے پہنچی فقیر اوسکے سرہانے کے نیچے آیا

گفت ما بسختی نمردیم و تو بر بختی بمردی بیت شخصی همه شب بر سر بیمار گریست

اور کہا ہم ساتھ سختی کی نہ مرے ہم اور تو اوپر اونٹ کے مرا تو ایک شخص تمام رات اوپر بیمار کے رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست قطعه ای بسا اسپ تیزرو که بماند + که خر لنگ

جو دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا اے بہت گھوڑے تیز چلنے والے کہ رہ گئے کہ گدہا لنگڑا

جان بمنزل برد + بس که در خاک تندرستان را + دفن کردیم و زخم خورده نمرد

جان بیچ منزل کے لیگیا بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کو بیچ دفن کیا ہمنے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا

بہمین قدم درویشان وصدق نفس ایشان ذمائم اخلاقش بحمائد مبدل گشت

ساتھ برکت قدم فقیرونکی اور سچائی ذات انکی کی برائیان خو اوسکی کے ساتھ بھلائیون بدلا گئی

از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعنان در حق وی ہمچنان دراز کہ بقاعدہ اول است

حرص اور ہوس سے کوتاہ کیا اور زبان طعنہ کرنیوالون کی بیچ حق اوسکے اوسیطرح دراز کہ اوپر قاعدہ پہلی کے ہے

و زہد و صلاحش نامعول فرد بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدای

اور زہد اور نیکی اوسکے نہ لے اعتماد ساتھ عذر اور توبہ کے سکیہ چھوٹنا عذاب خدا کے سے

ولیکن نمی‌توان از زبان مردم رست طاقت جور زبانہا نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد

زبان آدمی سے خلاص ہونا طاقت جور زبانونکے نہ لایا اور شکایت آگے پیر طریقت کی لیگیا

جوابش داد کہ شکر این نعمت چگونہ گزاری کہ بہتر ازانی کہ پندارندت

جواب اوسکو دیا کہ شکر اس نعمت کا کیونکر ادا کیگا کہ بہتر اس سے ہے کہ گمان کرتے ہین

قطعہ چند گوئی کہ بداندیش و حسود عیب گویان من مسکینند گہ بخون ریختنم

کب تک کہیگا تو کہ بداندیش والے اور حسد کرنیوالے عیب کہنیوالے مجھ غریب کے ہین کبھی واسطے خون گرانے کے

برخیزند گہ بد خواستنم بنشینند نیک باشی و بدت گوید خلق بہ کہ بد باشی و نیکت بینند

اوٹھتے ہین کبھی واسطے بد چاہنے میرے بیٹھتے ہین نیک ہووے تو اور بد کہے تجھکو خلق بہتر کہ بد ہووے تو اور نیک تجھکو دیکھین

لیکن مرا حسن ظن خلائق در حق من بکمالست و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ

لیکن مجھے بہتر ہے کہ خوبی گمان خلق کی بیچ حق میرے کمال ہے اور مین بیچ نہایت نقصان کے روا ہووے اندیشہ

کردن و تیمار خوردن شعر انی لمستتر من عین جیرانی ، واللہ یعلم اسراری

کرنا اور غم کھانا تحقیق کہ مین چھپا ہوا ہون آنکھ ہمسائی سے اور اللہ جانتا ہے پوشیدہ میرا

واعلانی قطعہ در بستہ بروی خود ز مردم تا عیب نگسترند ما را در بستہ چہ سود

اور ظاہر میرا دروازہ بند کیا اوپر منہ اپنے کے آدمیون سے تاکہ عیب ہمارے نہ پھیلاوین دروازہ بند کیا گیا

و عالم الغیب دانای نہان و آشکارا حکایت پیش یکی از مشایخ گلہ کردم

اور جاننے والا غیب کا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہے آگے ایک شیخون بزرگ کے گلہ کیا مین نے

دوش مرغی بصبح مینالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش + یکی از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تھی عقل اور صبر لے گئی اور طاقت اور ہوش ایک دستوں سے

مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم که ترا + بانگ مرغی چنین

خالص کے تئیں شاید آواز میری پہنچی بیچ کان کے کہا اعتبار نہ رکھا میں نے کہ تیرے تئیں آواز ایک جانور کی

کند مدهوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش حکایت

کرے گی گشتہ اور بیہوش کہا میں نے یہ شرط آدمیت کی نہیں ہے مرغ تسبیح پڑھنے والے اور میں چپ

وقتی در سفر حجاز طائفهٔ جوانان صاحبدل همراه با بودند همدم و همقدم وقتها زمزمه

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانوں صاحبدل کا ہمراہ میرے تھا اور ساتھی اکثر وقت خوش آوازی

بکردندی و بیتی محققانه بگفتندی عابدی در سبیل منکر حال درویشان بود و

کرتے اور بیت حقیقت والوں کی مانند کہتے اور ایک عابد بیچ راہ منکر حال فقیروں کے تھا اور

بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بنخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدر آمد و

بیخبر درد انکی سے تا پہنچے ہم بیچ باغ کھجور بنی ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ عرب سے باہر آیا اور

آوازی بر آورد که مرغ از هوا در آورد اشتر عابد را دیدم که برقص اندر آمد و عابد

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا ہوا سے گرا دی اونٹ عابد کے تئیں دیکھا میں نے کہ بیچ ناچ کے آیا اور عابد

بینداخت و راه بیابان گرفت گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا همچنان

گرا دیا اور راہ جنگل کی لے اور گیا کہا میں نے اے شیخ بیچ حیوان کے اثر کیا اور تیرے تئیں ویسا ہی

تفاوت نمیکند بیت دانی چه گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چه آدمی

تفاوت نہیں کرتا ہے جانتا ہے کیا کہا میرے تئیں اس بلبل صبح کی نے تو تحقیق کیا

کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

کہ عشق سے بیخبر ہے تو اونٹ بسبب شعر عرب کے بیچ حال لائق ہے اور خوشی کے جو ذوق نہیں ہے تیرے تئیں ٹیڑھی طبع جانور ہے

وعند هبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان لا الحجر الصلد

اور نزدیک چلنے ہوا اونکے اوپر سبزی کی میل کرتی ہیں شاخیں درخت بان کی نہ پتھر سخت

بذکرش هرچه بینی در خروشست * ولی داند درین معنی که گوشست * نه بلبل بر

بیچ ذکر اوسکی کی جو کچھ کہ دیکھے تو بیچ شور کے ہے ولیکن جانتا ہے بیچ اس معنی کے کہ کان ہے نہیں فقط بلبل اوپر

گلش تسبیح خوانیست * که هر خاری به تسبیحش زبانیست حکایت ۱۹ یکی از

گل اوسکی کی تسبیح پڑھنیوالی ہے کہ ہر ایک کانٹا بیچ تسبیح اوسکے کے ایک زبان ہے ایک سے

ملوک مدت عمرش سپری شد و قائم مقامی نداشت وصیت کرد که بامدادان نخستین

بادشاہوں سے مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا تھا نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے

کسیکه از شهر درآید تاج شاهی بر سر وی نهید و تفویض مملکت بوی کنید اتفاقا

جو کوئی کہ دروازے شہر سے آوے تاج بادشاہی کا اوپر سر اوسکے کے رکھو اور سونپنا بادشاہی کا ساتھ اوسکے کرو

اول کسیکه درآمد گدائی بود همه عمر لقمه اندوخته و رقعه دوخته ارکان دولت و

ازروی اتفاق کے پہلے جو شخص کہ آیا کنگال تھا تمام عمر اوسنے لقمے جمع کیے اور ٹکڑے کپڑے کے سیئے سردار دولت کے اور

اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن کردند

سردار درگاہ کی آخری کرنا بادشاہ کا بجا لائے اور سونپنا کنجیوں قلعوں اور خزانوں کا ساتھ اوسکے

و مدتی ملک راند تا بعضی امرای دولت گردن از اطاعت او بپیچیدند و ملوک

اور ایک مدت بادشاہی کی تو تھوڑے امیروں دولت کے گردن بندگی اوسکی سے پھیر لی اور بادشاہ

از هر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجمله سپاه و رعیت

ہر طرف سے واسطے جھگڑا کرنے کے اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کرنا پکڑا حاصل کلام سپاہ اور رعیت

بهم برآمدند و برخی طرف بلاد از قبضه تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعه خسته

غصے میں بر آئیں اور تھوڑا سا طرف شہروں سے قبضہ اختیار اوسکے سے گیا فقیر اس حال سے خراب

خاطر همی بود تا یکی از دوستان قدیمش که در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد

خاطر رہتا تھا تو ایک دوستوں قدیم اوسکے سے کہ بیچ حالت فقیری کے ہم نشین اوسکا تھا سفر سے آیا

و در چنان مرتبه دیدش گفت منت خدای را عز و جل که گلت از خار برآمد و

اور بیچ ایسے رتبہ کے دیکھا اوسکو کہا احسان خدا کے تئیں غالب و بزرگ ہے کہ گل تیرا کانٹے سے برآیا اور

حکایت یکی از پادشاهان عابدی را پرسید که عیالان چه داشت اوقات عزیز

ایک بادشاہوں سے ایک عابد کو پوچھا کہ لڑکی بالی اور جورو رکھتا تھا وقت عزیز

چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و همه روز در بند

کیونکر گذرتا ہے کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبح کو بیچ دعا اور حاجتوں کے اور تمام دن بیچ فکر

اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف او

خرچ دنیا کی بادشاہ کو تئین مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینہ اوسکے کو مقرر

دارند و بار عیال از دل او برخیزد مثنوی ای گرفتار پای بند عیال + دگر

رکھیں اور بوجھ لڑکون کا دل اوسکے سے اوٹھے ای گرفتار پای بند لڑکون کے پھر

آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامه و قوت + بازت آرد ز سیر در ملکوت

آزادگی کا مت باندہ خیال غم لڑکون و روٹی اور کپڑے اور خوراک کا پھر تجکو لاوے سیر سے بیچ ملکوت کے

همه روز اتفاق میسازم + که بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز می‌بندم

تمام روز اتفاق کرتا ہون میں کہ رات کو ساتہ خدا کے موافقت کرون میں رات کو جو نیت نماز کی باندہتا ہون

چه خورد بامداد فرزندم حکایت یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی

خیال آتا ہے کہ صبح کو کیا کہاویگا فرزند میرا ایک عبادت کرنیوالا بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تھا

و برگ درختان خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر

اور پتے درختون کے کہاتا تھا ایک بادشاہ ساتہ حکم زیارت کے نزدیک اوسکی گیا کہا اگر

مصلحت بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین به

مصلحت دیکھتا ہے تو بیچ شہر کے واسطے تیرے ایک مقام بناؤن میں کہ فراغت عبادت کی بہتر اس سے

دهد و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما اقتدا

ہووے اور دوسرے بھی ساتہ برکت دمون تمہارے کے فائدہ مند ہووین اور ساتہ نیک عمل تمہارے پیروی

کنند زاهد را این سخن قبول نیامد وزیران یکی از وزیران گفتش پاس خاطر

کرین زاہد کو تئین یہ بات قبول نہ آئی منہ پہیرا ایک نے وزیرون سے کہا اوسکو نگہبانی خاطر

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر

بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوے تو اور کیفیت مکان کی معلوم کیجیے تو پس اگر

صفای وقت عزیزان از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آورده اند

صفائی وقت عزیزوں کی بیچ صحبت غیروں کے سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہیں

که عابد در آمد و بستانسرای ملک ویرا پرداختند مقامی دلگشای و ان آسای

کہ عابد بیچ شہر کے آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام

چون بهشت مثنوی گل سرخش چو عارض خوبان سنبلش همچو زلف محبوبان

مانند بہشت کے گل سرخ اوسکا مانند رخسارہ معشوقوں کے سنبل اوسکا مانند زلف معشوقوں کے

همچنان از نهیب برد عجوز شیر نا خورده طفل دایه هنوز شعر و افانین علیها

اوس طرح دہشت سے پچھلے جاڑے کی دودھ نہ پیا دائی کے لڑکے نے ابتک اور شاخیں اوپر اوسکے

جلنار علقت بالشجر الاخضر نار ملک در حال کنیزک ماهروی پیش او

گل انار معلق کیے ہیں اوپر درخت سبز کی آگ بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہرو آگی عابد کے

فرستاد که صفتش اینست شعر ازین مه پاره عابد فریبی ملایک صورتی

بھیجی کہ تعریف اوسکی یہ ہے ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کو فریب دینے والی فرشتوں کی سی صورت

طاوس زیبی که بعد از دیدنش صورت نه بندد وجود پارسایان ناشکیبی همچنان

طاوس کی سی زیب کہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھے وجود پارسا لوگوں کی بیصبری ویسی ہی ہے

عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعه هلک الناس حوله عطشا

پیچھے اوسکے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اوسکے از روی تشنگی کے

وهو ساق یری ولا یسقی دیده از دیدنش نگشتی سیر همچنان کز فرات

اور وہ ساقی ہو دکھلاتا ہو اور نہیں پلاتا ہے دیدہ دیکھنے اوسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے

مستسقی عابد از طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

جلدی ہر دالا عابد نے کھانے اچھے سے کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

وزاہدان را چیزی مدہ تا زاہد باشند قطعہ خاتون خوبصورت پاکیزہ روی را

اور زاہدوں کی تئیں کچھ نہ دے تو زاہد رہیں بی بی خوبصورت پاکیزہ منہ کی تئیں

نقش و نگار خاتم فیروزہ گو مباش + درویش نیک سیرت و فرخندہ روی را

نقش اور بیل بوٹا اور انگوٹھی فیروزی کی کہہ مت ہو فقیر نیک خصلت اور مبارک خو کے تئیں

نان رباط و لقمہ دریوزہ گو مباش فرد تا مراہست و دیگرم باید + گر نخوانند

روٹی بھنڈارے کی اور لقمہ گداگری کا کہہ مت ہو جب تک میری تئیں ہی ہیات اور دوسری مجھکو چاہیے جو نہ کہیں

زاہدم شاید حکایت مطابق این سخن ہمچنین پادشاہی را مہمی پیش آمد

زاہد مجھکو لائق ہے مطابق اس بات کے یہی اسی طرح ایک بادشاہ کی تئیں ایک کام مشکل آگیا

گفت اگر انجام اینحالت بمراد من برآید چندین درم دہم زاہدان را

کہا اگر آخر ہونا اس حالت کا موافق مراد میری کی ہوا تو اتنے درم دونگا زاہدوں کے تئیں

چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط

جس وقت حاجت اوسکی برآئی اور فکر خاطر اوسکی ہی گئی پورا کرنا نذر کا اوسکو ساتھ وجود شرط کے

لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسہ ہزار درم داد تا بزاہدان صرف کند

لازم آیا ایک کی تئیں غلاموں خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی کہ تو زاہدوں کو بانٹ دے

گویند غلامی عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درمہا را بوسہ داد

کہتے ہیں غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کے وقت پھر آیا اور درموں کی تئیں بوسہ دیا

و پیش ملک بنہاد و گفت زاہدانرا چندانکہ طلب کردم نیافتم گفت اینچہ

اور آگے بادشاہ کے رکھا اور کہا زاہدوں کی تئیں جتنا کہ طلب کیا میں نے نہ پایا بیٹھ کہا یہ کیا

حکایت است آنچہ من دانم درین ملک چہار صد زاہد است گفت ای خداوند جہان

بات ہے جو کچھ میں جانتا ہوں بیچ اس ملک کی چار سو زاہد ہیں کہا ای صاحب جہان کے

آنکہ زاہد است نمی ستاند و آنکہ میستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت چندانکہ مرا در حق

وہ کہ زاہد ہے نہیں لیتا ہے اور وہ کہ لیتا ہے زاہد نہیں ہے بادشاہ ہنسا اور ہمنشینوں کی تئیں کہا جتنا کہ میری بیچ حق

درویشان و خدای پرستان ارادت ست و اقرار این شوخ دیده را عداوت ست

فقیروں اور خدا پرستوں سے اسکے خواہش ہے اور اقرار اس شوخ دیدہ کی تئین دشمنی ہے

وانکار و حق بجانب اوست **شعر** زاہد کہ درم گرفت و دینار + زاہد تر ازو یکی

اور انکار اور حق طرف اسکی ہے زاہد جو کہ روپیے لیے اور اشرفی زاہد زیادہ اوس سے

بدست آر **حکایت** یکی از علمای راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نان وقف

بیچ ہاتھ کے لا ایک کو عالموں استوار سے پوچھا گیا کہتا ہے تو بیچ روٹی خیرات کے

گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستانند حلالست و اگر جمع از بہر نان

کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہے حلال ہے اور جو جمعی سی واسطے روٹی کے

می نشینند حرام **بیت** نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند + صاحبدلان

بیٹھتا ہے حرام روٹی واسطے گوشہ عبادت کی اختیار کی ہے صاحبدلوں نے

نہ کنج عبادت برای نان **حکایت** درویشی بمقامی درآمد کہ صاحب آن

نہیں گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے ایک فقیر بیچ ایک مقام کی آیا کہ صاحب اوس

بقعہ کریم النفس بود و طائفہ اہل فضل در صحبت او ہر یک بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند

جگہہ کا نیک ذات تھا ایک گروہ صاحب بزرگی کا بیچ صحبت اوسکی کے ہر ایک بات اور بات کہتے تھے

و درویش راہ بیابان قطع کردہ بود و ماندہ و چیزی نماندہ یکی ازان میان بطریق

اور فقیر راہ جنگل کی کاٹ آیا تھا اور ماندہ تھا اور کچھ نہ رہا ایک نے اوس درمیان سے بطور راہ

ظرافت گفت ترا ہم چیزی بباید گفت گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست

خوش طبعی کے کہا تیری تئین بھی ایک چیز چاہیے کہنا کہا میرے تئین مانند دوسروں کی بزرگی اور ادب نہیں ہے

و چیزی نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگنان برغبت گفتند بگو گفت

اور کچھ نہیں پڑھا ہی میں ساتھ ایک بیت کے مجھ سی قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کی کہا کہو کہا

شعر من گرسنہ در برابر سفرہ نان + ہمچو عزبم بر در حمام زنان + یاران نہایت عجز او بدانستند

میں بھوکا بیچ برابر سیری کی دستر خوان روٹی کا + مانند مرد کنوارے کا ہوں اوپر دروازے حمام عورتوں کے + یاروں نے نہایت عاجزی

و سفره پیش او آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم

اور دسترخوان آگی اوسکی لائے صاحب دعوت نے کہا ای یار ایک ساعت توقف کر کہ خدمتگار میرے

کوفته بریان همی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت کوفته بر سفره من گو

کوفتے بھونا کرتے ہین فقیر نے سر اٹھایا اور ہنسا اور کہا

مباش کوفته را نان تهی کوفته است حکایت مریدی گفت پیر را چه کنم

بھوک کی تئین روٹی روکھی کوفتہ ہے ایک مرید نے کہا پیر کی تئین کیا کرون مین

کز خلائق به رنج اندرم از بسکه بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد

خلقت سے رنج مین ہون ازبسکہ واسطے زیارت میری کی آتی ہین اور اوقات میری تئین آنے اور جانے سے

ایشان تشویش میباشد گفت آنچه درویشانند مر ایشان را وامی بده و آنچه توانگرانند

انکی سے رنج ہوتا ہے کہا جو کوئی فقیر ہین اونکے تئین قرض دے اور وہ کہ تونگر ہین

از ایشان چیزی بخواه که دیگر یکی گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود

اون سے کچھ سوال کر کہ دوسرا ایک گرد تیری نہ پہرین جو بھیک مانگنی والا آگی لشکر اسلام کے ہووے

کافر از بیم توقع برود تا در چین حکایت فقیهی پدر را گفت هیچ از این

کافر دہشت سوال کرنی سی جاوی چین تک ایک عالم نے باپ کی تئین کہا کچھ ان

سخنان رنگین دلاویز متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکه نمی بینیم مر ایشان را فعلی موافق گفتار

باتون رنگین دلاویز کلام کرنیوالون سے بیچ میری اثر نہین کرتی ہے بسبب حکم اوسکے کہ نہین دیکھتا ہون مین انکی فعل موافق کلام کے

ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم و غله اندوزند

چہوڑنا دنیا کا آدمیون کو سکہلاتے ہین آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہین

عالمی را که گفت باشد و بس هر چه گوید نگیرد اندر کس

جس عالم کے تئین کہ قول ہووی اور بس جو کچھ کہے اثر نکری کسی مین

عالم آنکس بود که بد نکند نه بگوید بخلق و خود نکند

عالم وہ ہووی کہ بدی نہ کرے نہ کہی ساتھ خلق کی اور آپ نکری

أتأمرون الناس بالبر وتنسون أنفسكم بیت عالم که کامرانی و تن پروری

کیا حکم کرتے ہو تم آدمیون کو ساتھ نیکی کی اور بھلاتی ہو تم ذاتون اپنی کو عالم کہ مقصد یہی اور تن پرور ہے

کند + او خویشتن گم است کرا رهبری کند + پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال
کری وہ آپ گم ہے کسکے تئین راہ بتایا کرے باپ نے کہا اے بیٹے بر فور اس خیال
باطل نشاید روی از تربیت ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت
بیہودہ کی بجا ہے منہ نصیحت کرنیوالون سے پھیرنا اور عالمونکی تئین ساتھہ گمراہی کے
منسوب کردن و در طلب عالم معصوم از فوائد علم محروم ماندن همچو نابینایی که
نسبت کیا گیا کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدون علم سے بی نصیب رہنا مانند ایک اندھے کی ہے کہ
شبی در وحل افتاده بود و میگفت آخر یکی از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید
ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک مسلمانون سے ایک چراغ آگے راہ میرے کے رکھو
زنی فاجره بشنید و گفت تو که چراغ نه بینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ
اور ایک عورت بدکارنی سنا اور کہا تو کہ چراغ نہیں دیکھتا ہی تو ساتھ چراغ کی کیا دیکھیگا تو ویسی ہی مجلس
چون کلبه بزاز است آنجا تا نقدی ندہی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی نیاوری
مانند دکان بزاز کے ہے اوس جگہ جبتک نقد نہ دی تو اسباب نہ لیگا تو اور یہان جبتک خواہش نہ لاوی تو
سعادتی نبری قطعه گفت عالم بگوش جان بشنو + ور نماند بگفتنش کردار + باطلست
ایک نیکبختی نہ لیجاوی تو کہنا عالم کا ساتھ کان جان کے سن جو نہی موافق کہنی اوسکی کی عمل بیہودہ ہی
آنچه مدعی گوید + خفته را خفته کی کند بیدار + مرد باید که گیرد اندر گوش + ور نبشت است پند
جو کچھ مدعی کہتا ہی سوئی ہوئی کی تئین سویا کب کری جگانا + مرد چاہیے کہ پکڑی بیچ کان کی جو لکھی ہی نصیحت
بر دیوار قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه + بشکست عهد صحبت اهل طریق را
اوپر دیوار کے ایک صاحبدل بیچ مدرسہ کی آیا گوشۂ عبادت سے توڑا قول اور صحبت اہل طریق کی تئین
گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود + تا کردی اختیار از آن این فریق را +
کہا مین نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا تو کیا تو نی اختیار اوس سی اس فرقے کے تئین
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین جهد میکند که بگیرد غریق را + حکایت
کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہے لہر سے اور یہ کوشش کرتا ہی کہ پکڑی ڈوبنے والی کے تئین

یکی بر سر راهی خفته بود زمام اختیار از دست رفته عابدی بر وی گذر کرد و

ایک شخص ایک سر راہ کی سوتا تھا اور باگ اختیار کی ہاتھ سی گئے ایک عابد نے اوپر اوسکی گذر کیا اور

دران حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر برآورد و گفت اذا مرّوا

بیچ اوس حالت بری اوسکی کے نظر کی جوان نے خواب مستی سے سر اوٹھایا اور کہا جسوقت کہ گذر کرو تم

باللغو مرّوا کراما فسوف اذا رأیت اثیما کن ساتراً وحلیما یا من تقبّح

بیہودہ پر گذر و تم از روی کرم کے جسوقت دیکھی تو گنہگار کی تئین ہو پردہ پوش اور بردبار ای جو کہ برا کرتا

امری لم لا تمرّ کریما قطعه متاب ای پارسا روی از گنهکار ببخشایندگی

کوئی امر کیون نہیں گذرتا جوانمرد مت پھیر ای پرہیزگار منہ گنہگار سے ساتھ بخشش کے

در وی نظر کن اگر من ناجوانمردم بکردار تو بر من چون جوانمردان گذر کن

بیچ اوسکے نظر کر اگر مین ناجوانمرد ہون بیچ کام کے تو اوپر میری مانند جوانمردون کے گذر کر

حکایت طایفهٔ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند

ایک گروہ خلاف شرع واسطے جھگڑے ایک فقیر کے باہر آئی اور باتین نالائق کہین

و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد که چنین

اور مارا اور ستایا گلہ بیطاقتی سے آگے پیر راہ طریقت کے لے گیا کہ ایسا

حالی رفت گفت ای فرزند خرقهٔ درویشان جامهٔ رضاست هر که درین

حال گیا کہا اے بیٹے گدڑی فقیرون کی جامہ رضا کا ہے یعنی رضای خدا کا ہے جو کوئی کہ بیچ

کسوت تحمل بی‌مرادی نکند مدعیست و خرقه بر وی حرامست فرد دریای فراوان نشود

لباس کے برداشت غیر مقصد کی نکری فقط دعوی کرنیوالا فقیری کا ہے اور گدڑی اوپر اوسکی حرام ہے دریا بہت نہیں ہوتا ہے

تیره بسنگ عارف که برنجد تنک آبست هنوز قطعه گر گزندت رسد تحمل کن که بعفو از گناه

گدلا ساتھ ایک پتھر کے عارف اگر رنجیدہ ہووی تھوڑا پانی ہے ابتک جو آزار تجکو پہونچے برداشت کر کیونکہ ساتھ بخشش کے

پاک شوی ای برادر چو عاقبت خاکست خاک شو پیش از انکه خاک شوی حکایت منظوم

سے پاک ہووی تو ای بھائی جو آخر کو خاک ہے خاک ہوجا آگی اوس سے کہ خاک ہووی تو

حکایت شنو کہ در بغداد
بیان سن کہ بیچ شہر بغداد کے

رایت و پردہ را خلاف افتاد
جھنڈی اور پردہ کی بیچ خلاف پڑا

رایت از گرد راہ و رنج رکاب
جھنڈی نے گرد راہ اور رنج سواری کی سے

گفت با پردہ از طریق عتاب
کہا ساتھ پردی کی راہ غصے سے

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم
میں اور تو دونوں غلام ایک آقا کی ہیں ہم

بندۂ بارگاہ سلطانیم
خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم

من ز خدمت دمی نیاسودم
نہیں محنت سے ایک دم نہیں آسودہ ہوا میں

گاہ و بیگاہ در سفر بودم
وقت بیوقت بیچ سفر کے ہوتا ہوں میں

تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار
تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ

نہ بیابان و باد و گرد و غبار
نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار

قدم من بسعی پیشتر است
قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے

پس چرا راحت تو بیشتر است
پس کس واسطے آرام تیرے زیادہ ہے

تو بر بندگان مہ روئے
تو پاس غلاموں خوبصورتوں کی ہے تو

با غلامان یاسمن بوئے
ساتھ غلاموں چنبیلی کی بو کی ہے تو

من فتادہ بدست شاگردان
میں پڑا بیچ ہاتھ سپاہیوں کے

بسفر پای بند و سرگردان
بیچ سفر کی مقید اور سرگردان

گفت من سر بر آستان دارم
کہا میں سر اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہوں

نہ چو تو سر بر آسمان دارم
نہ مانند تیری سر اوپر آسمان کے رکھتا ہوں میں

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد
جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے

خویشتن را بگردن اندازد
اپنی تئیں گردن کی بل گرا دے

حکایت یکی از صاحبدلان
ایک نے صاحبدلوں سے

زور آزمائی را دید بہم برآمدہ و کف بردہان انداختہ گفت این را چہ حالت است گفتند
ایک پہلوان کو تئیں دیکھا غصہ میں آیا ہوا اور کف اوپر منہ کی ڈالے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے کہ

فلان دشنام دادش گفت این فرومایہ ہزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنی
فلانے نے گالی دی ہے اسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی

نمی آرد لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار عاجز نفس فرومایہ چہ مردی چہ زن
نہیں لاتا ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مردی کا چھوڑ عاجز نفس کمینہ کیا مرد ہے کیا عورت

گرت از دست برآید دہنی شیرین کن مردی آن نیست کہ مشتی بزنی بر دہنی
جو تیرے ہاتھ سے ہو سکے کوئی منہ میٹھا کر مردمی نہیں ہے کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر منہ کسی کے

قطعه اگر خود بر درد پیشانی پیل + نه مردست آنکه در وی مردمی نیست + بنی آدم
اگر تحقیق کہ پھاڑی پیشانی ہاتھی کے ۔ نامردہی وہ کہ بیچ اوسکے مروت نہین ہے ۔ اولاد آدم کی
سرشت از خاک دارند + اگر خاکی نباشد آدمی نیست **حکایت** بزرگی را پرسیدم
خمیر خاک سے رکھتے ہین ۔ جو خاکساری نکرے آدمی نہین ہے ۔ ایک بزرگ کو مینے پوچھا
از سیرت اخوان صفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد
خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمترین وہ بات ہی کہ مقصد خاطر یارون کا اوپر مصلحتون اپنی کے مقدم رکھے
حکما گفته‌اند برادر که در بند خویشست نه برادرست و نه خویشست **فرد**
حکیمون نے کہا ہی بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے ۔ نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے
همره اگر شتاب کند همره تو نیست + دل در کسی مبند که دلبستهٔ تو نیست **فرد** چون
ساتھی جو جلدی کرے ہمراہ تیرا نہین ہے ۔ دل بیچ اوس کسی کے مت باندہ کہ دل بندھا تیرا نہین ہے ۔ جو
نبود خویش را دیانت و تقوی + قطع رحم بهتر از مودت قربی + یاد دارم که
ہووے اپنے تئین دینداری اور پرہیزگاری ۔ قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سی عزیزونکی ۔ یاد ہے کہ تہا جو کوئی ایک
مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی در کتاب
مدعی نے بیچ اس بیت کے اوپر قول میری کی طعنہ کیا تھا اور ۔ کہا کہ حق تعالے نے بیچ کتاب
مجید از قطع رحم نهی کرده است و بمودت ذوی القربی فرموده و آنچه تو گفتی مناقض آنست
پاک کی قطع کرنے قرابت سے منع کیا ہی اور ساتھ قرابت و دوستی صاحب قرابت کو فرمایا ہی اور جو یہ تونے کہا ضد اوسکا ہے
گفتم وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیری تئین اوپر اس بات کی کہ شرک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجکو خبر نہین پس مان کہنا اونکا
بیت هزار خویش که بیگانه از خدا باشد + فدای یک تن بیگانه کآشنا باشد
ہزار رشتہ دارونکو کہ بیگانہ خدا سے ہو ۔ تصدق ایک تن بیگانہ کے کہ آشنا ہو
حکایت منظوم پیرمردی لطیف در بغداد + دخترک را بکفشدوزی داد
ایک پیرمرد خوش طبع نے بیچ بغداد کی ۔ چھوٹی لڑکی کی تئین ایک جوتی والے کو دیا

مرد سنگدل چنان بگزید
اوس مرد بخیل کہ سنگدل تھا ایسا کاٹا

لب دختر که خون ازو بچکید
لب لڑکی کا کہ خون اوس سے ٹپکا

بامدادان پدر چنان دیدش
صبح کو باپ نے ایسا دیکھا اوسکو

پیش داماد رفت و پرسیدش
آگے داماد کے گیا اور پوچھا اوسکو

کای فرومایه این چه دندانست
کہ اے کمینے یہ کیا دانت ہین

چند خایی لبش نه انبانست
کیونکر چبائی تو [illegible]

بظرافت بگفتمش این گفتار
ساتھ خوش طبعی کی کہی مین نے یہ بات

هزل بگذار و جد ازو بردار
بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اوس سے اوٹھا

خوی بد در طبیعتی که نشست
خوی بد جس طبیعت کی کہ بیٹھے

نرهد جز بوقت مرگ از دست
نہین چھوٹتی سوای وقت موت کی ہاتھ سی

حکایت آورده اند که فقیهی دختری داشت بغایت
کہتے ہین کہ ایک عالم کی ایک لڑکی رکھتا تھا نہایت
زشت روی بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی در مناکحت او رغبت نمیکرد
بدشکل جگہ عورتون کے پہونچی باوجود دولت کے کوئی نکاح مین لانے اوسکی کی رغبت نہین کرتا تھا

فرد زشت باشد دبیقی و دیبا + که بود بر عروس نا زیبا + فی الجمله بحکم ضرورت
بوتون بیہودی دبیقی اور دیبا + کہ ہووی اوپر دولہن بدشکل کی حاصل کلام کا ساتھ حکم ضرورت کے

با ضریری عقدش ببستند آورده اند که حکیمی دران تاریخ از سراندیپ
ساتھ ایک اندھے کی نکاح اوسکا باندھا کہتے ہین کہ ایک حکیم بیچ اوس تاریخ کے سراندیپ سے
آمده بود که دیده نابینا را روشن میکرد فقیه را گفتند داماد خود را علاج نکنی
آیا تھا کہ آنکھ اندھے کی روشن کرتا تھا دانشمند کو کہا کہ داماد اپنے کی کیون علاج نہین کرتا ہی تو

گفت ترسم که بینا شود و دخترم را طلاق دهد شوی زن زشت روی نابینا به
کہا ڈرتا ہون مین کہ دیکھنے والا ہو اور لڑکی میری کو طلاق دے خاوند بدشکل عورت کا اندھا بہتر

حکایت پادشاهی بدیده استحقار در طایفه درویشان نظر کردی یکی از آنمیان بفراست
ایک بادشاہ ساتھ دیدہ حقارت کے بیچ گروہ فقیرون کے نظر کرتا ایک اون فقیرون مین سے ساتھ دانائی کے
بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بمرگ برابر و بقیامت بهتر
دریافت کیا اور کہا اے بادشاہ ہم بیچ اس دنیا کی ساتھ زندگانی کی تجہسے خوشتر ہین ہم اور ساتھ موت کی برابر ہین ہم

پردهٔ هفت رنگ در گلزار
پردہ سات رنگ کا درزی پر مت چھوڑ
توکه در خانه بوریا داری
توکہ بیچ گھر کے چٹائی رکھتا ہی تو

مثنوی

دیدم گل تازه چند دسته
دیکھا مین نے پھول تازی کئی دستے
بر گنبدی از گیاه بسته
اوپر گنبد کی گھاس سے بندھی ہوئے
گفتم چه بود گیاه ناچیز
کہا مین نے کیا ہووی گھاس بے حقیقت

تا در صف گل نشیند او نیز
تو بیچ قطار پھولونکی بیٹھے وہ بھی
بگریست گیاه و گفت خاموش
روئی گھاس اور کہا خاموش
صحبت نکند کرم فراموش
صحبت نہین کری کرم بھلانا

گر نیست جمال و رنگ و بویم
جو نہین ہے صورت اور رنگ اور بو مجھکو
آخر نه گیاه باغ اویم
آخر نہ گھاس باغ اوسکی کی ہون مین
من بندهٔ حضرت کریمم
مین بندہ درگاہ خدا کا ہون مین

پروردهٔ نعمت قدیمم
پالی ہوئی نعمت کی قدیم کی ہون مین
گر بی هنرم وگر هنرمند
جو بی ہنر ہون مین اور جو عقلمند
لطف است امیدم از خداوند
مہربانی کی ہی امید مجکو صاحب سے

با آنکه بضاعتی ندارم
باوجود اسکی کچھ اسباب نہین رکھتی ہون مین
سرمایهٔ طاعتی ندارم
پونجی عبادت کی نہین رکھتی ہون مین
او چارهٔ کار بنده داند
وہ تدبیر کام بندہ کی جانتا ہے

چون هیچ وسیلتش نماند
جو کچھ وسیلہ اوسکو نہ رہے
رسم است که مالکان تحریر
رسم ہے کہ مالک آزاد کرنیکی لکھنے صاحبان قدر
آزاد کنند بندهٔ پیر
آزاد کرین بندہ بڈھے کو

ای بار خدای عالم آرای
ای بار خدا عالم کی آراستہ کرنیوالی
بر سعدی پیر خود ببخشای
اوپر سعدی بڈھی اپنی کی بخشش کر
سعدی ره کعبهٔ رضا گیر
ای سعدی راہ کعبہ رضامندی کی لے

ای مرد خدا ره خدا گیر
ای مرد خدا کی راہ خدا کی لے
بدبخت کسی که سر بتابد
بدبخت وہ شخص ہے کہ سر پھیرے
زین در که دری دگر نیابد
اس در سے کہ دروازہ دوسرا نہ پاوے

حکایت حکیمی را پرسیدند سخاوت و شجاعت کدام بهتر است گفت آنکس را
ایک حکیم کی تئین پوچھا سخاوت اور شجاعت سے کون بہتر ہے کہا اوس شخص کو جسکو
که سخاوت است بشجاعت حاجت نیست بر گور بهرام گور
کہ سخاوت ہے شجاعت کی احتیاج نہین ہے لکھا ہے اوپر قبر بہرام گور کے

دست کرم به که بازوی زور + نماند حاتم طائی ولیک تا ابد + بماند نام

کرم کا ہاتھ بخشش کا بہتر کہ بازو سے قوت دار نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام

بلندش به نیکوی مشهور + زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را + چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

بلند اوسکا ساتھ نیکی کے مشہور زکات مال کی باہر کر کہ ٹہنی شاخ انگور کی تئین جب باغبان کاٹے زیادہ دے انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهندهٔ مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت

ایک سوال کرنیوالا رہنیوالا مغرب کا بیچ بازار کپڑا بیچنے والوں حلب کے کہتا تھا ای صاحبوں مال کے

اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

اگر تمہاری تئین انصاف ہوتا اور ہمارے تئین قناعت رسم سوال کی جہان سے اوٹھتی

قطعه ای قناعت توانگرم گردان + که ورای تو هیچ نعمت نیست +

ای قناعت دولتمند مجھکو کر کہ سوای تیری کوئی دولت نہیں ہے

کنج صبر اختیار لقمانست + هر کرا صبر نیست حکمت نیست

گوشہ صبر کا اختیار لقمان کا ہے جس شخص کو صبر نہیں کچھ حکمت نہیں ہے

حکایت دو امیرزاده در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکی

دو امیرزادے بیچ مصر کے تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک بڑا

علامه گشت و آن دیگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی

عالم ہوا اور دوسرا عزیز مصر کا ہوا پس یہ دولتمند حقارت کی آنکھ سے بیچ عالم کی نظر کرتا تھا اور کہتا تھا

من بسلطنت رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری

میں بیچ سلطنت کے پہونچا ہوں اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا کہا ای بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہے

عز اسمه همچنان افزونتر است که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید

مجھ پر زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی یعنی علم اور تیری تئیں میراث فرعون اور ہامان کی پہونچی

یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم که در پایم بمالند + نه زنبورم که از

یعنی ملک مصر کا   میں وہ چیونٹی ہوں کہ بیچ پاؤں کے مجھکو ملتے ہیں   نہ بھڑ ہوں میں کہ

نیشم بنالند + کجا خود شکر این نعمت گزارم + که زور مردم آزاری ندارم

ڈنک میرے سے روتے ہیں   کہاں تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کروں میں   کہ زور آدمی کی ایذا دینے کا نہیں رکھتا ہوں میں

حکایت درویشی را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت و خرقه بخرقه میدوخت

ایک فقیر کی تئیں سنا میں نے کہ بیچ آگ فاقہ کے جلتا تھا اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا

و تسکین خاطر خود را میگفت **شعر** بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق که رنج

اور تسلی خاطر اپنی کی تئیں کہتا تھا   ساتھ خشک روٹی کی قناعت کرتے ہیں ہم اور جامہ گدڑی کی کہ رنج

محنت خود به که بار منت خلق کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم

محنت اپنی کا بہتر کہ بوجھ احسان خلق سے   کسی نے کہا اسکو کیا بیٹھا ہے تو کہ فلانا بیچ اس شہر کے طبیعت سخی رکھتا ہے

دارد و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت

اور کرم عام   کمر بیچ خدمت آزادوں کے باندھے ہوئی اور اوپر دروازے دلوں کے بیٹھا اگر اوپر صورت

حالت چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و

حال تیری کی جیسا کہ ہے خبر پاوے نگہبانی خاطر عزیزوں کی رکھنا منت رکھے اور

غنیمت شمارد گفت خاموش که در پس مردن به که حاجت پیش کسی بردن

غنیمت گنے   کہا چپ کر کہ بیچ پیچھے کے مرنا بہتر کہ حاجت کسی کے آگے لیجانی سے

قطعه هم رقعه دوختن به و الزام کنج صبر + کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت +

پیوند گدڑی سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا   کہ واسطے کپڑے کی رقعہ آگے بڑے آدمی کے لکھنا

حقا که با عقوبت دوزخ برابر است + رفتن بپای مردی همسایه در بهشت **حکایت**

قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے برابر ہے   جانا ساتھ پامردی ہمسایہ کے بیچ بہشت کے

یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را بخدمت مصطفی صلی الله علیه وسلم فرستاد سالی در دیار

ایک نے بادشاہوں عجم سے ایک طبیب دانا کی تئیں بیچ خدمت مصطفی کی درود اللہ کا اوپر اسکی اور سلام بھیجا ایک سال بیچ ملک

ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود که بهر دو شب افطار کردی و دیگر قوی

لازم یعنی والی صحبت آپس کے سفر کرتی تھی ایک ضعیف تھا کہ دو رات میں روزہ کھولتا کرتا تھا اور دوسرا زور آور

که روزی سه بار خوردی اتفاقاً بر در شهری بتهمت جاسوسی گرفتار آمدند هر دو را بخانهٔ در کردند

کہ ایک دن میں تین بار کھاتا اتفاق سے ایک شہر کی دروازہ پر ساتھ تہمت جاسوسی کی گرفتار آئی ہر دونوں کو ایک گھر میں

و در بگل بر آوردند بعد از دو هفته معلوم شد که بیگناهند قوی را دیدند مرده و ضعیف جان

اور ساتھ مٹی کی چن دیا پیچھے دو ہفتہ کے معلوم ہوا کہ بی گناہ ہیں زور آور کے تئیں دیکھا مرا اور ضعیف جان

بسلامت برده مردم درین عجب ماندند حکیمی گفت خلاف این عجب بودی که این یکی

سلامت سے لے گیا آدمی بیچ اس تعجب کے رہی ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے تعجب ہوتا کہ یہ ایک بہت

بسیارخوار بوده است طاقت بینوائی نیاورد هلاک شد وآن دگر خویشتن‌دار بوده لاجرم

بہت کھانیوالا تھا طاقت بی توشہ ہونی کی نہ لایا اور مر گیا اور وہ دوسرا قناعت کرنیوالا تھا ضرور کر

بر عادت خود صبر کرده بسلامت خلاص یافت

اوپر عادت اپنی کے صبر کیا اور ساتھ سلامتی کی مخلصی پائی

قطعه

چو کم خوردن طبیعت شد کسی را

جو کم کھانا کسی کی طبیعت ہوئی

چو سختی پیشش آید سهل گیرد ✤ وگر تن‌پرورست اندر فراخی ✤ چو تنگی بیند از سختی بمیرد

جو سختی آگی اوسکی آوی سہج پکڑی اور جو تن پالنی والا ہی بیچ فراغت کی جو تنگی دیکھی سختی سی مرے

حکایت

یکی از حکما پسر را نهی همیکرد از بسیار خوردن که سیری مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی

ایک حکیم اپنے بیٹے کو منع کرتا بہت کھانی سے کہ آسودگی آدمیوں کے تئیں بیمار کرتی ہے کہا ای باپ بھوک

خلق را بکشد نشنیده که ظریفان گویند بسیری مردن به که گرسنگی بردن گفت اندازه نگهدار

خلق کی تئیں مارتی ہے نہیں سنا ہو تو نی کہ خوش طبع کہتی ہیں ساتھ آسودگی کی مرنا بہتر کہ بھوک لیجانا کہا اندازہ نگاہ رکھ

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

شعر

نه چندان بخور کز دهانت برآید نه چندان که از ضعف جانت برآید

نہ اتنا کھا کہ منہ تیرے سے نکل آوے نہ اتنا کہ ناتوانی سے جان تیری

با آنکه در وجود طعامست عیش نفس رنج آورد طعام که بیش از قدر بود

باوجود اسکی کہ بیچ ہونی کھانی کی ہی خوشی ذات کی رنج لاوی کھانا کہ زیادہ اندازہ سے ہو

گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود حکایت

جو گلقند ساتھ تکلف کی کھاوے تو نقصان کرے اور جو روٹی خشک دیر کر کھاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد شعر معده چو کج گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے معدہ جو بیمار ہوا اور درد شکم

درد خواست سود ندارد همه اسباب راست حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان

اوٹھا فائدہ نہ کرے تمام اسباب درست ایک کنجڑی کی تھیں درم کتنے اوپر صوفیوں کے

گرد آمده بود در واسطه هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب

قرض آتی تھی بیچ شہر واسطہ کے ہر روز مانگتا تھا اور باتین ساتھ سختی کے کہتا اور یار

از تعنت او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در انمیان گفت نفس را

بیچ میں الجھنے اوسکی سے رنجیدہ خاطر ہوتی تھی اور برداشت کرنی سے علاج نہ تھا ایک صاحبدل بیچ اون میان کے کہا نفس کو

وعده دادن بطعام آسانتر است که بقال را بدرم قطعه ترک احسان خواجه اولیتر

ساتھ کھانیکی آسان زیادہ ہے کہ کنجڑی کی ساتھ پیسوں کو چھوڑنا احسان صاحب کا بہتر زیادہ

کاحتمال جفای بوابان بتمنای گوشت مردن به که تقاضای زشت قصابان حکایت

اوٹھانا ظلم دربانوں سے بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر کہ تقاضی زبون قصابوں کے

جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر

ایک جوانمرد کو بیچ لڑائی تاتار کی ایک زخم پہونچا کسی نے کہا فلانا سوداگر نوشدارو رکھتا ہے اگر

بخواهی باشد که دریغ ندارد و گویند بازرگان به بخل معروف بود شعر گر بجای نانش اندر سفره

مانگی تو یقین کہ افسوس نہ کرے کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخل کی مشہور تھا جو کہ بیچ جگہ روٹی کی اوسکے دسترخوان

بودی آفتاب تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان جوانمرد گفت اگر دارو خواهم

ہوتا آفتاب قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہوں

دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن از وی زهر کشنده است شعر

اوسکو دیوے یا نہ دیوے اور اگر دیوے فائدہ کرے یا نکرے بہر صورت مانگنا اوس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بمنت خواستی • در تن افزودی و از جان کاستی • و حکیمان

جو کچھ کہ کمینوں سے ساتھ منت کے مانگا تو نے بیچ تن کی بڑھاؤ اور جان سے گھٹا تو اور حکیموں نے

گفته اند اگر حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی

کہا ہے جو زندگانی بیچیں کہاوت میں ساتھ آبرو کے دانا نہ خریدے کہ مرنا ساتھ بیماری کے بہتر زندگانی

بذلت • شعر • اگر حنظل خوری از دست خوشخوی • به از شیرینی از دست ترشروی

ساتھ خواری کے جو اندرائن کھاوے تو ہاتھ خوشخوی کی سے بہتر مٹھائی ہاتھ کھٹے منہ کی سے

حکایت یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان که معتقد او

ایک عالموں سے کھانیوالے بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کی تئیں بڑوں سے جو معتقد اوسکا

بود بگفت روی از توقع او درهم کشید و تعریض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد

تھا کہا منہ امید اوسکی سے غصہ میں کھینچا اور آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اوسکی کے برا آیا

قطعه ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز • مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی •

نصیبے منہ کھٹے کیے ہوئے سے آگے یار عزیز کے مت جا کہ زندگانی اوپر اوسکی بھی تلخ کرے تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو • فرو نه بندد کار گشاده پیشانی • آورده اند

واسطے حاجت کی کہ جاوے تو تازہ منہ اور ہنستا جا نہ بند نہیں ہوتا ہے کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ

که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیار از ارادت کم • دانشمند چون پس از

تھوڑا بیچ روزینے اوسکی کے زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم عالم نے پیچھے

چند روز مودت معهود بر قرار ندید گفت • شعر • بئس المطاعم حین الذل تکسبها

چند روز کی دوستی قول کی ہوئی برقرار نہ دیکھی کہا بدترین کھانا وقت ذلت کے حاصل کرے تو اوس کو

القدر منتصب والقدر مخفوض • نانم افزود و آبرویم کاست •

ہانڈی برپا ہوئی ہے اور مرتبہ پست روٹی میری زیادہ کی اور آبرو میری گھٹائے

بینوائی به از مذلت خواست • حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت

مفلسی بہتر خواری سوال کی سے ایک فقیر کی تئیں ایک ضرورت آگے آئی کسی نے کہا

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای
فلانا نعمت رکہتاہے کامل اور بخشش ذاتی شامل اگر اوپر حاجت تیری کی واقف ہووے یقین کہ بیچ جاری کرنے
آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت
اوسکی کی درنگ روا رکہی کہا مین نے اوسکی تئین نہین جانتا ہون کہا مین تیری تئین راہ لیجانا کرونگا پکڑا اوسکا ہاتہ
تا بمنزل آن شخص در آورد یکی را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت
تو بیچ منزل اوس شخص کے لایا ایک کو دیکہا لب لٹکائی اور تند بیٹہا پہرا اور بات نکہی
کسی گفتش چہ کردی گفت عطای او را بہ لقای او بخشیدم قطعہ مبر حاجت
کسی نے کہا اوسکو کیا کیا تو نی کہا بخشش اوسکی کی تئین ساتہ شکل اوسکی کی بخشا مین نے مت لیجا حاجت
بنزدیک ترشروی کہ از خوی بدش فرسودہ گردی اگر حاجت بری نزد کسی بر کہ از رویش
آگے ترش روکی کہ خصلت بد اوسکی سے ایذا پایا گیا ہووے تو تو جو حاجت لیجاتا ہے تو نزدیک اوس شخص کے لیجا کہ منہ سے
بنقد آسودہ گردی حکایت خشکسالی باسکندریہ پدید آمد و عنان طاقت درویش از دست
فوراً آسودہ ہووے تو ایک خشکسالی بیچ اسکندریہ کی ظاہر آیا اور باگ طاقت کی ہاتہ
درویش رفتہ بود و درہای آسمان بر زمین بستہ و فریاد اہل زمین بآسمان پیوستہ قطعہ نماند
فقیر سے گئی تھی اور دروازے آسمان کے اوپر زمین کے بند ہوئے اور فریاد اہل زمین کی اوپر آسمان کے لگی ہوئی نرہا
جانور از وحش و طیر و ماہی و مور کہ بر فلک نشد از بی مرادی افغانش عجب کہ دود دل خلق
کوئی جانور وحشی صحرا اور پرند اور مچہلی اور چیونٹی کہ اوپر آسمان کے نگیا بی مرادی سے شور اوسکا عجب ہے کہ دہوان دل خلق کا
جمع می نشود کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش در چنین سالی مخنثی دور از دوستان
جمع نہیں ہوتا ہے کہ بدلی ہووے اور سیلاب دیدی کا مینہ اوسکا بیچ ایسے سال کی ایک نامرد دور دوستون سے
کہ سخن در وصف او ترک ادبست خاصہ در حضرت بزرگان و بطریق اہمال از آن درگذشتن
کہ بات بیچ تعریف اوسکی کی چہوڑنا ادب کا ہے خصوصاً بیچ درگاہ بزرگون کے اور ساتہ طریق مہمل کرنیکے درگذرنا
ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گویندہ حمل کنند بر این دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیل بسیار
نچاہیئے کہ ایک گروہ اوپر عاجزی کہنیوالی کی قیاس کریں اور اوپر ان دو بیتون کے مختصر کرتا ہون کہ تہوڑی دلیل بہت کی

بسیار باشد و مشتی نمونهٔ خرواری **شعر** گر بتنگدستان نبخشد راستی را دگر نباید گشت
اور تھوڑی بانگی ایک گون سی   اگر بیمار کا رہیگا اولا ما سا تو نامرد کی شیخی تبار کی رہیگی داروال کو شیر بھیڑیا بچہ مارتا

چند باشد چو جسر بغداد مش آب زیر و آدمی بر پشت چنین شخصی که طرف از نعمت
کب تک رہیگا مانند پل بغداد کی وہ پانی نیچے اور آدمی اوپر پیٹھ کے   ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف

او شنیدی در بین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را بسیم و زر دادی و مسافران
اوسکی سنا توتی   بیچ اس سال کی نعمت بہت رکھتا تھا تنگدستون کی تئین چاندی اور سونا دیتا اور مسافرون کے

را سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت رسیده بودند آهنگ
واسطے خوان رکھتا   ایک گروہ فقیرون کا ظلم فاقہ سے بیچ طاقت کی پہونچا تھا   قصد

دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم گفتم **قطعه** نخورد
دعوت اوسکی کا کیا اور مشورت ساتھ میرے لائے   سر موافقت سے پھیرا مین نے اور کہا مین نے نہین کھاتا ہے

شیر خورده سگ گر بسختی بمیرد اندر غار تن بیچارگی و گرسنگی بنه و دست پیش سفله
شیر جھوٹا کتے کا   جو سختی سی مری بیچ غار کے   تن ساتھ بیچارگی اور بھوک کی رکھ اور ہاتھ آگی کمینے کے

مدار گر فریدون شود بنعمت و ملک بی هنر را بهیچ کس مشمار پرنیان و نسیج بر نا اهل
مت رکھ   جو فریدون ہووی ساتھ نعمت اور ملک کے   بی ہنر کی تئین ساتھ ہیچ آدمی کی مت شمار کر   پرنیان اور نسیج اوپر نالایق کے

لاجورد و طلاست بر دیوار **حکایت** حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت
لاجورد اور طلا ہے اوپر دیوار کے   حاتم طائی کی تئین کہا آپ سی بزرگ ہمت زیادہ

در جهان دیده یا شنیده گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب
بیچ جہان کے دیکھا ہی تونی یا سنا ہی تونی   کہا   ہان ایک دن چالیس اونٹ ذبح کیے تھی مین نے واسطے امیرون عرب کے

را پس بگوشه صحرائی بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشته خار فراهم آورده
پھر بیچ ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت کے باہر گیا تھا مین ایک لکڑی چننے والے کو دیکھا گٹھا لکڑیون کا جمع لایا

گفتمش بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت **فرد**
کہا مین نے اسکو بیچ مہمانخانہ حاتم کی کیون نہیں جاتا ہی تو کہ ایک خلق اوپر دستر خوان اوسکی کے جمع آئی ہین کہا

هر که نان از عمل خویش خورد + منت حاتم طائی نبرد + انصاف دادم که من او را

جو کوئی کہ روٹی کام اپنے سے کھاوے احسان حاتم طائی کا نہ لیجاوے انصاف دیا مین نے کہ مین نے اوسکو

بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم حکایت موسیٰ علیه السلام درویشی را دید

بیچ ہمت اور جوانمردی کی زیادہ اپنی سے دیکھا مین نے موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کے تئین دیکھا

از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدای عز و جل مرا کفافی دہد

ننگے تن سے بیچ ریگ کی گیا کہا ای موسیٰ دعا کر تو خدا بزرگ اور برتر میری تئین روزینہ دے

کہ از بیطاقتی بجان آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روز کہ باز آمد از مناجات

کہ بیطاقتی سے نہایت تنگ آیا ہون موسیٰ نے دعا کی اور گیا پیچھے چند روز کے پھر آیا دعا مانگنے سے

مر او را دید گرفتار و خلقی انبوہ بروی گرد آمدہ گفت این چہ حالتست گفتند خمر خوردہ

خاص کر اوسکی تئین دیکھا گرفتار اور ایک خلق بھیڑ اوسکے جمع آئی کہا یہ کیا حالت ہے کہا شراب پی

و عربدہ کردہ و کسی را کشتہ اکنون بقصاص فرمودہ اند شعر گربہ مسکین اگر پر داشتی

اور لڑائی کی اور کسیکی تئین مارا اب واسطے بدلے کی فرمایا ہے بلی غریب جو پر رکھتی

تخم گنجشک از جہان برداشتی فرد عاجز باشد کہ دست یابد + برخیزد و دست عاجزان

نسل چڑیا کی جہان سے اوٹھا لیتی عاجز ہووے کہ ہاتھ قوت کا پاوے اوٹھے اور ہاتھ عاجزون کا

برتابد و لو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض شعر

اور جو کشادہ کرتا ہے اللہ روزی کے تئین واسطے بندون اپنے کے ہر آئینہ فساد کرتے

ماذا اخاضک یا مغرور فی الخطر حتی ہلکت فلیت النمل لم یطر

بیچ زمین کے کس چیز نے بیچ اندیشہ باطل کی ڈالا تیرے تئین ای مغرور تا کہ ہلاک ہو تو پس کاشکی چیونٹی

رباعی سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش + سیلی خواہد بضرورت سرش

کمینہ جو مرتبہ آیا اور چاندی اور سونا اوسکو گردنی چاہی ساتھ ضرورت کے سر اوسکا

آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت + مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

وہ نہ سنا ہی تو نے کہ افلاطون نے کیا کہا چیونٹی وہی بہتر کہ نہ ہون پر اوسکے

حکمت پدر را عسل بسیارست ولیکن پسر گرمی دارست ۔ آنکس که توانگرت

باپ کی شہد بہت ہے اور لیکن بیٹا گرمی دار ہے — وہ شخص کہ توانگر تیرے نہیں

نمیگرداند او مصلحت تو از تو بهتر داند حکایت اعرابی را دیدم در حلقهٔ جوهریان

نہیں کرتا ہی وہ مصلحت تیری تجھ سے بہتر جانتا ہے — ایک عرب کی میں نے دیکھا بیچ حلقہ

بصره که حکایت میکرد که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معنی چیزی

بصری کی جوہر والوں کی کہ حکایت کرتا تھا کہ ایک وقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تھی میں نے اور خرچ سفر سے کوئی چیز

با من نمانده دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسهٔ یافتم پر از مروارید هرگز آن

پاس میرے نہیں دل اوپر ہلاک کے رکھا کہ یکایک ایک تھیلی پائی میں نے بھری ہوئی موتیوں سے ہرگز وہ

ذوق و شادی فراموش نکنم که پنداشتم گندم بریانست باز آن تلخی و نومیدی

مزا اور خوشی بھولتا نہیں کہ جانا میں نے کہ گیہوں بھنے ہیں پھر وہ تلخی اور ناامیدی

که معلوم کردم که مروارید است قطعه در بیابان خشک و ریگ روان تشنه را در

کہ معلوم کی میں نے کہ موتی ہیں — بیچ جنگل خشک اور ریگ رواں کے پیاسے کی بیچ

دهان چه دُر چه صدف ۔ مرد بی توشه کافتاد از پای بر کمربند او چه زر چه خزف

منہ کے کیا موتی کیا سیپی — مرد بے اسباب گرا پاؤں سے — اوپر کمربند اوس کے کیا سونا کیا ٹھیکری

حکایت یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت شعر

ایک عرب کی سے کہ بیچ ایک جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تھا

یا لیت قبل منیّتی یوماً افوز بمنیتی ۔ نهراً تلاطم رکبتی و اظل املأ قربتی

اے کاش کہ پہلے موت اپنی سے ایک دن پہنچوں مراد اپنی کو ... نہر پانی کی ... اپنا

حکایت همچنان درویشی در قاع بسیط گم شده و قوت و قوتش نمانده و درمی چند

ویسے ہی تھا ایک فقیر بیچ ایک جنگل بڑی کے گم ہوا — کھانا اور قوت اوس کی نہ رہی درم کتنے ایک

داشت بسیار بگردید و ره بجایی نبرد پس بسختی هلاک شد و طایفه برسیدند

رکھتا تھا بہت پھرا راہ کہیں نہ لے گیا پس سختی کی مر گیا اور ایک گروہ نے پہنچا

در بیابان فقیر سوخته را شلغم پخته به که نقره خام

قطعه گر همه زر جعفری دارد مرد بی توشه بر نگیرد گام

ورہم دیکھے اور اسکے آگے منہ کے رکھے اور راہ پر خاک کو لگا ہوا ۔ اگر تمام زر جعفری رکھے مرد بغیر توشہ نہیں اٹھاتا ہے قدم ۔ بیچ جنگل کی فقیر بھوکے کو نہیں شلغم پکا بہتر ہے کہ نقرہ خام سے

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده ام و روی از گردش ایام در هم نکشیده

ہرگز گردش زمانہ سے نہیں شکوہ کیا ہے میں نے اور منہ گردش زمانہ سے درہم نہ کھینچا

مگر وقتیکه پایم برهنه بود و استطاعت پای پوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم

مگر اس وقت کہ پاؤں میرے ننگے تھے اور طاقت جوتہ پہننے کی نہ رکھتا تھا میں بیچ مسجد کوفہ کے آیا میں

دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی کفشی

دلتنگ ایک کو میں نے دیکھا کہ پاؤں نہ رکھتا تھا شکر نعمت حق کا بجا لایا میں اور اوپر جوتہ نہ ہونے کے

صبر کردم **قطعه** مرغ بریان بچشم مردم سیر کمتر از برگ تره بر خوان است

صبر کیا میں نے ۔ مرغ بھونا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے کمتر پتہ ساگ کی سے اوپر خوان کے ہے

وانکه را دستگاه و قدرت نیست شلغم پخته مرغ بریان است

اور جسکو کہ نہیں مقدور اور قدرت نہیں ہے شلغم پکا ہوا مرغ بھونا ہوا ہے

حکایت یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہ نے ساتھ تنی چند خاصوں کے بیچ ایک شکارگاہ کی جاڑے میں عمارت سے دور پڑا

تا شب درآمد خانه دهقانی را دید ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد

تو رات ہوئی گھر ایک زمیندار کا میں نے دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اوس گھر چلتے ہیں تاکہ تکلیف جاڑے کی

نباشد یکی از وزرا گفت لایق قدر بلند پادشاهان نباشد بخانه دهقانی رکیک

نہو تھی ایک نے وزیروں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہیں ہے بیچ گھر ایک زمیندار کنگال کے

التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش کنیم دهقان را خبر شد ماحضری که داشت

التجا لیجانا ہم اسی جگہ خیمہ مارتے ہیں ہم اور آگ لوگ روشن کریں گے تو زمیندار کو نہیں خبر ہوئی جو چیز کہ موجود رکھتا تھا

ترتیب کرد و پیشش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بتقدیر نازل

درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ سلامت اس اندازے سے اوتر یعنی نیچا

نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد

نہ ہوتا ولیکن منظور ہوا کہ مرتبہ گانوں والے کا بلند ہو بادشاہ کی تئیں بات کہنی اوسکا پسند آیا

شبانگه بمنزل او نقل کردند و بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدمش که قدمی چند

شام کے وقت بیچ گھر اوسکی کے کوچ کر گیا صبح کو اوسکو خلعت اور نعمت دیا سنا اوسکو کہ قدم کتنے ایک

در رکاب سلطان بود و میگفت قطعه ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم از

بیچ سواری بادشاہ کی تھا اور کہتا تھا مرتبہ اور دبدبے سے بادشاہ کے نہوا کچھ کم

التفات بمهمانسرای دهقانی + کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید + که سایه بر سرش

مہربانی سے بیچ مہمانسرائے ایک زمیندار کی بلکہ ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا پہونچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اوسکی کے

انداخت چو تو سلطانی حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته

ڈالا تجھ ایسے بادشاہ نے — ایک فقیر خوفناک کی تئیں نقل کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی

بودی یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری ما را مهمی است اگر برخی از آن

تھے ایک نے بادشاہوں سے کہا اوسکو لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئیں ایک کام سخت ہے اگر کسی قدر

دستگیری کنی چون ارتفاع برسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین

اور سال کی مدد کرے تو جو فائدہ پہونچے گا دینا کیا جائیگا اور شکر کہا جائیگا کہا اے صاحب روی زمین کے

لائق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی آلوده کردن

لائق مرتبہ بزرگی بادشاہ کے نہیں ہے ہاتھ ارادے کا بیچ مال مجھ ایسے کنگال کے آلودہ کرنا

که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات للخبیثین

کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں ناپاک چیزیں ناپاکوں کے لائق ہیں

شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست + جهود مرده میشوئی چه باکست +

جو پانی کنوئیں نصرانی کا نہیں پاک ہے + یہودی مرے ہوئے کو دھوتا ہے کیا دہشت ہے +

شعر فانوا عجبین ان کلس لیس بطاهر فقلنا انسد به شقوق المبرز نجا

کہا او نہوں نے تحیر جو نکا نہیں ہے پاک کہا ہمنے بند کر ینگے ساتھ اوسکے شگافون پاخانے کو

شنیدم کہ سر از فرمان ملک باز زد وحجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن بفرمود

سنا میں نے کہ سر پھیرا اوسنے پادشاہ سے پھیرا اور حجّت لانا پکڑا اور بیحیا ئی کرنا فرمایا

تا مضمون خطاب را از وی بزجر و توبیخ مخلص کرد ند **مثنوی** بلطافت چو

تو مضمون خطاب کی تئین اوس سی ساتھ جھڑکی کے چھڑا کرین ساتھ خوبی کے جو

بر نیاید کار + سر بہ بیحرمتی کشد ناچار + ہر کہ بر خویشتن نبخشاید + گر نبخشد

نہ نکلے کام سر ساتھ رسوائی کی کھینچا پڑیگا لاچار جو کوئی اوپر اپنے نہ بخشش کرے اگر نہ بخشش کرے

بر وی کسی شاید **حکایت** بازرگانی را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل

اوپر اوسکی اور کوئی لائق ہے ایک سوداگر کی تئین دیکھا مینے کہ ایک سو پچاس اونٹ بوجہ رکھتا تھا اور چالیس

بندہ و خدمتگار در جزیرہ کیش مرا بحجرہ خویش برد ہمہ شب نیارامید از سخنہای

تابع دار اور خدمت کرنیوالے بیچ ٹاپو کیش کے میری تئین بیچ کوٹہری اپنی کی لیگیا تمام رات نہ آرام کیا باتین

پریشان گفتن کہ فلان انبارم بترکستان ست و فلان بضاعت بہندوستان

پریشان سے کہنے کہ فلانی انبار میرا بیچ ترکستان کی ہے اور فلانی پونجی بیچ ہندوستان کے

واین قبالہ فلان زمین ست و فلان چیز را فلان کس ضمین ست گاہ

اور یہ قبالہ فلانی زمین کا ہے اور فلانی چیز کے تئین فلانا شخص ضامن ہے کبھی

گفتی کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوای خوش ست باز گفتی نہ کہ

کہتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکھتا ہون میں کہ ہوا اوہان کی خوش ہے پھر کہتا نہیں کہ

دریای مغرب مشوش ست سعدیا سفری دیگر در پیش ست اگر آن

دریا مغرب کا تشویش ہے اے سعدی ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ

کردہ شود بقیت عمر بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر ست

کیا جاوی باقی عمر اپنی بیچ گوشہ کی بیٹھون میں اور قناعت کرون میں کہا مینے وہ کون سفر ہے

[illegible]

گفت گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم که قیمتی عظیم دارد و کاسهٔ چینی

کہا گندہک فارس کی چاہتا ہوں لیجانا بیچ چین کے کہ سنا ہے کہ قیمت بڑی رکھتی ہے اور برتن چینی

بروم آرم و دیبای رومی بهند و پولاد هندی بحلب و آبگینهٔ حلبی بیمن و برد

بیچ روم کے لاؤنگا اور کپڑا روم کے بیچ ہند کے اور فولاد ہند کا بیچ شہر حلب کے اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر

یمانی بپارس و ازان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین خولیا

یمن کی بیچ فارس کے اور اسکے پیچھے چھوڑونگا سفر کو اور بیچ ایک دکان کے بیٹھونگا انصاف اس مالیخولیا

چندان فرو گفت که بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو هم

اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اسکو نرہی کہا اے سعدی تو بھی ایک بات

بگوی ازان ها که دیده و شنیده گفتم قطعه آن شنیدستی که در صحرای غور

کہہ اون باتوں سے کہ دیکھا ہی تونے یا سنا ہی تونے کہا میں نے وہ سنا ہے تونے کہ بیچ جنگل غور کے

بارسالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت

اسباب ایک سوداگر کا گر پڑا گدھے سے کہا آنکھ چھوٹی دنیادار کے تئین یا قناعت

پر کند یا خاک گور حکایت مالداری را شنیدم که ببخل اندر چنان معروف

بھرتی ہے یا خاک قبر کی ایک مالدار کے تئیں سنا میں نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا مشہور

بود که حاتم طائی در کرم ظاهر حالش بنعمت دنیا آراسته و خست نفس

تھا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی ذات کی

جبلی همچنان در وی متمکن تا بجائی رسید که نانی از دست بجانی ندادی

ایسی بیچ اوسکے قرار پکڑنی والی تو اس جگہ تک پہنچے کہ ایک روٹی کو ہاتھ سے عوض ایک جان کے نہ دیتا

و گربهٔ ابوهریره را بلقمه ننواختی و سگ اصحاب کهف را استخوانی نینداختی

اور بلی ابو ہریرہ کی تئیں ساتھ ایک لقمے کی سرفراز نکرتا اور کتے اصحاب کہف کی تئیں ایک ہڈی نہ ڈالتا

فی الجمله خانهٔ اورا کس ندیدی در کشاده و سفرهٔ او را سر بسته درویش بجز

حاصل کلام گھر اوسکے کو کسی نے نہ دیکھا دروازہ کھولا اور دسترخوان اوسکی کے تئیں کھولا درویش سوائے

را حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان آمده بود و حلق فراخ از دست تنگ بجان

تئین نقل کرتے ہین کہ زمانہ مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تھا ... حلق فراخ ... ہاتھ سے

رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

ہو اگلا آگی باپ کے لیگیا اور اجازت چاہے کہ ارادہ سفر کرنیکا رکھتا ہون مگر ساتھ قوت بازو کے

دامن کامی فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند بیت فضل و هنر ضائعست تا ننمایند

دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤن کہ بزرگون نے کہا ہے بزرگی اور ہنر ضائع ہے جبتک نہ دکھلاوین

عود بر آتش نهند و مشک بسایند پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای

عود اوپر آگ کے رکھین اور مشک گھسین باپ نے کہا ای لڑکے خیال مشکل سر سے باہر کر اور پیر

قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدن است

صبر کا بیچ دامن سلامتی کے کھینچ کہ عقلمندون نے کہا ہے دولت نہ ساتھ کوشش کرنیکی ہے

چاره کم جوشیدن است شعر کس نتواند گرفت دامن دولت بزور کوشش بیفائده است

علاج کم جوش کرنا ہے کوئی نسکے پکڑ دامن دولت کا ساتھ زور کے کوشش بیفائدہ ہے

وسمه بر ابروی کور فرد اگر بهر سر مویت صد خرد باشد خرد بکار نیاید چو بخت بد

خضاب اوپر بھوون اندھے کے جو بیچ ہر بال تیری کی سو عقل ہووین عقل بیچ کام کے نہ آوی جو نصیبہ

باشد پسر گفت ای پدر فوائد سفر بسیار است از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب

برا ہووے لڑکے نے کہا ای باپ فائدی سفر کی بہت ہین تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدونکا اور دیکھنا عجائبات کا

و شنیدن غرائب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکسب

اور سننا نوادرات کا اور سیر شہرونکی اور ہمنشینی دوستونکی اور حاصل کرنا مرتبہ اور ادب اور زیادتی مال اور کسب کا

و معرفت یاران و تجربت روزگاران چنانکه سالکان طریقت گفته اند رباعی تا بدکان

اور معرفت یارونکی اور آزمائی زمانی کی جیسا کہ چلنے والون راہ طریقت نے کہا ہے جبتک بیچ دکان

و خانه در گروی هرگز ای خام آدمی نشوی برو اندر جهان تفرج کن پیش از آن روز کز جهان

اور گھر کے گرو ہے تو ہرگز ای کچے آدمی نہوے تو جا بیچ جہان کی خوشی کر آگے اس دن کہ جہان سے

بروی + پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین که گفتی بی‌شمار است ولیکن مسلم پنج

جاوے تو باپ نے کہا اے بیٹا فائدے سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بے حد ہیں ولیکن مسلم ہے پانچ واسطے

طایفه راست نخستین بازرگانی را که با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزکان

گروہ کے تئیں ہے پہلے اوس سوداگر کے تئیں کہ باوجود نعمت و مال کے اور غلاموں اور لونڈیوں اور

و شاگردان چابک هر روز بشهری و هر شب بمقامی و هر دم بتفرجگاهی از نعیم دنیا

شاگردوں چالاک کے ہر روز بیچ ایک شہر کی اور ہر رات کو بیچ ایک مقام کی اور ہر دم بیچ ایک تماشے کی جگہ کی نعمتوں

متمتع قطعه منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه

برخورداری پایا گیا دولتمند بیچ پہاڑ اور میدان و جنگل کی مسافر نہیں ہے جہاں کہیں کہ گیا خیمہ ملا اور بارگاہ

ساخت + وان که بر مراد جهان نیست دسترس + در زاد و بوم خویش غریب است

بنائی اور جو شخص کہ اوپر مراد جہان کے نہیں ہے دست قدرت بیچ وطن اپنے کے غریب ہے

و ناشناخت دوم عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایه بلاغت هر جا که رود

اور ناپہچان دوسرے عالم کہ ساتھ گویائی شیرین اور قوت فصاحت کی اور سرمایہ بلاغت کے جہاں کہیں جاوے

بخدمتش اقدام نمایند و اکرام کنند قطعه وجود مردم دانا مثال زر طلاست

بیچ خدمت اوسکی کی پیش آیا کریں اور تعظیم کریں وجود آدمی عقلمند کا مانند سونے کھرے کی ہے

که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند + بزرگ‌زاده نادان بشهروا ماند + که در دیار غریبش

کہ جس جگہ کہ جاوے قدر اور قیمت اوسکی جانیں بڑے آدمی کا لڑکا نادان بیچ شہر کی عاجز ہے کہ بیچ شہر پردیس کے اوسکو

بهیچ نستانند سوم خوبروی که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان گفته‌اند

ساتھ کسی چیز کے نہیں لیتے تیسرے خوبصورت کہ دل صاحبدلوں کا واسطے ملاقات اوسکی کی خواہش کرے کہ بزرگوں نے کہا ہے

اندکی جمال به از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است و کلید درهای

تھوڑا جمال بہتر بہت مال سے ہے اور کہتے ہیں کہ صورت اچھی مرہم دلوں زخمی کا ہے اور کنجی دروازوں

بسته لاجرم صحبت او همه جا غنیمت شناسند قطعه شاهد آنجا که رود عزت و حرمت بینند

بند کی ناچار صحبت اوسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہیں معشوق جس جگہ کہ جاوے عزت و حرمت دیکھے

ور برانند بقهر پدر و مادر خویش + پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم گفتم این

اور جو نکال دین غصے سے ماں باپ اونکا + پر مور کا بیچ ورقون مصحفون کی دیکھا مین نے کہا مین نے یہ

منزلت از قدر تو می‌بینم بیش + گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد + هر کجا پای

مرتبہ اندازے تیرے سے دیکھتا ہون مین زیادہ کہا چپ رہ کہ جو کوئی ایک صورت رکھتا ہے جہان کہین پاؤن

نهد دست ندارندش پیش قطعه چون در پسر موافقی و دلبری بود + اندیشه نیست

رکھے ہاتھ نہین رکھتے اوسکے آگے جو لڑکے مین اتفاق کرنا اور دل لیجانا ہووے اندیشہ نہین ہے

گر پدر از وی بری بود + او گوهرست گو صدف اندر جهان مباش + در یتیم را همه کس

جو باپ اوس سے بیزار ہووے وہ جوہر ہے کہ اندر سیپ کی مت رہو موتی بیمانند کی سب کوئی

مشتری بود + چهارم خوش آوازی که بحنجرهٔ داودی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد

خریدار ہووے چوتھے خوش آواز کہ ساتھ حلق داود علیہ السلام کی کہ پانی چلنے سے اور چڑیان اوڑنے سے باز رکھے

پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند و

پس ساتھ وسیلے اوس بزرگی کی دل مشتاقون کا شکار کرے اور صاحب معنی ہمنشینی اوسکے کے رغبت کرین

بانواع خدمت کنند شعر سمعی الی حسن الاغانی + من ذا الذی

اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرین کان میرا طرف خوبی راگ گانیوالے کے وہ شخص کہ

جس المثانی قطعه چه خوش باشد آواز نرم حزین + بگوش حریفان مست صبوح

بجاتا ہے دو تاری کی تینین کیا خوب ہووے آواز نرم اور دردناک بیچ کان یارون مست

به از روی زیباست آواز خوش + که این حظ نفس است و آن قوت روح + یا کمینه پیشه‌وری

بہتر منہ اچھی سے ہے آواز اچھی کہ یہ خوشی نفس کی ہے اور وہ غذا روح کی یا کمتر پیشہ ور

که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته‌اند

کہ ساتھ کوشش بازو کی روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمہ کے ضائع نہ ہووے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے

قطعه گر بغریبی رود از شهر خویش + سختی و محنت نبرد پینه‌دوز + ور بخرابی فتد از ملک

جو ساتھ غریبی کی جاوے شہر اپنے سے سختی اور محنت نہ اوٹھاوے جوتیکا سینے والا اور جو ساتھ خرابی کی پڑے ملک

خویش+ گرسنه خسپید بالک ملک نیمروز+ چنین صنعتها که بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت

اپنی سے بھوکا سووی بادشاہ نیمروز کا   ایسی تعریفین کہ بیان کی مین نے ای بیٹے بیچ سفر کی سبب جمعیت

خاطرست و داعیهٔ طیب عیش و آنکه ازین جمله بی‌بهره است بخیال باطل در جهان برود

خاطر کا ہی اور باعث خوشی زندگانی کا اور وہ کہ ان سبکے سے بے نصیب ہے ساتھ خیال باطل کہ جہان مین جاوے اور

و دیگرش نام و نشان نشنود قطعه آنکه گردش گیتی بکین او برخاست بغیر مصلحتش

دوسرا کوئی اوسکا نام اور نشان نہ سنے   وہ شخص کہ گردش دنیا کی واسطے دشمنی اوسکی کی اوٹھی بغیر مصلحت اوسکی کی

رهبری کند ایام + کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید+ قضا همی بردش تا بسوی دانه و

راہ دکھلاتا ہی زمانہ   اوس کبوتر کو کہ اور آشیانہ نہ دیکھے گا   قضا لیجاتی ہی اوسکو طرف دانی اور

دام+ بگفت ای قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته‌اند+ رزق اگرچه مقسومست

جال کی ازنسکے ذکر کہا ای باپ قول حکیموں کے تئین کیونکر خلاف کرون مین کہ کہا ہی رزق اگرچہ قسمت کیا گیا ہے

باسباب حصول آن تعلق شرطست و بلا اگرچه مقدرست از ابواب دخول آن حذر کردن

ساتھ اسباب حاصل ہونی اوسکی کی تعلق شرط ہی اور بلا اگرچہ تقدیر کی گئی ہی مقدمون دخل ہوا اوسکی سے پرہیز کرنا

واجب قطعه رزق اگرچه بیگمان برسد شرط عقلست جستن از درها+ ورچه کس بی

واجب ہے   رزق اگرچہ بی شبہ پہنچی   شرط عقل کی ہی ڈھونڈھنا دروازون سے اگرچہ کوئی

اجل نخواهد مرد+ تو مرو در دهان اژدرها+ درین صورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان

موت بغیر مرے گا   تو مت جا بیچ منہ اژدہے کی   بیچ اس صورت کے کہ مین ہون ساتھ ہاتھی دوڑنیوالے کے مارون

پنجه در افگنم پس مصلحت آنست ای پسر که سفر کنم کزین بیش طاقت بینوایی

پنجہ کرون مین پس مصلحت وہ ہی ای باپ سفر کرون مین   کہ اس سی آگی طاقت بی سامانی کی

نمی‌آرم قطعه چون مرد در فتاد ز جای و مقام خویش دیگر چه غم خورد همه آفاق

نہیں لا سکتا ہون مین   جو مرد گرا جگہ اور مقام اپنی سے   دوسرا کیا غم کہا دی   تمام دنیا

جای اوست+ شب هر توانگری بسرایی همی‌روند+ درویش هر کجا که شب آید سرای او

جگہ اوسکی ہی   رات کو تمام دولتمند بیچ ہر ایک سرا کی جاتی ہین   فقیر کہ جہان کہین کہ رات آئی گھر اوسکا

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت

یہ کہا اور باپ کے تئین رخصت کیا اور ہمت چاہی اور روانہ ہوا اور دل سے یوں کہتا تہا

شعر هنرور چو بختش نباشد بکام + بجائی رود کش ندانند نام + تا برسید بکنار

ہنرمند جو نصیب اوسکا نہووے بیچ کام کی جہان کہیں جاوی کوئی اوسکا جانی نام تو پہنچا اوپر کنارے

آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش بفرسنگ میرفت **بیت**

پانی کے کہ پتہر صدمی اوسکے سے اوپر پتہر کے آتا تہا اور شور اوسکا کوسوں تک جاتا تہا

سهمگین آبی که مرغابی در و ایمن نبودی + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش

دہشت ناک وہ دریا کہ مرغابی بیچ اوسکی بیدہڑک نہیں رہتی تہی چہوٹی سی لہر چکی کا پتہر کنارے اوسکی سے

در ربودی + گروهی مردمان را دید هر یک بقراضهٔ در معبر نشسته و رخت سفر بسته

لیجاتی تہی ایک گروہ آدمی کی تئین دیکہا ہر ایک ساتہ ریزہ زر کی بیچ کشتی کے بیٹہے ہوئے اور اسباب سفر کا باندہے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا برگشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند

جوان کی تئین ہاتہ بخشش کا بندہا تہا زبان تعریف کی کہولی جتنا کہ زاری کی دستگیری نہ کی

ملاح بیمروت از و بخنده برگردید و گفت **شعر** بی زر نتوانی که کنی بر کس زور + ور زر

ملاح بیمروت اوس سے ساتہ ہنسی کے پہرا اور کہا بن زر نہیں سکتا ہے کہ کرے اوپر کسی کے زور اور جو زر

داری بزور محتاج نه **شعر** زر نداری نتوان رفت بزور از دریا + زور ده مرده چه

رکہتا ہے تو ساتہ زور کے محتاج نہیں ہے تو زر نہیں رکہتا ہے تو نہ سکیگا جانا ساتہ زور کے دریا سے زور دس مرد کا کیا

باشد زر یک مرده بیار + جوان اول ز طعنه ملاح بهم برآمد خواست کز او انتقامی کشد

ہووے زر ایک مرد کا لاو جوان کی تئین اول طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اوس سے ایک بدلا کہینچے

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ

کشتی گئی تہی آواز دی اور کہا جو ساتہ ایک جامے کے کہ پہنے ہوں میں قناعت کرے تو افسوس

نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید **بیت** بدوزد طمع دیدهٔ هوشمند + در آرد

نہیں ہے ملاح نے طمع کی اور کشتی پہیر پہیرے سیوے حرص دیدہ ہوشمند کی لاوے

طمع مرغ و ماہی بہ بند + چندانکہ ریش و گریبانش بدست جوان بلاح افتاد و بخود در کشید
طمع مرغ اور مچھلے کو بیچ قید کی پہانک کہ داڑہی اور گریبان اوسکا بیچ ہاتھ جوان ملاح کے پڑا طرف اپنے کہینچا

و بیمحابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنین درشتی دید پشت بگردانید
اور بے ملاحظہ ٹہونکا یار اوسکا کشتی سے باہر آیا کہ مدد کرے ایسے سختی دیکہی پیٹہ پہیر کے

جز آن چارہ ندیدند کہ با او بمصالحت گرایند و باجرت کشتی مسامحت نمایند بیت
سوا اسکی علاج نہ دیکہا کہ ساتہ اوسکے ساتہ صلح کے ہنگی خواہش کریں اور مزدوری کشتی کی نہ لیں اور جوانمردی کریں

چو پرخاش بینی تحمل بیار + کہ سہلی ببندد در کارزار + بشیرین زبانی و لطف و خوشی
جو لڑائی دیکہی تو برداشت لاو کہ سہل باندہے دروازہ لڑائی کا ساتہ شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی کے

توانی کہ پیلی بموئی کشی + لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز + نبرد قز نرم را تیغ تیز
سکے تو کہ ایک ہاتہی کو ساتہ ایک بال کہینچے تو نرمی کر اوس جگہ کہ دیکہی تو لڑائی نہ کاٹی چلتہ نرم تلوار تیز

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند
واسطے عذر اگلی کی بیچ قدم اوسکے کی گری اور بوسی کتنی ساتہ دشمنی کی اوپر سر اور آنکہ اوسکی کی دئے پس بیچ کشتی کے

و روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارات یونان کہ در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللی
اور روانہ ہوئے یہانتک پہنچی برابر ایک ستون کے عمارت یونان سے کہ بیچ پانی کے نصب تہا ملاح نے کہا کشتی کی بیچ ایک خلل ہے

ہست یکی از شما کہ زورآورتر است باید کہ بدین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم
ہی ایک تم میں سے کہ زور آور زیادہ ہووے چاہیے کہ اوپر اس ستون کے جاوے اور رسی کشتی کی پکڑے تو درستی کشتی کی کریں ہم

جوان بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ نیندیشید و قول حکما کہ گفتہ اند ہر کرا
جوان نے ساتہ غرور دلاوری کی کہ بیچ سر کے رکہتا تہا دشمن آزردہ ہوئے سے اندیشہ کیا اور قول حکیموں کا کہ کہا ہے جس کسی کو تکلیف

رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش
رنج بیچ دل کی پہنچایا تو اگر پیچہے اوسکی سو خوشی پہنچاوے تو بدلی اوس ایک رنج کے سے بے ڈر مت ہو

کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند بیت چہ خوش گفت بکتاش با خیلتاش
کہ گانسی تیر کی گہاؤ سے باہر آوے اور آزار بیچ دل کی رہے کیا خوب کہا بکتاش نے ساتہ صاحب سپاہ کے

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه چون افتادی پسر از آنچه بر سر او رفته
حال اوسکا پریشان پوچھا کہاں کا رہنے والا ہی تو اور بیچ اس جگہ کے کیونکر پڑا تو ایک بیٹا سا جو کچھ اوسپر گذرا
بود اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت فرمود و معتمدی را
تھا پھر کہنا شروع کیا بادشاہزادی کی تئیں اوپر حال تباہ اوسکی کی مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک صاحب اعتماد
با وی بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت
ساتھ اوسکی بھیجا تو بیچ شہر اپنی کی پھر آیا باپ نے ساتھ دیکھنے اوسکے خوشی کی اور اوپر سلامت
حالش شکر گفت شبانگاه از آنچه بر سر او رفته بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای
حال اوسکی کے شکر کیا رات کو وقت جو کچھ اوپر سر اوسکی کے گیا تھا حالت کشتی اور ظلم ملاح اور سختی دلی
روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر میگفت پدر گفت ای پسر
دہقانیوں کی بیچ اوپر سر کنوئیں کی اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کے ساتھ باپ کے کہتا تھا باپ نے کہا ای
نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجه شیری شکسته
نہ کہا تھا میں نے وقت جانے کے کہ مفلسوں کا تئیں ہاتھ دلیری کا بندھا ہے اور پنجہ شیری کا ٹوٹا
چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور + جوی زر بهتر از هشتاد من زور +
کیا خوب کہا اوس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ہے ہشتاد من زور سے
پسر گفت ای پدر هر آینه تا رنج نبری گنج برنداری تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی
بیٹے نے کہا تحقیق یہ ہے کہ جب تک رنج نہ اوٹھاوے تو گنج نہ اوٹھاوے تو اور جب تک جان بیچ خطر کے نہ رکھی تو اوپر دشمن کے فتح
و تا دانه پریشان نکنی خرمن برنگیری نبینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت
اور جب تک دانہ پریشان نہ کرے تو خرمن نہ اوٹھاوے تو نہ دیکھا تو نے کہ ساتھ تھوڑی تکلیف کے کہ لیگیا میں کیا حاصل کیا آرام
کردم و به نیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم بیت گرچه بیرون ز رزق نتوان خورد
کیا میں نے اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کھایا میں نے کیا کچھ شہد لایا میں گرچہ باہر رزق سے نہ کھاتا
در طلب کاهلی نشاید کرد + غواص اگر اندیشه کند کام نهنگ + هرگز نکند در
بیچ طلب کے سستی نہ چاہیے کرنا غوطہ لگانے والا جو اندیشہ کرے تالو نہنگ کا ہرگز نہ لیوے موتی

نخستین بجای بماند **قطعه** گه بود کز حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیری

پہلے اوپر جگہ کے رہے ہے — کبھی ہو کہ حکیم روشن عقل سے — نہیں آتی ہی درست ایک تدبیر

گاه باشد که کودک نادان + بغلط بر هدف زند تیری **حکایت** درویشی را شنیدم

کبھی ہوتا ہے کہ ایک لڑکا بیشعور — غلطی سے اوپر نشانی کے مارے ایک تیر — ایک فقیر کی میں نے سنا ہے

که بغاری در نشسته بود و در بروی از جهان بسته و ملوک و اغنیا را در چشم همت او

کہ بیچ ایک غار کی بیٹھا رہتا اور دروازہ اوپر منہ کی جہان سے بند کیا اور بادشاہوں و تونگروں کی بیچ آنکھ ہمت کی

شوکت و هیبت نمانده **قطعه** هر که بر خود در سوال گشاد + تا بمیرد نیازمند بود

دبدبہ اور ہیبت نہ رہے — جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا — تا مرگ محتاج ہوگا

آز بگذار و پادشاهی کن + گردن بی طمع بلند بود + یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد

حرص کو چھوڑ اور بادشاہی کر — گردن طمع سے بلند ہووے — ایک نے بادشاہوں و سطرف کے اشارہ کیا

که توقع بکرم اخلاق مردان چنین است که با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ

کہ امید ساتھ کرم اور اخلاق مردوں کی ایسی ہی کہ ایک نہ ساتھ ہماری روٹی اور نمک سے کہ موافقت کرنا شیخ

رضا داد بحکم آنکه اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدمش رفت عابد بر جست

راضی ہوا بحکم اس بات کی قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر کی دوسرے روز بادشاہ واسطے عذر قدم اس کی کے گیا عابد کود ا

و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غایب شد یکی از جماعت پرسید

اور بادشاہ کو گود میں لیا — اور مہربانی کی اور تعریف کی — جو غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا

شیخ را که چندین ملاطفت امروز که با پادشه کردی خلاف عادت بود و دیگر ندیدیم گفت

شیخ کو کہ اتنی مہربانی آج کے دن کہ ساتھ بادشاہ کے کی تو نے خلاف عادت تھی اور دوسری نہ دیکھا ہم نے کہا

نشنیدی که یکی از صاحبدلان گفته است **فرد** هر که را بر سماط بنشستی

سنا تو نے اس وقت — ایک نے صاحبدلوں کا کہا ہے — جس کسی کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھو

واجب آید بخدمتش برخاست **مثنوی** گوش تواند که همه عمر وی + نشنود آواز دف و چنگ و نی

واجب ہے بیچ خدمت اس کی کے اٹھنا — کان سکتی ہیں کہ تمام عمر نہیں — آواز دف و چنگ کی

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی + آنست جوابش که جوابش ندهی **حکایت**

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کی اوس سے نجھوٹی تو وہی جواب اوسکا کہ جواب اوسکو نہ دے تو

جالینوس ابلہی را دید دست در گریبان دانشمندی زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر

جالینوس حکیم نے ایک احمق کو دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانا کے ڈالے ہوا و بے عزتی کرتا تھا کہا اگر

این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار

یہ دانا ہوتا نوبت اوسکی ساتھ احمقوں کی یہانتک نہ پہونچتی دو داناؤں کے بیچ جھگڑا اور لڑائی

نہ دانائی ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمندش بنرمی دل بجوید

نہ کوئی دانا لڑے ساتھ ہلکے کے جو نادان وحشت سے سخت کہے دانا اوسکی ملائمت سے دلداری کرے

دو صاحبدل نگہدارند موئی + ہمیدون سرکشی و آزرم جوئی + وگر بر ہر دو جانب جاہلانند

دو صاحبدل نگاہ رکھیں تھوڑا اسطرح ایک سرکشی اور لڑائی ڈھونڈھنے والا اور جو دونو طرف جاہل ہیں

اگر زنجیر باشد بگسلانند + یکی را زشتخوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیکفرجام

جو زنجیر ہووی توڑ دیں ایک کو کسی بدخو نے گالی دی برداشت کی اور کہا ای نیک انجام

بتر زانم کہ خواہی گفت آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی **حکایت** سحبان

بدتر اوس سے ہوں کہ کہی تو کہ وہ ہی تو کہ جانتا ہوں میں عیب اپنا جیسا میں جانتا ہوں نہیں جانتا ہے تو

وائل را در فصاحت بی نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالی بر سر جمع سخن گفتی لفظی مکرر نکردی و اگر

وائل کو بیچ فصاحت کے بے نظیر کہا ہے موافق اس بات کے کہ ایکسال برابر جماعت کی بات کہتا

ہمان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جملہ آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست

اوسی لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت دوسری کے کہتا اور سب آداب ہمنشینے بادشاہوں سے ایک یہ ہے

سخن گرچہ دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس

بات اگرچہ دلپسند اور میٹھی ہووے لائق سچ ماننی اور تعریف کی ہووے جو ایکبار کہا تو نے مت کہہ پیچھے

کہ حلوا چو یکبار خوردند بس **حکایت** یکی را از حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسی بجہل

کہ حلوا جو ایکدفعہ کھایا اور بس ایک کو حکیموں سے سنا میں نے کہ کہتا تھا ہرگز کسی نے جہل اپنے

خواست تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت

چاہا تو ایک پتھر اوٹھاوی اور کتون کے تئین دور کری بیچ زمین کی برف زبند کیا تھا عاجز ہوا کہا

اینچه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید

یہ کیا حرامزادی لوگ ہین کتونکی تئین کھولا ہی اور پتھرون کو باندھا امیر چورونکے نے بالاخانہ سے دیکھا

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود میخواهم اگر انعام

سنا اور ہنسا اور کہا ای شاعر مجھ سے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہون نہین جو بخشش

فرمائی ع رضینا من نوالک بالرحیل بیت امیدوار بود آدمی بخیر

فرماے تو راضی ہوئی ہم عوض بخشش تیری کی ساتھ کوچکی امیدوار ہوے آدمی ساتھ نیکی

کسان + مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان + سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامه

آدمیون کی میری تئین ساتھ نیکی تیری کی امید نہین ہی بدی مت پہنچا سردار چورونکی تئین اوپر اوسکے رحمت آئی جامہ

باز فرمود و قبای پوستینی بران مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانه در آمد مردی

پہیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اوسکی زیادہ کی اور درم کتنی ایک ایک نجومی بیچ گہر کی آیا ایک مرد

بیگانه دید با زن او بهم نشسته دشنام داد و سخت گفت و بهم افتادند و فتنه و آشوب

بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اوسکی کی بیٹھا گالی دی اور سخت کہا اپس مین پڑے اور فساد اور شور

برخاست صاحبدلی برین واقف بود گفت شعر تو بر اوج فلک چه دانی چیست

اوٹھا ایک صاحبدل اوپر اوسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کی کیا جانے تو کیا ہے

که ندانی که در سرای تو کیست حکایت خطیبی کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتی

کہ نہین جانتا ہی تو کہ بیچ گہر تیرے کی کون ہے ایک خطیب بری آواز کا اپنی تئین خوش آواز جانتا تھا

و فریاد بیهوده برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پردهٔ الحان اوست یا آیه

اور غل بیہودہ اوٹھاتا کہے تو آواز کوے جنگل کے بیچ پردی الحان اوسکے کے ہے یا آیت

ان انکر الاصوات در شان او ست شعر اذا نهق الخطیب ابو الفوارس

بد ترین آوازون میں آواز گدہی کی بیچ شان اوسکی کی ہو جسوقت کہ آواز کرتا ہے خطیب یعنی ابو الفوارس

که صوت یهد اصطخر فارس · مردم قریه بعلت جاهی که داشت بلیتش میکشیدند

واسطے اوسکی آواز ہو کہ اوکہرتا قلعہ فارس کا · آدمی گاؤن کی بسبب حشمت کے جو رکہتا تہا وجہ اوسکا کہینچتے تہے

و اذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت

اور اذیت اسکی کی نہین مصلحت سمجہتے تہے تو ایک خطبہ پڑہنیوالون میں سے اوس اقلیم کی جو کہ ساتہ اوسکی ایک دشمنی چہپی رکہتا تہا

باری بپرسش آمده بودش گفت ترا خوابی دیده‌ام خیر باد گفت چه دیدی گفت

ایکبار واسطے پوچہنے کی آیا تہا اوسکو کہا تیری تئین ایک خواب دیکہا ہی یعنی نیک ہو جبو کہا کیا دیکہا ہے تونے کہا

چنان دیدمی که ترا آواز خوش بودی و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین

ایسا دیکہا میں نے کہ تیری تئین آواز اچہی ہوئی اور لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کے خطبہ پڑہنیوالے نے بیچ اوسکے

لختی بیندیشید و گفت این مبارک خوابست که دیدی که مرا بر عیب خود واقف گردانیدی

تہوڑی دیر اندیشہ کیا اور کہا کہ یہ مبارک خواب ہے کہ دیکہا تونے کہ میری تئین اوپر عیب اپنے کی واقف کیا تونے

معلوم شد که آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج اند توبه کردم

معلوم ہوا کہ آواز بری رکہتا ہون میں اور خلق بلند پڑہنے میرے سے بیچ رنج کے ہین اقرار کیا مین نے کہ

کزین پس خطبه نگویم مگر بآهستگی **قطعه** از صحبت دوستی برنجم کاخلاق بدم حسن نماید

اس سے پیچہے خطبہ نہ پڑہون مین مگر ساتہ آہستگی کے · صحبت ایسی دوست کی سے بیچ رنج کے ہون میں کہ اخلاق برے میرے کو اچہا دکہلاوے

عیبم هنر و کمال بیند خارم گل و یاسمن نماید کو دشمن شوخ چشم بیباک تا عیب مرا

عیب میرا ہنر اور کمال دیکہے کانٹا میرا گل اور چنبیلی دکہلاوے کہاں ہے دشمن شوخ چشم بیحیا تو عیب میرا

بمن نماید **فرد** هر آنکس که عیبش نگویند پیش هنر داند از جاهلی عیب خویش

ساتہ میری دکہلاوے · جو شخص کہ عیب اوسکا نہ کہین آگی · ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد سنجار بتطوع بانگ نماز گفتی بادائیکه مستمعان را ازو نفرت بودی

ایک شخص بیچ مسجد کے ساتہ رغبت کی بانگ نماز کہتا تہا ساتہ اوس ادا کی کہ سننے والون کی تئین اوس سے

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت ای

اور صاحب مسجد کا ایک میر تہا عادل اور نیک خصلت نہین چاہتا تہا اسکو کہ دل آزردہ ہووے کہا اے

جوانمرد درین مسجد راه موذن باشد قدیم که هر یکی از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام

جوان مرد خاص کر اس مسجد کی ہمیں موذن ہیں قدیم کہ ہر ایک کی تئیں انہوں سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکھا ہے میں تجھے

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری

اوسکے تئیں دس دینار دیتا ہوں تاکہ تو جگہ دوسری جاوے تو اوس بات پر اتفاق ہوا پیچھے ایک مدت کے بیچ ایک راہ کے

پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که بده دینار از آن بقعه ام بدر کردی

آگے امیر کے پھر آیا اور کہا ای صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کے اوس جگہ سے مجھکو باہر کیا تو نے

که آنجا که رفته ام بیست دینارم همی دهند که جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از خنده بیهوش

کہ اس جگہ سے کہ گیا ہوں میں بیس دینار دیتے ہیں کہ جگہ دوسری جاوے میں قبول نہیں کرتا ہوں امیر بسبب ہنسنے کے بیہوش

گشت و چیزی دیگر بفرمود و گفت زنهار تا نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند

ہوا اور ایک چیز اور فرمائی اور کہا ہرگز نہ لیوے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے راضی ہوویں

به تیشه کس نخراشد ز روی خارا گل ✚ چنان که بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت

ساتھ تیشے کی کوئی نہ چھیلے پتھر سے مٹی جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل

ناخوش آوازی به بانگ بلند قرآن همی خواند صاحبدلی بر وی بگذشت گفت ترا مشاهره چند است

ایک ناخوش آواز ساتھ آواز بلند کی قرآن پڑھتا تھا ایک صاحب دل ایک دن اوپر اوسکے گذرا اور کہا تجھے مہینا کتنا ہے

گفت هیچ گفت پس این زحمت خود چرا همی دهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

کہا کچھ نہیں کہا پس کیوں اپنی تئیں تکلیف دیتا ہے تو کہا واسطے خدا کے پڑھتا ہوں میں کہا واسطے خدا کے

دیگر مخوان بیت گر تو قرآن برین نمط خوانی ✚ ببری رونق مسلمانی باب

پھر مت پڑھ بیت اگر تو قرآن ساتھ اس طرح کی پڑھیگا تو لیجاویگا تو رونق مسلمانی کی باب

پنجم در عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین

پانچواں بیچ عشق و جوانی کے حسن میمندی کی تئیں کہا کہ سلطان محمود کتنے ایک

بنده صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچ یک از ایشان

غلام صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کی ہیں کس طرح پڑا ہے کہ ساتھ کسی کے اونمیں سے ایک کے

پیش خدمت چه قدر بسن باشد آورده اند که مر آن پادشاهزاده را که مملوح نظر او بود خبر کردند

آگے آنکھ تیری کی قدر بہتری ہو وے لائے ہیں کہ خاص کر اوس بادشاہزادہ کے تئیں کہ جاذب نظر اوسکی کی تہا خبر کی

جوانی بر این میدان او مست میباید خوش طبع و شیرین زبان سخنهای لطیف میگوید و نکتہای

ایک جوان وہ پر اس میدان کی ہمیشہ گزرتا ہے خوش طبع اور شیرین زبان باتیں لطیف کہتا ہے اور نکتے

بدیع از و میشنویند چنین معلوم میشود که دل آشفته است و شوری در سر دارد یعنی عاشق است کہ دل او

نادر اوس سے سنتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل عاشق ہے اور ایک شور بیچ سر کے رکھتا ہے لگی فی جانیکے دل عاشق

او ست این گفته و دانا آنچنه او را همی بجا آورد چون دید که نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت

اوسکا یہی دریہ گریلا اوٹہائی اوسکی گہوڑا طرف اوسکے چلا یا جو دیکھا کہ نزدیک اوسکی قصد آنیکا رکہتا ہے رویا اور کہا

بیت آنکس که مرا بکشت باز آمد پیش + مانا که دلش بسوخت بر کشته خویش + چندانکه ملاطفت کرد

اوس شخص نے کہ میرے تئیں مارا پہیر آیا آگے شاید کہ دل اوسکا جلا اوپر کشتی اپنی کی جتنا کہ مہربانی کر کے

و پرسید چونی و از کجائی و چه صنعت داری در قعر بحر مودت چنان غریق مانده که مجال نفس نداشت

اور پوچھا کہ کیونکہ ہے اور کہاں سے ہے تو اور کیا پیشہ رکھتا ہے بیچ گہرائی دریائے دوستی کی ایسا ڈوبا ہوا تہا کہ مجال دم کی

بیت اگر خود هفت سبع از بر بخوانی + چو آشفتی الف بی تی ندانی + گفتا سخنی با من چرا

جو تحقیق سات حصے قرآن کی حفظ پڑہی تو جو عاشق ہوا تو الف بی تی بہول جائیگا تو کہا ایک بات ساتہ میرے کیوں نہیں

نگوئی که هم از حلقه درویشانم بلکه حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان

کہتا ہے کہ میں بھی گروہ فقیروں سے ہوں نہیں بلکہ فرمانبردار اونکا ہوں میں اوس وقت ساتہ طاقت انس کی اوس محبوب کے درمیان

تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت شعر عجبست با وجودت که وجود من بماند + تو بگفتن اندر آئی

طمانچوں لہروں دوستی سے سر اوٹہایا اور کہا تعجب ہے ساتہ ہونی تیری کے کہ ہستی میری کے رہے تو بیچ کہنے کے آوے اور

و مرا سخن بماند + این بگفت و نعره زد و جان بحق تسلیم کرد بیت عجب از کشته نباشد بدر خیمه دوست

اور میرے تئیں سخن رہے یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق کو سونپ کیا عجب اوس کشتی سے نہیں ہو وے اوپر در خیمہ دوست

عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم حکایت یکی را از متعلمان کمال بهجتی بود و طیب

تعجب اوس زندہ سے ہے کہ جو جان باہر لایا سلامت ایک کی تئیں شاگردوں سے کمال حسن کہتا تہا اور خوبی

و معلم از آنجا که حس بشریت است با حسن بشره او معاملتی داشت و زجر و توبیخی که بر کودکان کردی

اور معلم بحکم اسباب کی کہ حواس بشری ہیں ساتھ بشرہ اوسکے ایک معاملہ رکھتا تھا جھڑکنا اور غصہ کرنا کہ اوپر لڑکون دوسرے

در حق وی روا نداشتی و وقتی که بخلوتش دریافتمی گفتمی قطعه نه آنچنان بتو مشغولم ای بهشتی

کرتا بیچ حق اوسکی کے روا نرکھتا تھا جس وقت کہ بیچ خلوت کے پاتا کہتا نہ ایسا ساتھ تیرے مشغول ہوں ای بہشتی

روی + که یاد خویشتنم در ضمیر می آید + ز دیدنت نتوانم که دیده بربندم + و گر مقابله بینم که تیر می آید

منہ کہ یاد اپنی مجکو بیچ دل کی آتی ہی دیکھنے تیرے سے نہیں سکتا کہ آنکھ بند کروں اور اگر آگی دیکھوں کہ تیر آتا ہے

باری پسرش گفت چندانکه در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم همچنین تامل

ایکبار لڑکے نے کہا اوسکو جیسا کہ بیچ آداب سبق میرے کی توجہ فرماتا ہی تو بیچ آداب ذات میری کے ویسا تامل فرمائیے

تا اگر در اخلاق من ناپسندی بینی که مرا آن پسند همی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا به تبدیل

تو جو بیچ اخلاق میرے کے کوئی بات ناپسند دیکھی کہ مجکو وہ پسندیدہ دکھلائی دیتی ہے اوپر اوسکی مجکو خبر دیجیے تو ساتھ بدلنے

آن سعی کنم گفتم ای پسر این سخن از دیگری پرس که آن نظر که مرا با تست جز هنر نمی بینم قطعه

اوسکے کی سعی کروں میں کہا ای لڑکے یہ بات دوسرے سے پوچھ کہ وہ نظر کہ میری تیرے ساتھ ہے سوا ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں

چشم بد اندیش که برکنده باد + عیب نماید هنرش در نظر + ور هنری داری و هفتاد عیب + دوست

آنکھ دشمن کی کہ نکالی گئی ہو جیو عیب دکھلائی دیتا ہے ہنر اوسکا بیچ نظر کے جو ایک ہنر رکھتا ہو تو اور ستر عیب دوست

نبیند بجز آن یک هنر حکایت شبی یاد دارم که یاری عزیز از در درآمد چنان بیخود از جا

نہ دیکھے سوائے اوس ایک ہنر کے ایک رات کو یاد رکھتا ہوں کہ یار عزیز میرا دروازے سے آیا ایسا بے اختیار جگہ سے

برجستم که چراغم بآستین کشته شد شعر سری طیف من یجلو بطلعته الدجی شگفت آمد

اوٹھا ہوں کہ چراغ میرا آستین سے بجھ گیا رات کو خیال اوس شخص کا آیا کہ روشن کرتا ہے ساتھ چہرے اپنی کے رات اندھیری کو تعجب

از بختم که این دولت از کجا بنشست و عتاب آغاز کرد که در حال که مرا بدیدی چراغ بکشتی

نصیب سے مجکو کہ یہ دولت کہاں سے بیٹھا اور غصہ شروع کیا کہ جس وقت مجکو دیکھا تو نے چراغ بجھایا تو نے

بچه معنی گفتم بدو معنی یکی آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد و دیگر آنکه این بیتم بخاطر گذشت

کس سبب سے کہا میں نے ساتھ دو معنی کے ایک وہ کہ گمان لیگیا میں کہ آفتاب نکلا اور دوسرے وہ کہ یہ بیت مجکو بیچ خاطر کے گذرا

پس اینقدر زندان که بود هم طویلهٔ رندان تا چه گنه کرده ام که روزگارم بعقوبت
پس اتنی قید کہ ہووے پاس بیٹھا شراب پینے والوں کی ایسا کیا گناہ کیا میں نے کہ زمانہ نے سزا دینے کو

آن در سلک صحبت چنین ابلهی خود رائی ناجنس خیره درائی چنین بند مبتلا گردانیده است
اوسکی بیچ لڑی صحبت ایسے احمق اولٹی عقل خیر خراب صورت کی بیچ ایسی قید کی حیران کیا ہے

قطعه کس نیاید بپای دیواری که بران صورتت نگار کنند گر ترا در بهشت باشد جای
کوئی نہ آوے نیچے اوس دیوار کے کہ اوپر اوسکے تصویر تیری لکھیں جو تیرے تئیں بیچ بہشت کے ہووے جگہ

دیگران دوزخ اختیار کنند این ضرب المثل بدان آورده ام تا بدانی که صد چندانکه دانا را
اور لوگ دوزخ اختیار کریں یہ مثال اس واسطے لایا ہوں میں تو جانے تو کہ سو چند کہ عقلمند کے تئیں

از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشتست قطعه زاهدی در میان رندان بود
بی عقل سے نفرت ہے بے عقل کے تئیں عقلمند سے وحشت ہے ایک پرہیزگار درمیان شراب پینے والوں کے تھا

زان میان گفت شاهدی بلخی گر ملولی ز ما ترش منشین که تو هم در میان ما تلخی رباعی
اوس درمیان سے کہا ایک معشوق بلخ کی رہنے والی نے تو رنجیدہ ہے تو ہم سے ترش مت بیٹھ کہ تو بھی درمیان ہمارے کڑوا ہے تو

جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته تو هیزم خشک در میانشان رسته چون باد مخالف و چو سرما
ایک گروہ مانند پھول اور لالہ کی ملا ہوا تو لکڑی سوکھی ہوئی اونکے بیچ اوگا مانند ہوا مخالف اور مانند جاڑے کے

ناخوش چون برف نشسته و چو یخ بربسته حکایت رفیقی داشتم که سالها
ناخوش مانند برف کے بیٹھا ہوا اور مانند یخ کے بندھا ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ برسوں

باهم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفعی اندک آزار
باہم سفر کیا تھا ہمنے اور نمک کھایا ہوا اور بیحد حق صحبت کی ثابت ہوئی آخر بسبب نفع تھوڑے کے آزار

خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و باینهمه از هردو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم
خاطر میری کا روا رکھا اور دوستی گذرنے والی ہوئے اور ساتھ ان سب کے دونوں طرف سے دلبستگی تھی موافق اس بات کے کہ سنا میں نے

که روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی میگفتند نگار من چو درآید بخندهٔ نمکین
کہ ایک دن دو بیت کلام میرے سے بیچ ایک جماعت کے کہتی تھی معشوق میرا جو آوے بیچ ہنسنی نمکین کے

و دشمنت نباید دید **حکایت** یاد دارم که در ایام جوانی گذر داشتم در کوئی و نظر

دشمن اپنے کو نہ چاہیے دیکھنا یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ دنوں جوانی کے جاتا تھا میں بیچ ایک محلے کے اور نظر

بر روئی در تموزی که حرورش دهان بخوشانیدی و سمومش مغز استخوان بجوشانیدی از ضعف

اوپر ایک معشوق کے بیچ مہینے گرمی کے کہ ہوا گرم اوسکی منہ خشک کرتی تھی اور ہوا گرم اوسکی گودا بیچ ہڈیوں کی جوش کرتی تھی ناتوانی

بشریت تاب آفتاب هجیر نیاوردم و التجا بسایهٔ دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من بآبی فرو نشاند

آدمیت کیسبی طاقت دھوپ دوپہر کے نہ لایا میں اور التجا بیچ سایہ ایک دیوار کے کی منتظر تھا کہ کوئی حرارت گرمی کی مجھسے ساتھ ٹھنڈے پانی کے بجھاوے

که همی ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی جمالی که زبان فصاحت از صباحت او عاجز آید

کہ یکایک تاریکی دہلیز گھر سے روشنائی چمکی یعنے وہ جمال کہ زبان فصاحت کی بیان خوبصورتی اوسکی سے عاجز آوے

چنانکه در شب تاری صبح برآید یا آب حیات از ظلمت بدر آید قدحی برفاب بر دست گرفته

جیسا کہ بیچ رات اندھیاری کی صبح نکل آوے یا آب حیات ظلمت سے باہر آوے ایک پیالہ آب برف کا بیچ ہاتھ کے لیے ہوئے

و شکر در آن ریخته و بعرق برآمیخته ندانم که بگلابش مطیب کرده بود یا قطره چند

اور شکر بیچ اوسکی ڈالے ہوئے اور گلاب کا عرق ملایا ہوا نہیں جانتا ہوں میں کہ ساتھ گلاب کے اوسکو خوشبودار کیا تھا یا قطرے کتنے

از گل رویش در آن چکیده فی الجمله شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر

گلاب کے ایسے منہ اوسکے سے ٹپکے تھے بیچ اسکے حاصل کلام شربت ہاتھ نگارین اوسکے سے لیا میں نے اور پیا میں نے اور عمر

از سر گرفتم **شعر** ظَمَأٌ بِقَلْبِی لَا یَکَادُ یُسِیغُهٗ رَشْفُ الزُّلَالِ

دوبارہ کو پایا میں نے ایک پیاس ہی بیچ دل میرے کی نزدیک نہیں ہے کہ سیر کرے اوسکی پینے ٹھنڈے پانی کا

وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا **قطعه** خرم آن فرخنده طالع را که چشم بر چنین روئی

اور اگرچہ پیوں میں دریاؤں کو میں خوشی واسطے مبارک نصیبی کی ہے کہ آنکھ اوپر ایسے منہ کے

فتد هر بامداد مست می بیدار گردد نیم شب مست ساقی روز محشر بامداد

پڑے ہر صبح کو مست شراب کا جاگنے والا ہووے آدھی رات کو مست ساقی کا روز قیامت کے صبح کو

حکایت سالی محمد خوارزمشاه رحمة الله علیه با ختا برای مصلحتی صلح اختیار کرد

ایک سال محمد خوارزمشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اوپر اوسکی ساتھ ملک خطا کی واسطے ایک مصلحت کے صلح اختیار کی

سعدیست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین مدت چرا نگفتی تا
سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کھایا کہ اتنی مدت تک کس واسطے نہ کہا تو نے تاکہ
شکر قدوم بزرگان را بخدمت میان بستمی گفتم ع با وجودت ز من آواز نیاید
شکر آنی بزرگوں کے بیچ خدمت کے کمر باندھتا میں کہا میں نے ساتھ وجود تیرے کے مجھ سے آواز نہ آئی
که منم گفتا چه شود اگر چندی درین خطه روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم
کہ میں ہوں کہا کیا ہووے گا جو بیچ اس شہر کے تھوڑی روز آرام لے تو تو خدمت سے فائدہ مند ہوویں
گفتم نتوانم بحکم این حکایت منظوم بزرگی دیدم اندر کوهساری قناعت
کہا میں نے سکتا ہوں نہیں موافق اس بات کے ایک بزرگ کو دیکھا میں نے بیچ ایک پہاڑ کے صبر
کرده از دنیا بغاری چرا گفتم بشهر اندر نیائی که باری بندی از دل برگشائی
کیا ہوئی دنیا سے بیچ ایک غار کے کیوں واسطے کہا میں نے بیچ شہر کے نہ آوے تو کہ ایک بار بند دل سے کھولے تو
بگفت آنجا پری رویان نغزند چو گل بسیار شد پیلان بلغزند این بگفتم و بوسه
کہا اوس جگہ پری رو بہت اچھے ہیں جب کیچڑ بہت ہوئی ہاتھی پھسلیں یہ کہا میں نے اور بوسہ
بر روی یکدگر دادیم و وداع کردیم مثنوی بوسه دادن بروی دوست چه سود
اوپر منہ آپس کے دیے ہم نے اور رخصت کیا ہم نے بوسہ دینا اوپر منہ دوست کے کیا فائدہ
هم دران لحظه کردنش بدرود سیب گفتی وداع یاران کرد روی ازین نیمه سرخ و زان نیمه زرد
اور اسی وقت کرنا اوسکو رخصت سیب کو کہے تو رخصت یاروں کی منہ اس سبب آدھا سرخ اور آدھا زرد
شعر اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّةِ مُنْصِفًا
اگر نہ مروں میں دن رخصت کے ازروئے افسوس کے مت شمار کرو مجھ کو بیچ دوستی کے انصاف کرنیوالا
حکایت خرقه پوشی در کاروان حجاز همراه ما بود یکی از امرای عرب مر او را
ایک گدڑی پہننے والا بیچ قافلہ حجاز کے ہمراہ ہمارے تھا ایک نے امیروں عرب سے خاص کر اوسکو بخشش
صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاجه ناگاه بر کاروان زدند و پاک ببردند
سو دینار روپیہ تو قربانی کرے چوروں خفاجہ نے لیا ایک بار قافلہ کے اوپر ڈاکہ مارا اور اسباب لے گئے

بازرگانان گریہ وزاری کردن گرفتند وفریاد بیفایدہ خواندن **شعر**

سوداگروں نے رونا اور رونا پکڑا اور فریاد بیفایدہ پڑھنا پکڑا

گر تضرع کنی وگر فریاد + دزد زر باز پس نخواہد داد + مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش

اگر زاری کریگا تو اور اگر فریاد چور زر پھیر نہ دیگا مگر وہ فقیر نیک کہ اوپر قرار اپنے کے

ماندہ بود وتغیری در وی نیامدہ گفتم مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی ببردند ولیکن

رہا تہا ایک تبدیلی بیچ اوسکی نہ آئی کہا مینے مگر وہ خرچ معلوم تیرا چور نہ لیگئی کہا ہان لیگئے ولیکن

مرا بآن الفتی چنان نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد **بیت** نباید بستن

میرے تئین ساتھ اوسکی الفت ایسی نتہی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دلی ہووے نچاہیے باندہنا

اندر چیز وکس دل + کہ دل برداشتن کاریست مشکل + گفتم موافق حال منست اینچہ

بیچ کسی چیز اور شخص کے دل کہ دل اوٹہانا ایک کام ہے مشکل کہا مینے موافق حال میرے کے ہے یہ کہ

گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود وصدق مودت تا بجائی کہ

کہا تو نے کہ میرے تئین بیچ زمانی جوانی کے ساتھ ایک جوان کی اتفاق دوستی کا تہا اور سچی دوستی تو اس جگہ تک کہ

قبلہ چشمم جمال او بودی وسود سرمایہ عمرم وصال او **قطعہ** مگر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر

قبلہ آنکہ میری کا جمال اوسکا ہو تا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاقات اوسکی شاید فرشتی اوپر آسمان کی وگرنہ آدمی

بحسن صورت او در زمین نخواہد بود + بدوستی کہ حرامست بعد از و صحبت +

ساتھ صورت حسن اوسکی کے اوپر زمین کے نہوگا قسم ہے اوس دوستی کی کہ حرام ہے پیچھے اوسکے سے دوستی

کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود + ناگہی پای وجودش بگل عدم فرو رفت

کہ کوئی نطفہ مانند اوسکے آدمی نہوگا ایکبارگی پاؤں وجود اوسکی کا بیچ مٹی نیستی کے گیا

ودود فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سر خاکش مجاورت کردم واز جملہ

اور دہوان جدائی کا گہر اوسکے سے باہر آیا اور برسوں اوپر سر قبر اوسکی کے مجاوری کی میں اور اون سب میں سے

کہ بر فراق او گفتم **قطعہ** کاج کانروز کہ در پای تو شد خار اجل + دست

کہ اوپر جدائی اوسکی کے کہا مینے کاشکے کہ اوس روز کہ بیچ پاؤں تیرے لگیا کانٹا موت کا ہاتھ

کانا نکہ عیب من گفتند روییت ای دلستان بدیدندی ٭ تا بجای ترنج در نظرت

ان لوگون کو کہ عیب میرا کہا منہ تیرا ای دل لینے والے دیکھتے تو بیچ جگہ ترنج کے بیچ نظر تیری کے

بیخبر دستہا بریدندی ٭ تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواہ آمدی کہ فذٰلکن

بیخبر ہاتہ کاٹ لیتے تو حقیقت معنی کی اوپر ظاہر دعوے کے گواہ آتے کہ پس یہ وہ

الذی لمتننی فیہ ملک را در دل آمد کہ جمال لیلی مطالعت کند تا چہ صورتست

شخص ہیکہ ملامت کرتی تہین تم میری تئین بیچ اوس شخص کے بادشاہ کے تئین بیچ دل کے آیا کہ جمال لیلی کا دیکھا کرے تو کیا صورت ہے

کہ موجب چندین فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب گردیدند

کہ سبب اتنے عشق کا ہے پس فرمایا اوسکو بلانا بیچ قبایلون عرب کے پھرے

و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سرا ئچہ بداشتند ملک در ہیئت او تامل کرد

اوسے بیچ ہاتہ کے لائے اور آگے بادشاہ کے درصحن انگنائی کے رکھا بادشاہ نے بیچ صورت اوسکی کے تامل کیا

در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم او بجمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر

بیچ نظر اوسکی کے ذلیل آئی موافق اوسبات کے کہ کمترین لونڈیون محل اوسکی کے صورت مین اوس سے بڑھکے تہین اور زینت مین زیادہ

مجنون بفراست دریافت گفت از دریچہ چشم مجنون بایستی در جمال لیلی نظر کردن

مجنون نے دانائی سے جانا کہا کھڑکی آنکھہ مجنون سے چاہیے بیچ جمال لیلی کے نظر کرنا

تا مشاہدہ او بر تو تجلی کند شعر ما مرّ من ذکر الحمی بمسمعی ٭ لو سمعت

تو خیال دیکھنے اوسکی کا اوپر تیری تجلی کرے جو چیز کہ گذری یادکرنے سبزی سے بیچ کان میرے کو اگر سنتی قمری اوپر

ورق الحمی صلحت معی ٭ یا معشر الخلان قولوا للمعافی لست تدری

کبوتر نالہ کرتی ساتہ میرے ای گروہ دوستو کی کہو تم خاص کر تندرست کو تئین نہین دریافت کرتا ہے تو

ما بقلب الموجع نظم تندرستان را نباشد درد ریش ٭ جز بہمدردی نگویم درد

وہ چیز کہ بیچ دل دردناک میرے کے ہے تندرستان کو تئین نہوو درد گہاو کا سوا ہمدرد کے کہون مین درد

خویش ٭ گفتن از زنبور بیحاصل بود ٭ با یکی در عمر خود ناخوردہ نیش ٭ تا ترا حالی نباشد ہمچو ما

اپنا کہنا بھڑ سے بیفائدہ ہو سے ساتہ ایک کے بیچ عمر اپنی کے نہ کہایا ڈنک جبتک تیری تئین حال نہووے مانند

حال ما باشد ترا افسانہ پیش **حکایت** قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند

حال ہمارا ہووے گا تیرے نزدیک قصہ آگے قاضی ہمدان کی نسبت حکایت کرتے ہین کہ ساتھ نعلبند کے

پسری سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلہف بود و پویان

بیٹے کے نشے مین تہا اور نعل دل اوسکا بیچ آگ کے ایک زمانہ بیچ طلب اوسکی کے رنجیدہ تہا اور دوڑنیوالا

و مترصد و جویان و بر حسب واقعہ گویان **نظم** در چشمم آمد آن سہی سرو بلند بربود دلم

اور امیدوار اور ڈھونڈہنے والا اور موافق حال کے کہنے والا بیچ آنکہ میری کے آیا وہ سہی سرو بلند لیگیا دل میرا

ز دست و در پای فگند این دیدۂ شوخ میبرد دل بکمند خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ

ہاتہ سے اور نیچے پاؤن کے ڈالا یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کے چاہتا ہے تو کہ کسیکو دل نہ دیوے تو دیدہ

ببند شنیدم کہ در گذری پیش قاضی باز آمد برخی ازان معاملہ بسمعش رسیدہ و زاید

بند کر سنا مینے کہ بیچ راہ کے آگے قاضی کے پہر آیا تہوڑا اوس گفتگو سے بیچ کان اوسکے پہنچا تہا اور زیادہ

الوصف رنجیدہ دشنام بی تحاشا داد و سقط گفتن و سنگ برداشت

تعریف سے رنجیدہ ہوکے گالیان نے تحاشا دیا شرم کی اور بیہودہ کہنا اور پتہر اوٹھایا

و ہیچ از بیحرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر کہ ہمعنان او بود **بیت**

اور کچھ بے عزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کے تئین کہا عالمون معتبر سے کہ ساتھ اوسکے تہا

آن شاہدی و خشم گرفتن بینش وان عقدہ برابروی ترش شیرینش ضرب

وہ معشوقانہ پن اور غصہ پکڑنا دیکہہ اوسکا اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کے میٹھی اوسکی مارنا

الحبیب زبیب **بیت** از دست تو مشت بر دہان خوردن خوشتر کہ بدست

دوست کا منقا ہی ہے اور ہاتہ تیرے سے گہونسا اوپر منہ کے کہانا خوش زیادہ کہ ہاتہ

خویش نان خوردن ہمانا کہ از وقاحت او بوی سماحت می آید **فرد** انگور

اپنے سے روٹی کہانا تحقیق کہ بیشرمی اوسکی سے بو اغماض کی آتی ہے انگور

نو آوردہ ترش طعم بود روزی دو سہ صبر کن کہ شیرین گردد این بگفت و بمسند

نیا آیا ہوا کہٹا کہانے مین ہو دن دو تین صبر کر کہ میٹھا ہو وے یہ کہا اور اوپر مسند

قضا باز آمد تنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت
قضا کی پھیر آیا کتنے لوگوں نے بزرگوں عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اوسکے تھے زمین خدمت کی
ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند
چومے کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہیں ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہے اور بزرگوں نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست ٭ خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
نہ بیچ ہر بات کے بحث کرنا روا ہے ٭ قصور بزرگوں کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که بینند
ولیکن ساتھ حکم اگلیوں نعمت دینی صاحب کے کہ لازم کرنیوالی زمانہ بندوں کی ہے ایک مصلحت کہ دیکھیں
و اعلام نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع
اور خبر نکریں ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے کے گرد لالچ کے پھر ساتھ
نگردی و فرش ورع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست تا بگناهی شنیع ملوث
فرش حرص کا لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہے بڑا کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ
نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی **شعر** یکی کرده بی آبروئی
ہووے تو اور یار یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سنی تو نے ایک لڑکی نے آبروئی
بسی ٭ چه غم دارد از آبروی کسی ٭ بسا نام نیکوی پنجاه سال ٭ که یک نام زشتش
بہت سی کیا غم رکھے آبرو سے کسی سے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام بد اوسکو
کند پایمال ٭ قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند
کرتا ہے خراب قاضی کے تئیں نصیحت یاروں یکدل کی پسند آئی اور اوپر نیک عقل قوم کے آفرین پڑھی
و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بیجواب ولیکن **نصیحت**
اور کہا نظر عزیزوں کی بیچ مصلحت حال میری کی نہایت صواب ہے اور مسئلہ بیجواب ہے لیکن نصیحت
کن مرا چندانکه خواهی ٭ که نتوان شستن از زنگی سیاهی **فرد** از یاد تو غافل
کر میرے تئیں جتنا کہ چاہے تو کہ نکلیگی دھونا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

نتوانگر و هیچم سر گرفتارم نتوانم که بپیچم + این بگفت و کسی چند به تفحص حال او

غنی ہوں اور کچھ نہیں ہوں سر گرفتار ہوں نہیں سکتا ہوں کہ پیچ کروں یہ کہا اور آدمی کئی تئیں واسطے کھوج

برانگیخت و نعمت بیکران بر نعمت گفته اند هر که را زر در ترازوست زور در بازوست

اوٹھایا اور نعمت بہت بکھیرے اور کہا ہے جس کسی کے تئیں بیچ ترازو کے ہے زور بیچ بازو کے ہے

شعر هر که زر دید سر فرود آورد + ور ترازوی آهنین دوشست + فی الجمله شبی خلوتی

جس کسی نے زر دیکھا سر نیچے لایا جو ترازو لوہے کی ڈنڈی ہو حاصل کلام کا ایک رات کو خلوت

میسر شد و هم در آن شب شحنه را خبر شد قاضی همه شب شراب در سر و شاهد در بر از تنعم

میسر ہوئی اور ہی اوسی رات میں کوتوال کے تئیں خبر ہوئی قاضی تمام رات شراب بیچ سر کے اور جوان بیچ بغل کے خوشی

نخفتی و به ترنم گفتی **نظم** امشب مگر به وقت نمی خواند این خروس عشاق بس نکرده

نہ سوتا اور راگ کہتا آج کی رات شاید نہیں بولتا ہی ہے مرغ عاشقوں نے بس نہیں کیا ہے

هنوز از کنار و بوس + یکدم که دست فتنه غنوده است زینهار + بیدار باش تا نرود

ابتک بوس و کنار سے ایک دم کہ ہاتھ فتنہ کا نہیں سویا ہی ہرگز جاگنے والا رہ تو سنجا و سے

عمر بر فسوس تا نشنوی ز مسجد آدینه بانگ صبح + یا از در سرای اتابک غریو کوس

عمر اوپر افسوس کے جبتک نہ سنی تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی یا دروازے گھر اتابک سے شور نقارے کا

لب بر لب چو چشم خروس ابلهی بود + برداشتن بگفتن بیهوده خروس + قاضی در این حالت

لب اوپر لب کی مانند آنکھ مرغ کے احمقی ہووے اوٹھانا ساتھ کہنے بیہودہ مرغ کے قاضی بیچ اس حالت کے

بود که یکی از خدمتگاران درآمد و گفت چه نشینی خیز و تا پای داری گریز که حسودان

تھا کہ ایک خدمتگاروں سے آیا اور کہا کیا بیٹھا ہے تو اوٹھ اور جہاں تک پاؤں رکھتا ہے بھاگ کہ حسد کرنیوالوں نے

بر تو دقی گرفته اند بلکه حقی گفته اند تا آتش فتنه که هنوز اندکست به آب تدبیر فرو نشانیم

اوپر تیرے عیب پکڑا ہے بلکہ سچ کہا ہے تو کہ آگ فتنے کی کہ ابتک تھوڑی ہے ساتھ پانی تدبیر کے بجھا دیں ہم

مبادا که فردا چون بالا گیرد عالمی فرا گیرد قاضی تبسم در رو نظر کرد و گفت **قطعه**

مبادا کہ کل کو جو بلند ہو تا پکڑے ایک عالم کو آ گھیرے قاضی نے ساتھ ہنسی کے بیچ اوسکے نظر کی اور کہا

پنجه در صید برده ضیغم را + چه تفاوت کند که سگ لاید + روی در روی دوست کن

پنجہ بیچ شکار کے لیے ہوئے شیر کے تئیں کیا تفاوت کرے کہ کتا بھونکے منہ بیچ منہ دوست کے کر

بگذار تا عدو پشت دست میخاید + ملک را همدران شب آگهی دادند که در ملک تو

چھوڑ تو دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے بادشاہ کے تئیں بھی بیچ اوسی رات کے خبر دی کہ بیچ ملک تیرے کے

چنین منکری حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر

ایسا ایک امر بد پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اوسکو تئیں فاضلوں زمانہ سے

میدانم و یگانه روزگار میشمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند پس این

جانتا ہوں اور یکتائی زمانہ کا گنتا ہوں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اوسکے ایک کھوج کیا ہو پس یہ

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنکه معاینت گردد که حکیمان گفته اند **شعر** به تندی

بات بیچ کان قبول میرے کی نہ آئی مگر اوس وقت کہ دیکھنا ہووے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ جلدی کے

سبک دست بردن به تیغ + بدندان برد پشت دست دریغ + شنیدم که سحرگاه

جلد ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے ساتھ دانتوں کے کاٹی پیٹھ ہاتھ افسوس کر سنا میں نے کہ صبح کو

با تنی چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید برپای و شاهد نشسته و می ریخته و قدح

ساتھ تن کتنے ایک خاصوں کے اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کے تئیں دیکھا اوپر پانوں کے اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب بہی ہوئی اور پیالا

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کے بیخبر دنیا سے ساتھ لطف کے تھوڑا تھوڑا بیدار اوسکو کیا

که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد

کہ اوٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کدھر سے نکلا

سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکه معهود است گفت الحمد لله که در توبه

بادشاہ کے تئیں تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ ابتک دروازہ توبہ کا

همچنان باز است بحکم حدیث لا تغلق باب التوبة علی العباد حتی تطلع

ویسا ہی کھلا ہے بموجب فرمودہ پیغمبر کے نہیں بند ہوتا ہے دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جبتک کہ روشن ہووے

کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آن می بینم

کہ تیرے تئین فضل اور بلاغت آج کے دن پنجہ عذاب میرے سے چھڑا دیوے مصلحت وہ دیکھتا ہون مین

کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم کہ دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت ای خداوند

کہ تیرے تئین قلعہ سے نیچے ڈالونگا کہ اور نصیحت قبول کرین اور دہشت پکڑین کہا ای خداوند

جہان پروردہ نعمت این خاندانم و این جرم تنہا در جہان من کردہ ام دیگری را

جہان کے پالا ہوا نعمت اس گھرانیکا ہون مین اور یہ ظلم اکیلے بیچ جہان کے نہین مینہی کیا ہے دوسرے کو تئین

بیندار تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم وی برخاست و متعنتان را کہ

ڈال تو مین دہشت پکڑون مین بادشاہ کو تئین ہنسی نے لیا اور ساتھ معاف کرنیکے خیال گناہ اوسکے سے اوٹھا اور عیب

اشارت بکشتن او ہمیکردند گفت شعر ہر کہ حمال عیب خویشتنند طعنہ بر عیب دیگران چہ زنند

اشارہ واسطے مارنے اوسکے کے کرتا تھا جو لوگ کہ اوٹھانیوالے عیب اپنے کے ہین طعنہ اوپر عیب اوروں کے کیا مارین

حکایت منظومہ

جوانی پاکباز و پاکرو بود
ایک جوان پاکباز اور پاک چلنے والا تھا

کہ با پاکیزہ روئی در گرو بود
کہ ساتھ ایک پاکیزہ منہ کے عاشق تھا

چنین خواندم کہ در دریای اعظم
ایسا پڑھا مینے کہ بیچ دریا بہت بڑے کے

بگردابی در افتادند باہم
بیچ ایک بھنور کے پڑے آپسمین

چو ملاح آمدش تا دست گیرد
جو ملاح آیا تو ہاتھ پکڑے اوسکا

مبادا کاندر آن حالت بمیرد
ایسا نہو کہ اوس حالت مین مرے

ہمی گفت از میان موج و تشویر
کہتا تھا لہر و پشیمانی کی سے

مرا بگذار و دست یار من گیر
میرے تئین چھوڑ اور ہاتھ یار میرے کا پکڑ

درین گفتن جہان بروی بر آشفت
بیچ اس کہنے کے ایک جہان اوسپر بگڑ آیا

شنیدندش کہ جان میداد و میگفت
سنا اوسکو کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا

حدیث عشق از ان بطال منیوش
بات عشق کی اوس جاہل سے مت سن

کہ در سختی کند یاری فراموش
کہ بیچ سختی کی کرے یاری بھلا نا

چنین کردند یاران زندگانی
ایسی کی یاروں نے زندگانی

ز کار افتادہ بشنو تا بدانی
تجربہ کار سی سن تو جانے تو

کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی
کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی کی

چنان داند کہ در بغداد تازی
ایسا جانتا ہے کہ بیچ بغداد کے زبان عربی

دلارامی کہ داری دل در و بند
آرام دل کہ رکھتا ہے دل بیچ اوسکے باندھ

دگر چشم از همه عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زنده گشتی + حکایت عشق ازین دفتر نوشتی
پھر آنکھ عالم سے بند کر اور جو مجنون اور لیلے زندہ ہوتی بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے

باب ششم در ضعف پیری حکایت با طائفه دانشمندان در جامع دمشق

باب چھٹا ناتوانی بڑھاپے میں ساتھ ایک گروہ عالموں کے بیچ مسجد دمشق کے

بحثی همیکردم که جوانی درآمد گفت درین میان کسی هست که زبان پارسی داند
بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آیا کہا بیچ اس درمیان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہو

غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیر است گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزعست
اکثر اشارہ طرف میرے کیا کہا میں نے اوسکو خیر ہے کہا ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جانکنی کے ہے

و بزبان عجم چیزی همیگوید مفهوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی
اور بیچ زبان عجم کے کچھ کہتا ہے اور فہم کیا گیا ہمارے نہیں ہوتا ہے جو ساتھ کرم کے رنجہ ہو تو اجر پاوے تو ہو وصیت

همیکند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت قطعه دمی چند گفتم برآرم بکام
کرتا ہے جو اوپر سرہانے اوسکے آیا میں یہ کہتا تھا ایک دم کتنے کہا میں نے برآؤنگا ساتھ مقصد کے

دریغا که بگرفت راه نفس + دریغا که بر خوان الوان عمر + دمی چند خوردیم و گفتند بس
افسوس کہ بند ہوئی راہ دم کی افسوس کہ اوپر خوان رنگ برنگ عمر کے ایک دم کتنے کہا یا میں نے اور کہا بس کر

معانی این سخن بزبان عربی با شامیان همیگفتم و تعجب همیکردند از عمر دراز و تاسف او بر جهان
معنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کو ساتھ شامیوں کے کہتا تھا میں اور تعجب کرتے تھے عمر دراز سے اور افسوس اوسکا بیچ

بر حیات دنیا گفتم چگونه درین حالت گفت چه گویم قطعه ندیده که چه سختی همیرسد
اوپر زندگی دنیا کی کہا میں نے کسطرح ہو تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں نہیں دیکھا ہے تو نے کہ کیا سختی پہونچے

کدا از دهانش بدر میکنند دندانی + قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت + که از وجود
کہ موتھہ اوسکے سے باہر کرتے ہیں دانت قیاس کر کہ کیا حال اوسکا ہووے اوس ساعت میں کہ بدن

عزیزش بدر رود جانی + گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت مستولی مگردان فیلسوفان
عزیز اوسکے سے باہر جاتی ہے جان کہا میں نے صورت باندھنا موت کا خیال سے باہر کر اور وہم کو طبیعت پر غالب مت کر

نتواند خاست الا بعصا کیش عصا برخیزد فی الجمله امکان موافقت نبود بمفارقت
نسکے اوٹھنا مگر ساتھ لاٹھی سے کہ اوسکی لاٹھی اوٹھی حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہ تھی ساتھ جدائی کے
انجامید چون مدت عدت برآمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترش روی تہیدست بدخو
انجام ہوا جب مدت عدت کی برآئی کر نکاح اوسکے کی باندھے ساتھ ایک جوان تند ترش رو خالی ہاتھ بدخو کے
جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق ہمچنان گفتی الحمد لله که ازان عذاب الیم
ظلم اور ظلم کھینچے اور رنج اور لڑائی دیکھتے اور شکر نعمت حق کا ویساہی کہتے الحمد لله کہ اوس عذاب سخت سے
برہیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم قطعه و من بیا جامه دیبا عرق عود رنگ و بوی و ہوس
چھوٹی ہین اور ساتھ اس نعمت قائم کے پہنچے ہین منہ زینت دار اور کپڑا دیبا کا عرق اور عود اور رنگ بو اور ہوس
اینہمه زینت زنان باشد مرد راکیر و خایه زینت بس فرد با اینہمه جور و تند خوئی
یہ سب زینت عورتون کی ہو مرد کو کیر اور خایہ زینت بہت ہے باوجود اس تمام ظلم اور خوی تندی کی
نازت بکشم که خوبروئی نظم با تو مرا سوختن اندر عذاب به که شدن با دگری در بہشت
ناز تیرا کھینچون کہ خوبصورت ہو تو ساتھ تیرے میرے تئین جلنا بیچ عذاب کے بہتر کہ جانا ساتھ دوسرے کے بیچ بہشت کے
بوی پیاز از دہن خوبروی بحقیقت که گل از دست زشت حکایت مہمان پیری
بوی پیاز کی منہ خوبصورت کی سے بہتر بیچ حقیقت کے کہ گل ہاتھ زبون کی سے مہمان ایک بڈھے کا
بودم در دیار بکر که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا بعمر خویش
تھا مین بیچ شہر بکر کے کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میرے تئین بیچ عمر اپنی کے
بجز این فرزند نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردان بحاجت خواستن آنجا
سوا اس لڑکے کے نہین ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے اوسکا زیارتگاه ہے کہ آدمی واسطے حاجت مانگنے کے اوس جگہہ
روند شبہای دراز در پای آن درخت بخدا نالیده ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر
جاتی ہین راتون دراز کو نیچے اوس درخت کی طرف خدا کی رویا ہون تو میرے تئین یہ لڑکا بخشا ہے سنا مینے کہ بیٹا
با رفیقان آہسته میگفت چه بودی اگر من آن درخت را بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی و پدرم بمردی
ساتھ یارون کی آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر مین درخت کو جانتا کہ کہاں ہے تا دعا کرتا مین اور باپ میرا مرتا

حکمت خواجه شادی کنان که فرزندم عاقلست و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوت
صاحب خوشی کرنیوالا کہ بیٹا میرا عاقل ہے اور بیٹا طعنہ مارنیوالا کہ باپ میرا بڈہا ہے

قطعه سالها بر تو بگذرد که گذار + نکنی سوی تربت پدرت + تو بجای پدر چه کردی خیر
برسوں اوپر تیری گذرے کہ جانا نکرے طرف تربت باپ اپنے کی تو نے بیچ جگہ باپ کے کیا کیا تو نے نیکی

تا همان چشم داری از پسرت **حکایت** وقتی بغرور جوانی سخت رانده بودم و شبانگه
تو وہی امید رکھی تو بیٹے اپنے سے ایکروز ساتھ غرور جوانی کے سخت دوڑا تھا میں اور شام کو وقت

بپای گریوه سست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه نشینی که نه جای
نیچے ایک ٹیلے کے سست رہا ایک بڈھا پیچھے قافلے سے آیا تھا کہا کیا سوتا ہے کہ نہ جگہ

خفتن است گفتم چون روم که پای رفتن ندارم گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته اند رفتن
سونیکی ہے کہا میں نے کیونکر جاؤں کہ نہیں پاؤں چلنے کا ہیں کہا یہ نہ سنا تو نے کہ صاحبدلوں نے کہا ہے جانا

و نشستن به که دویدن و گسستن **قطعه** ای که مشتاق منزلی مشتاب + پند من کار بند
اور بیٹھنا کہ دوڑنا اور ٹوٹنا یعنی تھکنا ای کہ مشتاق منزل کا ہے تو مت دوڑ نصیحت میری کام میں لا

و صبر آموز + اسپ تازی دو تک رود بشتاب + اشتر آهسته میرود شب و روز **حکایت** جوانی
اور صبر سیکھ گھوڑا تازی دو قدم جاوے جلدی اونٹ آہستہ جاتا ہے رات اور دن ایک جوان

چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقه عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی و لب از خنده
چالاک خوش طبع شگفتہ شیرین زبان بیچ مجمع خوشی ہماری کی تھا کہ بیچ دل اوسکی کسی طرحکا غم نہ آتا تھا اور

فراهم روزگاری برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد بعد ازان دیدمش زن خواسته و فرزندان خاسته
بند نہوتی تھے ایک مدت برآئی کہ اتفاق ملاقات کا نہ پڑا بعد ازان دیکھا میں نے اوسکو جورو چاہی اور بچہ پیدا ہوا

و بیخ نشاطش بریده و گل هوسش پژمریده پرسیدمش چگونه و چه حالتست گفت تا کودکان بیاوردم
اور جڑ خوشی اوسکی کی کٹی اور گل منہ اوسکے کا کمھلا پوچھا میں نے اسکو کسطرح ہے تو اور کیا حالت ہے کہا جبسے لڑکے کو لایا

دگر کودکی نکردم ماذا الصبا و الشیب غیر لمتی و کفی بتغیر الزمان نذیرا و چون پیر شدی
دوسری لڑکائی نکی بیٹے کیا چیز تھی لڑکائی اور بڑہاپے نے بدل ڈالا بالوں میں اور کفایت کی ہے تغیر زمانہ کی

ز کودکی دست بدار + بازی و ظرافت بجوانان بگذار + مثنوی طرب نوجوان ز پیر مجوی

خوشی نوجوان کی بڈھے سے مت ڈھونڈھو + خوشی اور خوش طبعی ساتھ جوانان کی چھوڑ + لڑکائی سے ہاتھ رکھ

که دگر ناید آب رفته بجوی + زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد چنانکه سبزهٔ نو + قطعه

کہ دوسری مرتبہ نہیں آتا پانی گیا ہوا بیچ نہر کے + کھیت کی تئین جو پہونچا وقت کاٹنے کا + نہ لہلہائے جیساکہ سبزہ نو

دور جوانی بشد از دست من + آه و دریغ آن زمن دل‌فروز + قوت سرپنجهٔ شیری برفت

زمانہ جوانی کا گیا ہاتھ میرے سے + آہ اور افسوس وہ زمانہ دل روشن کرنیوالا + قوت سر پنجے شیری کی گئے

راضیم اکنون به پنیری چو یوز + پیرزنی موی سیه کرده بود + گفتمش ای مامک دیرینه روز

راضی ہوں میں اب ساتھ ایک پنیر کے مانند چیتے کے + ایک بڑھیا نے بال سیاہ کئے تھے + کہا میں نے اوسکو اے ماں پرانی

موی بتلبیس سیه کرده گیر + راست نخواهد شدن این پشت کوژ + حکایت + وقتی بجهل

بال ساتھ مکر کے سیاہ کرلے + سیدھی نہوگی + یہ پیٹھ اونڈی + ایک وقت سبب جہل

جوانی بانگ بر مادر زدم + دل آزرده بکنجی نشست و گریان همی گفت مگر خردی فراموش کردی

جوانی کے آواز اوپر ماں کی ماری میں نے + دل آزردہ بیچ گوشہ کے بیٹھی اور روتی ہوئی کہتی تھی + مگر چھٹپن فراموش کیا تو نے

که درشتی میکنی + قطعه + چه خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن +

کہ سختی کرتا ہے تو + کیا خوب کہا + ایک بڑھیا نے ساتھ بیٹے اپنے کے جو دیکھا اوسکو چیتے کا ڈالنے والا اور ہاتھی کا سا بدن

گر از عهد خردیت یاد آمدی + که بیچاره بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من جفا + که تو

جو زمانہ چھٹپن سے تجکو یاد آتا + کہ بیچارہ تھا تو بیچ گود میرے کے + نکرتا تو بیچ اس دن کے اوپر میرے ظلم + کہ تو

شیرمردی و من پیرزن + حکایت + توانگری بخیل را پسری رنجور بود + نیکخواهان گفتندش که ختم

شیر مرد ہے تو اور میں بڑھیا + ایک دولتمند بخیل کے تئین ایک بیٹا بیمار تھا + نیک چاہنے والوں نے کہا اوسکو

قرآن کنی از بهر وی یا بذل قربانی + لختی باندیشه فرو رفت + گفت مصحف مهجور اولیتر است که گله دور است

ایک قرآن کا ختم کرے تو واسطے اوسکی یا بخشش کرنا قربانی کا + تھوڑی دیر اندیشہ میں گیا اور کہا کہ قرآن بہتر ہے کہ گلہ دور ہے

صاحبدلی بشنید و گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد که قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان + دریغا گردن طاعت نهادن

ایک صاحبدل نے سنا کہا ختم قرآن اوسکو سبب اس بات کے اختیار آیا کہ قرآن اوپر زبان کے ہے اور زر درمیان جان کے + افسوس گردن رکھنا

در تاثیر تربیت حکایت یکی از وزرا پسری کودن داشت پیش یکی از دانشمندان فرستاد که مر این را
بیچ تاثیر تربیت کے ایک کسی وزیر نے ایک بیٹا کودن تھا آگے ایک دانشمند کے بھیجا کہ خاص اسکو تعلیم
تربیتی میکن مگر که عاقل شود روزگاری تعلیم کردش و مؤثر نبود پیش پدرش کس فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا
تربیت کر کہ شاید عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کی اثر نکرتی تھی آگے باپ اسکے کے آدمی بھیجا کہ یہ دانا نہیں ہوتا ہے اور مجھکو
دیوانه کرد قطعه هیچ صیقل نکو نداند کرد آهنی را که بدگهر باشد چون بود اصل جوهری قابل
دیوانہ کیا کوئی صیقل نیک نہیں کر سکتا اوس لوہے کو کہ بداصل ہووے جب ہووے اصل جوہر کے قابل
تربیت را در او اثر باشد سگ بدریای هفتگانه مشوی که چو تر شد پلیدتر باشد خر عیسی
تربیت کی بیچ اوسکے اثر ہووے کتے کو بیچ دریا کے سات بار دہووے جبکہ تر ہوا نجس زیادہ ہوا گدہا عیسی کا
گرش بمکه برند چون بیاید هنوز خر باشد حکایت حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر هنر
جو اوسکو بیچ مکہ کے لیجاوین جب آوے ابھی تک گدہا ہووے ایک حکیم بیٹوں کے تئین نصیحت دیتا تھا کہ ای جان باپ کی ہنر
آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست یا دزد بیکبار
سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا کی تئین تکیہ کرنا نہیں لائق ہے اور چاندی اور سونا بیچ سفر کی جگہ خطر کی ہے یا چور ایکبار کی
ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده
لیجاوے یا صاحب آہستہ آہستہ کہا وے لیکن ہنر چشمہ پیدا کرنیوالا ہے اور دولت پائدار
اگر هنرمند از دولت بیفتد غم نباشد که هنر در نفس خود دولتست هر کجا که رود قدر بیند
جو ہنرمند دولت سے گر پڑے غم نہیں ہے کہ ہنر بیچ ذات اپنی کے دولت ہے جہاں کہیں جاوے مرتبہ دیکھے اور
در صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند شعر سخت است پس از جاه تحکم بردن
اور صدر کے بیچ بیٹھے اور بے ہنر لقمہ چنے اور سختی دیکھے سخت ہے پیچھے مرتبہ کے حکم بردار
خوکرده بناز جور مردم بردن قطعه وقتی افتاد فتنه در شام هر کس
خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگوں کا لیجانا ایک وقت پڑا ایک غوغا بیچ شام کے ہر کوئی
از گوشه فرا رفتند روستازادگان دانشمند بوزیری پادشا رفتند
گوشے سے آگے گئے گانوں کے جنے ہوئے دانا واسطے وزیر ہونے بادشاہ کے گئے

حکایت یکی از فضلا تعلیم پسران وزیر ناقص عقل بگدائی برستا رفتند
ایک فاضلون سے تعلیم بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک کے بیچ گانون کے گئے
ملکزاده همیکردی و ضرب بیحا بازدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی
بادشاہزادہ دیکھ کرتا تھا اور ضرب بیدوہشت مارتا تھا اور جھڑکنا بہت کرتا تھا ایکبار لڑکا بیطاقتی سے
شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم بر آمد استاد را
شکایت آگے باپ کے لے گیا اور جامہ تن دردمند سے اوٹھایا باپ کے تئین غصہ آیا اوستاد کو
بخواند و گفت پسران رعیت را چندان جور و انیدارے که فرزند مرا سبب چیست
بلایا اور کہا لڑکون رعیت کے تئین اتنا غصہ روا نہین کرتا ہے تو کہ لڑکے میرے کی تئین سبب کیا ہے
گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را
کہا سبب وہ کہ بات اندیشہ کرکے چاہیے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کے تئین
علی العموم و پادشاهانرا علی الخصوص موجب آنکه بر دست و زبان ایشان هر چه
علی العموم اور بادشاہون کے تئین اوپر خاص کے سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان دونون کے جو کچھ
رفته شود هر آینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس اچندان اعتباری
کہ جاوے تحقیق بیچ منہون کے کہین اور قول اور فعل عوام الناس کے تئین اتنا اعتبار
نباشد قطعه اگر صد ناپسند آید درویش * رفیقانش یکی از صد ندانند
نہووے جو سو ناپسند سے فقیر سے یار اوسکے ایک سو سے نجانین
وگر یک بذله گوید پادشاهی * ز اقلیمی باقلیمی رسانند * پس واجب آمد
اور جو ایک دلکش کہے بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہنچا دین پس واجب آیا
معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله
معلم پادشاہزادے کو بیچ شائستگی خلق صاحبزادون کے اوگا یا اونکو اللہ تعالی
نباتا حسنا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق عوام قطعه
اوگانا نیک کوشش اوس سے زیادہ کرنا کہ بیچ حق عوام کے

هر که در خردیش ادب نکنند در بزرگی فلاح ازو برخاست چوب تر را چنانکه
جو اوسکی بیچ لڑکپن کے اسکو ادب نکریں تو بیچ بزرگی کے خوبی اوس سے اوٹھی لکڑی تر کے تئیں جیسا کہ
خواہی بپیچ نشود خشک جز باتش راست ور این طفل کو جور آموزگار نبیند جفا
چاہے تو لپیٹ نہو وے خشک سوا آگ کے سیدہی وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانے والے کا نہ دیکھے بدی
بیند از روزگار ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جواب موافق آمد خلعت و نعمت بخشید
دیکھے زمانے سے بادشاہ کو بہتریں نیک تدبیر دانا کی اور تقریر جواب اسکی کی موافق آئی خلعت اور نعمت بخشی
و پایہ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابی دیدم در دیار مغرب ترشروی
اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا ایک معلم مکتب والے کے تئیں دیکھا بیچ شہر مغرب کے ترش منہ والا
تلخ گفتار بدخوی مردم آزار گدا طبع و ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانان بدیدن او
کڑوی بات کہنے والا بدخو اور آدمی کا ستانے والا اور کنگال اور ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانوں کا دیکھنا اوسکے سے
تبہ گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیہ کردی و جمعی پسران پاکیزہ و
تباہ ہوتا اور پڑہنا قرآن کا اوسکے دل آدمیوں کا سیاہ کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور
دختران دوشیزہ بدست جفای او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یارای
لڑکیوں کنواری کا بیچ ہاتھ ظلم اوسکے کے گرفتار نہ تہا ہنسی کا نہ طاقت
گفتار کہ عارض سیمین یکی را طپانچہ زدی و گاہ ساق بلورین دیگری شکنجہ
بات کرنے کی کبھی گال چاندی جیسی ایک کے طپانچہ مارتا اور کبھی پنڈلی بلور سی ایک کے تئیں شکنجہ
کردی القصہ شنیدم کہ طرفی از خباثت نفس او معلوم کردند و بزدندش
کرتا القصہ سنا میں نے کہ کچھ برائی نفس اوسکے سے معلوم کیا مارا اوسکو
و براندند و مکتب او را بمصلحی دادند پارسای سلیمی نیک مردی
اور نکال دیا پس مکتب اوسکا ایک نیک مرد کے تئیں دیا کہ پارسا سلامت نیک مرد
حلیمی کہ سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش
دانا کہ بات سوا حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سبب آزار کسی کا اوپر زبان اوسکے کے

نرمی کودکان را هیبت استاد نخستین از سر رفت و معلم دومین را اخلاق ملکی

نخانا لڑکوں کے تئین خوف اوستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسرے کے تئین اخلاق فرشتوں کا

دیدند و یکیک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند بیشتر اوقات

دیکھا دیو ایک ایک ہو سے باعتبار بردباری اوسکی کے علم بھول گئے اور ایسے ہی اکثر اوقات

ببازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم شکستندی بیت

کھیلنے کو جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی درست نکی ہوئی اوپر سر آپس کے توڑتے

استاد معلم چو بود بی آزار خرسنگ بازند کودکان در بازار بعد از دو هفته بر آن

اوستاد معلم دیوالا چو ہو آزار چیل چھیتا کھیلیں لڑکے بیچ بازار کے بعد دو ہفتے کی اوپر اوس

مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده

مسجد کی گذر کیا میں نے معلم پہلے کے تئین دیکھا میں نے کہ دل خوش کیا تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھیر لائے

برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه چرا کردند پیرمردی ظریف

رنجیدہ ہوا میں اور لاحول کہا میں نے کہ دوسری بار شیطان کے تئین معلم فرشتوں کا کس واسطے کیا ایک بڈھے خوش طبع

جهاندیده بشنید بخندید و گفت مثنوی پادشاهی پسر بمکتب داد

جہان دیکھے ہوئے نے سنا ہنسا اور کہا ایک بادشاہ نے بیٹا مکتب میں بٹھلایا

لوح سیمینش در کنار نهاد بر سر لوح او نوشت بزر جور استاد به که مهر پدر

تختی چاندی کی بیچ گود کے رکھی اوپر سر تختی اوسکی کے لکھا ساتھ سونے کے ظلم اوستاد کا بہتر محبت باپ

حکایت پادشاهزاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد

ایک بادشاہزادے کے تئین نعمت بہت ترکے چچاؤں سے ملے

فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصی

بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا غرض تمام گناہوں

منکری که نکرد و مسکری که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست

بدی کہ نکیا اور کوئی نشہ کہ نہ کھایا ایکبار بطور نصیحت کے اوسکو کہا میں نے اے بیٹے آمدنی پانی جاری ہے

و خرج آسیای گردان یعنی خرج فراوان کردن مسلم کسی را باشد که دخل معین دارد

اور خرچ چکی پھرنی والا یعنی خرچ بہت کرنا مقرر اوس شخص کے تئین ہووے کہ دخل موجود رکھے

قطعه چو دخلت نیست خرج آهسته‌تر کن + که می‌گویند ملاحان سرودی

جو دخل تجکو نہیں ہی خرچ آہستہ زیادہ کر کہ کہتے ہیں ملاح ایک راگ

به کوهستان اگر باران نبارد + به سالی دجله گردد خشک رودی عقل و ادب

بیچ پہاڑونکے اگر پانی نہ برسے بیچ ایک سال کے دجلہ ہووے خشک ایک نالاب عقل اور ادب

پیش گیر و لهو و لعب بگذار که چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی

آگے پکڑ اور بازی و کھیل چھوڑ کہ جو دولت آخر ہووے سختی لیجاوے گا تو اور پشیمانی

خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض

کہاوے گا تو لڑکا لذت نای اور نوش سے یہ بات بیچ کان کے نہ لایا اور اوپر قول میرے کی رو گردانی

کرد و گفت راحت عاجل را به تشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای خردمندان است

کی اور کہا خوشی جلدی آنے والی کو تئین ساتھ فکر محنت آنی والیکی مکدر کرنا برعکس عقل دانایوں کے ہے

مثنوی خداوندان کام و نیک‌بختی + چرا سختی برند از بیم سختی + برو شادی

صاحب مقصد اور نیک بختی کے کس لیے سختی لیجاویں خوف سختی سے جا خوشی

کن ای یار دل‌افروز + غم فردا نشاید خوردن امروز + فکیف مرا که در صدر مروت

کر اے یار دل کی روشن کرنیوالی غم کل کا نچاہیے کہانا آج کے دن پس کیونکر میری تئین کہ بیچ مسند مروت کی

نشسته‌ام و عقد فتوت بسته و ذکر انعام در افواه عوام افتاده **مثنوی**

بیٹھا ہوں میں اور گرہ مردانگی کی باندہی اور ذکر بخشش کا بیچ منہہ خلق کے پڑا

هر که علم شد به سخا و کرم + بند نشاید که نهد بر درم + نام نکوئی چو برون شد به کوی

جو کوئی مشہور ہوا ساتھ سخاوت و بخشش کے بند نچاہیے کہ رکھے اوپر درم کے نام نیکی کا جو باہر گیا بیچ گلی کے

در نتوانی که ببندی به روی + دیدم که نصیحت نمی‌پذیرد و دم گرم من در آهن سرد او

دروازہ نسکیگا تو کہ باندہی تو اوپر منہ کے دیکہا میں نے کہ نصیحت نہیں قبول کرتا ہی اور دم گرم میرا بیچ لوہے سرد اوسکے

اثر نمیکند ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را
اثر نہیں کرتا ہے چھوڑنا نصیحت کا میں نے اور منہ باہم صحبت کرنی سے پھیرا اپنے اور قول حکیموں کے

کار بستم که گفته اند بلّغ ما علیک فان لم یقبلوا ما علیک قطعه
کار بند ہوا میں سے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیری ہے پس اگر قبول کریں نہیں ہے گناہ اوپر تیری

گرچه دانی که نشنوند بگوی ❊ هرچه دانی ز نیک خواهی و پند ❊ زود باشد که
اگرچہ جانتا ہے تو کہ نہ سنیں گے کہ جو کچھ جانی تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہووے کہ

خیره سر بینی ❊ بدو پای اوفتاده اندر بند ❊ دست بر دست میزند که دریغ
سرکش کو دیکھے تو ساتھ دونوں پاؤں کے پڑا بیچ قید کے ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارتا ہے کہ افسوس

نشنیدم حدیث دانشمند ❊ تا پس از مدتی آنچه اندیشه من بود از نکبت حالش
نہ سنی میں نے بات عقلمند کی تو پیچھے ایک مدت سے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اوسکی سے

بصورت بدیدم که پاره پاره بهم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت و دلم
بیچ ظاہر کے دیکھا میں نے کہ ٹکڑی اور ٹکڑے کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا

از ضعف حالش بهم برآمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را
ناتوانی حال اوسکی سے غصے میں بھر آیا اور مروت نہ دیکھی میں نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کے تئیں

بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم شوخی حریف سفله
ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنی کہا میں نے شراب پینے والا

در پایان مستی ❊ نیندیشد ز روز تنگدستی ❊ درخت اندر بهاران برفشاند
بیچ نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کرتا ہے روز تنگدستی کا درخت بیچ بہار کے پھل چھپاتا ہے

زمستان لاجرم بی برگ ماند حکایت پادشاهی پسری را با ادیبی
جاڑے میں خواہ مخواہ بے پتی رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کے تئیں ایک ادیب

داد و گفت این فرزند تست تربیتش کن همچنانکه یکی از فرزندان خویش
دیا اور کہا بیٹا تیرا ہے تربیت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزندوں اپنی سے

گفت فرمانبردارم سالی چند برین برآمد سعی کردم بجایی نرسید و پسران

کہا فرمانبردار ہوں مین کتنے برس اوپر اوسکے گذرے کوشش کی بیٹے اوسکے ایک جگہ نہ پہنچا اور بیٹے

ادیب بفضل و بلاغت منتها شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت

ادب دینے والے کے بیچ فضل و بلاغت کی منتہی ہوئے بادشاہ نے عقلمند سے ہمین گرفتار کیا اور عتاب

فرمود که وعده خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوند

فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اوپر عقل صاحب رائے کے

زمین پوشیده نماند که تربیت یکسانست و طبایع مختلف ست

زمین کے چھپا نہ ہے تربیت یکسان ہے اور طبیعتین جدا جدا

قطعه گرچه سیم و زر ز سنگ آید همی ✣ در همه سنگی نباشد زر و سیم

اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہے ہمی بیچ سب پتھر کے نہووے سونا اور چاندی

بر همه عالم همی تابد سهیل ✣ جایی انبان میکند جایی ادیم حکایت

اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ اوجھوری کرتا ہے کسی جگہ چمڑا بردار

یکی را شنیدم از پیران مربی که مریدی را همی گفت چنانکه تعلق خاطر آدمیزاد

ایک سے تئین سنا بیچ پیروں مربی سے کہ ایک مرید کے تئین کہتا تھا جیساکہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا

است بروزی اگر بروزی ده بودی بمقام از ملائکه درگذشتی قطعه فراموشت

ہے ساتھ روزی کے اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملایک سے گذرتا فراموش تجکو

نکرد ایزد دران حال ✣ که بودی نطفهٔ مدفون و مدهوش ✣ روانت داد و

نکیا خدا نے بیچ اوس وقت کے کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش جان تجکو دی اور

طبع و عقل و ادراک ✣ جمال و نطق و رای و فکرت و هوش ✣ ده انگشت مرتب کرد بر کف

طبیعت اور عقل اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیان تیری ترتیب

دو بازویت مرتب ساخت بر دوش ✣ کنون پنداری ای ناچیز همت ✣ که خواهد کردنت روزی فراموش

دو بازو تیرے ترتیب کی اوپر کندھے کے اب معلوم کرے تو ای ناچیز ہمت کہ کریگا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همی گفت یا بنی انک مسئول یوم

ایک عرب کو رینی دیسا کی تئیں دیکھا مین نے کہ بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹے تحقیق سوال کیا جاوے گا تو

القیامة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید

دن قیامت کی اوس چیز کی تئیں کہ وہ کیا ہی کہ حاصل کیا تونے اور نہ کہا جاوے گا تو ساتھ کس شخص کے نسبت کیا گیا یعنی

که هنرت چیست نگویند که پدرت کیست قطعه جامه کعبه را که می بوسند

کہ ہنر تیرا کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبہ کی تئیں کہ چومتی ہین

او نه از کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او

وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا وہ کتنے ایک ضرور مانند اوسکے

گرامی شد حکایت در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت

بزرگ ہوا بیچ کتابوں حکیموں کے لاتے ہین کہ بچھو کے تئیں پیدایش

معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند

مقرری نہیں ہے جیسا کہ اور جانوروں کی تئیں بلکہ اوجھ ماں کی تئیں کھاتے ہین اور پیٹ اوسکو پھاڑتی ہیں

و راه صحرا گیرند و آن پوستها که در خانه کژدم بینند اثر آنست باری این نکته

اور راہ جنگل کی لیتے ہین اور وہ پوست کہ بیچ گھر بچھو کے دیکھتے ہین نشان اوسکا ہے ایکبار یہ نکتہ

پیش بزرگی همی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین

آگے ایک بزرگ کے کہتا تھا مین کہا دل میرا اوپر سچ ہونے اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سوا اوس بات کے

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده اند لاجرم

اور نہیں ہو سکتا ہے بیچ حالت چٹپن کے ساتھ ماں اور باپ کے ایسا معاملہ کیا ہے ضرور بڑے ہوکر

در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند قطعه پسری را پدر وصیت کرد کای جوان مرد

بیچ بزرگی کے ایسے قبول کیے گئے اور دوست ہین ایک لڑکے کی تئیں باپ نے وصیت کی کہ ای جوانمرد

یاد گیر این پند که هر که با اهل خود وفا نکند نشود دوست روی دانشمند

یاد کر لے یہ نصیحت جو کوئی کہ ساتھ اپنے کے وفا نہ کرے نہ ہووے دوست ساتھ منہ دانا کے

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بتابستانم
بچھو کو تئین کہا کسلیئے بیچ جاڑے کے باہر نہیں آتا ہے تو کہا بیچ گرمیون کے
چه حرمتست که بزمستان نیز بیرون آیم حکایت فقیره درویشی حامله بود
کیا حرمت ہے کہ بیچ جاڑے کی بھی باہر آؤن میں ایک فقیر کے تئین جورو حاملہ تھی
مدت حمل بسر آورد درویش را همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خداوند تعالی
مدت حمل کی بسر لائی فقیر کے تئین تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ پاک
مرا پسری بخشد جز این خرقه که پوشیده دارم هر چه در ملک منست ایثار درویشان
میرے تئین ایک بیٹا بخشے سوائے اس گدڑی کو کہ پہنے ہوں میں جو کچھ کہ بیچ ملک میرے کے ہے تصدق فقیروں کو
کنم اتفاقا پسر آورد سفرهٔ درویشان بموجب شرط نهاد پس از چند سال از سفر شام
کروں میں اتفاقاً بیٹا جنا اور مہمانی فقیروں کی بموجب شرط کے بجا لایا پیچھے کئی برسوں کے کہ سفر شام سے
باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
پھر آیا میں بیچ محلے اوس دوست کے گذرا میں اور حقیقت حال اوسکی سے پوچھا میں نے کہا بیچ قیدخانے
شحنه درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون
کوتوال کے ہے سبب پوچھا میں نے کسی نے کہا بیٹے اوسکے نے شراب پی اور تندخوئی کی اور خون
کسی ریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نای است و بند گران
کسی کا گرایا اور درمیان سے بھاگا باپ کے تئین بسبب اوسکی زنجیر بیچ گردن کے ہے اور قید بھاری
بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل خواسته است قطعه زنان
اوپر پاؤں کے کہا میں نے اس بلا کے تئین اوس نے ساتھ حاجت کے خدای بزرگ اور برتر سے چاہا ہے جورواں
باردار ای مرد هشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بهتر بنزدیک خردمند
حمل رکھنے والی اے مرد ہوشیار جو وقت پیدا ہونے کے سانپ جنیں اوس سے بہتر نزدیک عقلمند کے
که فرزندان ناهموار زایند حکایت طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ
کہ لڑکے نالائق جنیں لڑکا تھا میں کہ ایک بزرگ سے پوچھا میں نے بالغ ہونے

گفت در مسطور آمده است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام
کہا بیچ مسطور کے آیا ہے کہ تین نشان رکھتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا احتلام
و سوم بر آمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضای
اور تیسرا نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت مین ایک نشان رکھتا ہے اور بس وہ کہ بیچ رضامندی
خدای عز و جل بیش از آن باشی که در بند حظ نفس خویش و هر که در وی این صفت
خدا بزرگ اور برتر کے زیادہ اوس سے رہے تو کہ بیچ قید خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیچ اوسکی یہ صفت
موجود نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعه بصورت آدمی شد قطرهٔ آب
موجود نہین ہے نزدیک حقیقت والونکے بالغ نہ گنین اوسکو ساتھ صورت کے آدمی ہوا قطرہ پانی کا
که چهل روزش قرار اندر رحم ماند + وگر چهل ساله را عقل و ادب نیست بتحقیقش نشاید
کہ چالیس دن اوسکو قرار بیچ پیٹ کے رہے جو چالیس برس والیکو عقل اور ادب نہین ہے ساتھ تحقیق کے اوسکو
آدمی خواند جوانمردی و لطف است آدمیت + همین نقش هیولائی مپندار + هنر باید
آدمی پڑھنا جوانمردی اور پاکیزگی ہے آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان ہنر چاہیئے
صورت میتوان کرد + بایوانها در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد فضل و
صورت سیکھے کرنا اوپر محلون کے شنگرف اور زنگار سے جو انسان کی نہین ہووے بزرگی اور
احسان + چه فرق از آدمی تا نقش دیوار + بدست آوردن دنیا هنر نیست + یکی را گر توانی
احسان کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک بیچ ہاتھ کے لانا دنیا کا ہنر نہین ہے ایک کو جو سکے تو
دل بدست آر حکایت سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی
دل بیچ ہاتھ کے لا ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادون حاجیون کے پڑا تھا اور دعا کرنیوالا
در آن سفر هم پیاده بود انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم
بیچ اوس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف بیچ سر اور منہ آپسکے پڑے ہم اور داد بدکہنے اور لڑائی کی دی ہم نے
کجاوه نشینی را دیدم که با عدیل خویش میگفت یا للعجب پیاده عاج چو عرصهٔ شطرنج بسر میبرد
ایک کجاوہ بیٹھنے والیکو دیکھا میں نے کہ ساتھ برابر اپنے کے کہتا تھا ای عجب پیادہ ہاتھی دانت کا میدان شطرنج کو تمام کر

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایتست **قطعه** وه که هر گه که سبزه
اگر ساتھ ضرورت کے کچھ لکھیں یہ بیت کفایت ہے کیا خوب کہ جسوقت کہ سبزہ
در بستان + بدمیدی چه خوش شدی دل من + بگذر ای دوست تا بوقت
بیچ باغ کے جمتا کیا خوش ہوتا دل میرا گذر کر اے دوست تو وقت
بهار + سبزه بینی دمیده بر گل من **حکایت** پارسائی بر یکی از
بہار کے سبزہ دیکھو تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسا نے پاس ایک کے
خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همی کرد گفت
صاحبوں نعمت سے گذر کیا کہ غلام کے تئیں ہاتھ اور پاؤں باندھ کے سختی کرتا تھا کہا
ای پسر همچو تو مخلوقی را خدای عز و جل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بر وی فضیلت
اے لڑکے مانند تیری ایک خلق کو تئیں خدای بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تیرے تئیں اوپر اوسکے
داده شکر نعمت باری تعالی بجای آر و چندین جفا بر وی مپسند نباید که فردای قیامت
دی شکر نعمت خدای برتر کا بجالا اور اتنا ظلم اوپر اوسکے مت پسند کر نہ چاہیے کہ کل قیامت کے دن
به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار + جورش مکن و
بہتر تجھسے ہووے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کے مت کر غصہ بہت ظلم اوسپر مت کر
دلش میازار + او را تو بده درم خریدی + آخر نه بقدرت آفریدی + این حکم و
اور دل اوسکا مت آزردہ کر آخر اوسکو تو نے ساتھ دس درم کے خرید کیا تو آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے یہ حکم اور
غرور و خشم تا چند + هست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجه ارسلان و آغوش + فرمانده
غرور اور غصہ کب تک ہے تجھسے بزرگ زیادہ صاحب ای صاحب بہا کر اور غلام کے حکم فرمانے والا
خود مکن فراموش + در خبرست از سید عالم صلی الله علیه و سلم که گفت بزرگترین
اپنا مت کر بھلا بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام کہ کہا بڑی زیادہ
حسرتی در روز قیامت آن بود که بندهٔ صالح را به بهشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ
حسرتوں ہوں دن قیامت کے وہ ہوویگی کہ بندہ نیک کے تئیں بیچ بہشت کے لیجاویں اور صاحب بدکار کے تئیں بیچ دوزخ کے

قطعه بر غلامی که طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیره مگیر

اور مت اوس غلام سے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت تیری کا ہے غصہ بیحد مت چلا اور غصہ مت پکڑ

که فضیحت بود بروز شمار + بنده آزاد و خواجه در زنجیر **حکایت** سالی

کہ فضیحت ہووے بیچ روز شمار کے غلام چھوٹا ہوا اور صاحب بیچ زنجیر کے ایک برس

از بلخ بامیانم سفر بود و راه از حرامیان پرخطر جوانی بدرقه همراه ما شد سپرباز چرخ

بلخ بامیان کو مجھکو سفر تھا اور رستہ چوروں سے پرخطر تھی ایک جوان ساتھ ہمراہی کو ہمراہ ہمارے ہوا ڈھال رکھنے والا تیر پھینکنے والا

انداز سلحشور بیش زور که بده مرد کمان او را زه کردندی و زورآوران روی زمین

ہتھیار رکھنے والا زیادہ سپاہی زیادہ زور کہ ساتھ مدد دس مرد کے کمان اوسکی کو چلہ لگاتے اور زور آور روی زمین کے

پشت او بر زمین نیاوردندی اما چنانکه دانی متنعم بود و سایه پرورده نه جهاندیده

پشت اوسکی اوپر زمین کے نہ لگا سکتے تھے لیکن جیسا کہ جانتا ہے تو دولتمند تھا اور سایہ کا پلا ہوا نہ جہان دیکھا

و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده

اور نہ سفر کیا ہوا آواز نقارہ دلاوروں کی بیچ کان اوسکے نہ پہونچی اور چمک تلوار سواروں کی نہ دیکھی

شعر نیفتاده در دست دشمن اسیر + بگردش نباریده باران تیر + اتفاقاً من و این

نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید گرد اوسکے نہ برسا مینہ تیر کا اتفاقاً میں اور یہ جوان

جوان هر دو در پی هم دوان هر آن دیوار قدیمش که پیش آمدی بقوت بازو بیفکندی

دونوں پیچھے آپسکے دوڑنے والے جو دیوار پرانی اوسکی کہ آگے آتی ساتھ قوت بازو کی گراتا

و هر درخت عظیم که دیدی به نیروی سرپنجه برکندی و تفاخر کنان گفتی **بیت**

اور جو درخت کہ بڑا دیکھتا ساتھ قوت زور کے اوکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا

پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجه مردان بیند + ما در این حالت

ہاتھی کہاں تو ڈھونڈھا اور بازو پہلوانوں کا دیکھے شیر کہاں تو ہتھیلی اور سرپنجہ مردوں کا دیکھے ہم بیچ

که دو هندو از پس سنگی سر برآوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دگر کلوخ

کہ دو ہندو پیچھے ایک پتھر کے سر نکالا اور قصد قتل کرنے ہمارے کا کیا بیچ ہاتھ ایک کے ایک لکڑی اور بیچ بغل دوسرے کے ڈھیلا

جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد بیت بیار آنچه داری ز مردی و زور

جوان کے تئین کہا کیا تو ڈھیل کرتا ہے تو کہ دشمن آئے لا جو کچھ رکھتا ہے تو مردی اور زور سے

که دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان او دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان

کہ دشمن ساتھ پانوں اپنے کے آیا گور بیچ تیر اور کمان کے تئین دیکھا میں نے ہاتھ جوان کے گرا اور کانپتا اوپر ہڈی کے پڑا

فرد نه هر که موی شگافد بتیر جوشن خای + بروز حمله جنگ آوران بدارد پای

نہ جو کوئی بال چیرے ساتھ تیر جوشن کاٹنے والے کے روز حملہ لڑائی لانیوالوں کے رکھے قدم

چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلاح و جامه ها رها کردیم و جان بسلامت آوردیم قطعه

تدبیر سوائے اس کے نہ دیکھی ہم نے کہ اسباب اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑ دیے ہم نے اور جان ساتھ سلامتی کے باہر لائے ہم

بکارهای گران مرد کار دیده فرست + که شیر شرزه درآرد بزیر خم کمند + جوان

ساتھ کاموں بھاری کے مرد کار دیدہ بھیج کہ شیر مست کو لا دے بیچ خم کمند کے جوان

اگرچه قوی یال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف

اگرچہ زور آور اور پیل تن ہووے بیچ لڑائی دشمن کے اسکا دہشت سے ٹوٹے پیوند لڑائی آگے لڑائی

آزموده معلوم است + چنانکه مسئله شرع پیش دانشمند حکایت توانگرزاده را دیدم که بر سر

آزمائے ہوئے کے معلوم ہے جیسا کہ مسئلہ شرع کا آگے عالم کے ایک توانگرزادے کو میں نے دیکھا بیچ

گور پدر نشسته و با درویش بچه مناظره در پیوسته که صندوق تربت پدر ما سنگین است

قبر باپ کی بیٹھا ہوا اور ساتھ فقیر بچے کے جھگڑا ملایا کہ صندوق قبر باپ ہمارے کا سنگین ہے

وکتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در ساخته بگور پدرت چه ماند

اور کتابہ رنگین اور فرش سنگ سفید کا ڈالا اور اینٹ فیروزہ کی بیچ اسکی بنائی اور قبر باپ تیرے کو کیا مشابہ

دو فراهم نهاده و مشتی دو خاک بر و پاشیده درویش پسر این بشنید گفت تا پدرت

آپس میں رکھے اور مٹھی دو خاک کی اوپر اسکے چھڑکی فقیر کے لڑکے نے یہ سنا اور کہا تو باپ تیرا

در زیر آن سنگهای گران بر خود بجنبد پدر من به بهشت رسیده بود فرد خر که بار کمتر

نیچے پتھروں بھاری کے اوپر اپنے جنبش کرے باپ میرا بیچ بہشت کی پہنچا ہوگا گدہا کہ

خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا که پروردهٔ نعمت بزرگانم این سخن سخت

صاحبوں نعمت کو تئیں بخشش نہیں ہے   میری تئیں کہ پالا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں ہیں یہ بات سخت

آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیرهٔ گوشه نشینان و مقصد

آئی کہا میں نے ای یار دولتمند آمدنی غریبوں کے ہیں اور ذخیرہ رکھنے والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد

زائران و کهف مسافران و متحمل بارگران از بهر راحت دگران دست تناول

زیارت کرنیوالوں کے اور جای آرام مسافروں کی اور اٹھانیوالے بوجہ بہاری کے واسطے آرام اوروں کی ہاتھ کہانیکا

بطعام آنگه برند که متعلقان و زیردستان بخورند و فضلهٔ مکارم ایشان بارامل

اوپر کہانیکی اوس وقت لیجاتے ہیں کہ متعلق اور زیردست کہاویں اور پس خوردہ بخشش انکا ساتھ بیوہ عورتوں

و پیران و اقارب و جیران رسیده **قطعه** توانگران را وقف است و نذر و مهمانی + زکوة

اور بڈہوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا   دولتمندوں کی تئیں وقف ہے اور نذر اور مہمانی زکوۃ

و فطرت و اعتاق و هدی و قربانی + تو کی بدولت ایشان رسی که نتوانی +

اور صدقہ   اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی   تو کب برابر دولت انکی پہنچے تو کہ نسکے تو

جز این دو رکعت و آنهم بصد پریشانی + اگر قدرت جود است و اگر قوت سجود توانگران را

سوا ان دو رکعت نماز کی اور وہ بھی ساتھ پریشانی کے   جو مقدور بخشش کا ہی اور جو طاقت سجدہ کی دولتمندوں کی

بهتر میسر شود که مال مزکی دارند و جامه پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت

بہتر میسر ہوتا ہی کہ زکوۃ دیا ہوا رکھتے ہیں اور لباس پاکیزہ اور اسباب گہر کا نگاہ رکہا گیا اور دل فارغ اور طاقت

طاعت در لقمهٔ لطیف است و صحت عبادت در کسوت لطیف پیداست که از

طاعت کے بیچ لقمہ لطیف کی ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ

معدهٔ خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت و از پای بسته چه سیر و از دست

پیٹ خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے   کیا مروت اور پیر بندہے سے کیا سیر اور ہاتھ

گرسنه چه خیر **قطعه** شب پراگنده خسپد آنکه پدید + نبود وجه بامدادانش + مور گرد آورد

بھوکے سے کیا خیرات   رات کو پراگندہ سووے وہ شخص کہ ظاہر نہووے روزی صبح کو اوسکی چیونٹی جمع لاوے

بینا ایشان + تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقہ نپیوندد و جمعیت در
ہیچ گرہیون کے تو فراغت ہووی جاڑون مین اوسکو فراغت ساتھ فاقہ کو نہ ملے اور خاطر جمع ہم
تنگدستی صورت نہ بندد یکی تحریمہ عشا بستہ و دیگری منتظر عشا نشستہ ہرگز این
مفلسی کے صورت نہ باندہے ایکنے نیت نماز سونی کے باندہی اور دوسرا انتظار روٹی رات کا بیٹھا ہرگز
بدان کی ماند ہیئت خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگندہ روزی پراگندہ دل
ساتھ اوسکی کب مانند ہووے صاحب مال کا ساتھ حق کی مشغول پریشان روزی سے پریشان دل
پس عبادت ایشان بقبول نزدیکترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ
پس عبادت اونکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ جمع ہین اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ
خاطر اسباب معیشت ساختہ و باوراد عبادت پرداختہ عرب گوید
خاطر اسباب زندگانی کا کیا اور ساتھ وظیفہ عبادت کے مشغول ہوے عرب کہتا ہے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجَارٍ لَا یُحِبُّ در خبرست
پناہ چاہتا ہون طرف اللہ کی اوس محتاج سے کہ اوپر زمین کے اوندہا گرانیوالا ہے اور ہمسایگی سے ساتھ اوس شخص کے نہیں
اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفتا این شنیدی و آن نشنیدے
کہ فقیری ہی روسیاہی بیچ دو جہان کے کہا یہ سنا تو نے اور وہ نہ سنا تو نے
کہ فرمودہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم
کہ فرمایا ہے فقیری سے فخر میرا کہا مین نے چپ رہ کہ اشارہ سید عالم کا
علیہ السلام بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نہ اینان
اوپر اوسکے سلام ساتھ فقر اوس گروہ کی ہے کہ مرد میدان رضا کی ہین اور سپر تیر قضا کے نہ یہ لوگ
کہ خرقہ ابرار پوشند و لقمہ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ در باطن
کہ گدڑی بزرگون کی پہنین اور لقمہ روزینے کا بیچین اے طبل بلند آواز بیچ باطن کے
ہیچ + بی توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیج + روی طمع از خلق بپیچ ار مردے
خالی نے توشہ کیا تدبیر کریگا تو وقت مرنے کے منہ طمع کا پھیر خلق سے اگر مرد ہے تو

تسبیح ہزار دانہ بر دست منیچ + درویش بمعرفت نیارا تا کارش بکفر ناانجا مد

تسبیح ہزار دانہ کی بیچ ہاتھ کے مت پہیر فقیر نے معرفت نہ آرام کرے تا کام اوسکا بیچ کفر کے نکلے

کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کہ نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن

کہ فقر بیچ فقیری ہوئی ہے کفر کہ نچاہیے سوا ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگی کے تئین پہنانا

یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبہ ایشان کہ رسانَد

یا بیچ چھوڑانے ایک گرفتار کی کوشش کرنا اور بیٹون جنس ہماری کو تئین بیچ مرتبہ اونکی کون پہنچاوے

و ید علیا بید سفلی چہ ماند بینی کہ حق جل شناؤہ در محکم تنزیل از نعیم اہل

اور ہاتھ بڑا ساتھ ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہووے نہیں دیکھتا ہے کہ حق بزرگ ہے تعریف اوسکی بیچ آیات قرآن کی اہل بہشت

خبر میدہد اُولٰٓئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ تا بدانی کہ مشغولان کفاف از قاعدۂ ورع بیرون ... تشنگان را نماید اندر

خبر دیتا ہے وہ لوگ ہین اسطے اونکے رزق ہے معلوم پیاسون کے تئین دکھلائی دیتا ہے بیچ

خواب + ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب + جواب حالے کہ من این سخن

خواب کے تمام عالم بیچ آنکہ کے چشمہ پانی کا جسوقت کہ مین نے یہ بات

بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید

کہی مین نے باگ طاقت صبر کے ہاتھ بر داشت ہو گیے تلوار زبان کی کہینچے

و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جہانید و گفت چندان مبالغت

اور گہوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا کہا اتنا مبالغہ

در وصف ایشان بکردی و سخنہای پریشان بگفتی کہ وہم تصور کند

بیچ وصف انہونکے کیا تونے اور باتین پریشان کہین تونے کہ وہم خیال کرتا ہے

کہ تریاقند یا کلید خانہ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل

کہ زہر مہرہ ہین یا کنجی خانہ روزی کی ہین قوم تکبر کرنیوالی مغرور تعجب کرنیوالی نفرت کرنیوالی مشغول ہونیوالی

مال و نعمت و مفتتن جاہ و ثروت کہ سخن نہ گویند الا

مال اور نعمت کی اور فریفتہ مرتبے اور دولت کے کہ بات نہ کہین مگر

جواب گفتمش بر بخیل خداوندان نعمت وقوف نیافتهٔ الا بعلت گدائی وگرنه

جواب کہا مین اوسکو او بخیل صاحبوں نعمت کے وقوف نپایا تونی لیکن بسبب گدائی کے وگرنہ

هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست و گدا داند که

جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھی کریم او بخیل اوسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانی کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ

ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان

ممسک کون ہے کہا ساتھ آزمائش وسکی کی کہتا ہوں مین کہ عزیزونکو اوپر دروازے کی رکہین او غلیظوں

شدید را بر گمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینهٔ صالحان و اهل تمیز

سخت کو تعین مقرر کرتے ہیں تو دخل عزیزوں کو نہ دین او رہاتھ ظلم کا اوپر سینہ نیکوں اور صاحب تمیز کے

نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشد بیت آنرا که عقل

رکہین او رکہین کوئی اوس جگہ نہین ہو او رحقیقت مین سچ ہو کہا ہووے او سکے تئین کہ عقل

و همت و تدبیر و رای نیست ٭ خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست

او ہمت او رتدبیر او عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گہر مین نہین ہے

گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعهٔ گدایان بفغان

کہا مین نے بہ عذر اوسکے ہاتھ امیدواروں سے جان سے تنگ آئی ہیں اور رقعے فقیروں سے بیچ شور کے

و محال عقلست که اگر ریگ بیابان در شود و چشم گدایان پر شود شعر

او رمحال عقل سے ہے کہ اگر بالو جنگل کی موتی ہووے اور آنکہ فقیروں کی بہر جاوے

دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا ٭ پر نشود همچنان که چاه بشبنم ٭ هر کجا سختی دیده

دیدہ اہل طمع کا ساتھ نعمت دنیا کی نہ بہر جاوے جیسا کہ کنواں اوس سے جہان کہین سختی دیکھی ہوئی

کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد

کہینچے ہوئی کو تئین دیکھی تو اپنی تئین ساتھ حرص کے بیچ کاموں خوف کیے ہوئے کے ڈالی اور پیچھے اوسکے سے نہ پرہیز کرے

و از عقوبت آن نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را گر

اور عذاب وسکی سے نہ ہراس کرے او رحلال حرام سے نہ پہچانے کتے کو اگر

کلوخی بر سر آید + ز رشادی بر جهد کان استخوانیست + اگر نعشی دو کس
ایک ڈھیلا اوپر سر کے آوے خوشی سے کود دے کہ وہ ہڈی ہے جو ایک نعش آدمی کے
بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد که خوانیست + اما صاحب دنیا که بعین
اوپر کندھے کے لیوین کنگال طبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے لیکن دولتمند کہ ساتھ آنکھ
عنایت حق ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من همان انگار که تقریر
بخشش خدا کی ملاحظہ کیا گیا ہے اور بسبب حلال کے حرام سے پناہ کیا گیا میں وہی معلوم کر کہ تقریر
سخن بگفتم و بیان و برهان بیاوردم انصاف از تو توقع دارم که هرگز دیده
بات کی کہی میں نے اور بیان و دلیل لایا میں انصاف تیرے سے امید کرتا ہوں میں کہ ہرگز دیکھا
دست دغائی بر کتف بسته یا بینوائی بزندان در نشسته یا پرده معصومی
ہاتھ ایک دغاباز کا اوپر مونڈھے کے بندھا یا ایک مفلس بیچ قید خانے کے بیٹھا یا پردہ ایک معصوم کا
دریده یا کفی از معصم بریده الا بعلت درویشی شیرمردانرا بحکم ضرورت در
پھٹا ہوا یا ہاتھ پہنچے سے کٹا ہوا مگر بسبب فقیری کی شیر مردوں کے تئیں ساتھ حکم ضرورت کی بیچ سینہ زوری
کعبها سفته و محتملست اینکه یکی را از درویشان نفس اماره مراد طلب کند
اور ٹخنی پر چڑی ہوئی اور احتمال ہے کہ ایک کو فقیروں سے نفس حکم دینے والا ایک مراد طلب کرے
چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج توامند
جو قوت نگاہ رکھنے اوسکے کی نہووے ساتھ گناہ کے گنہگار ہووے کہ پیٹ اور فرج دونوں بچے ایک پیٹ کے ہیں
یعنی دو فرزند یک شکم که مادام که این یکی بر جا است آن دیگری بر پا است شنیده ام
جب تک کہ یہ ایک اپنی جگہ ہے وہ دوسرا قائم سنا ہے میں نے
که درویشی را با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری
کہ ایک فقیر کو ساتھ ایک جوان نوخاستہ کے اوپر ایک بدی کی دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجاتی خود دہشت سنگساری کی
بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم
تھی کہا اے مسلمانوں قوت نہیں رکھتا ہوں میں کہ جورو کروں میں اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کروں

پرہیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند + آنکه گفتی در بر مسکینان

پرہیزگاری کی نہیں ملتے باگ ہاتھ پرہیزگاری سے لیجاوے وہ کہ کہا تونے دروازہ اوپر مفلسوں کے

به بندند حاتم طائی که بیابان نشین بود اگر شهری بودی از جوش گدایان

باندھتے ہیں حاتم طائی کہ جنگل کا بیٹھنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیروں سے

بیچاره شدی و جامه بروپاره کردندی چنانکه در طیبات آمده است شعر

بیچارہ ہوتا اور کپڑا اوپر اسکے ٹکڑے ہوتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کے آیا ہے

در من منگر تا دگران چشم ندارند + کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی + گفتا نه

بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکھیں کہ ہاتھ فقیروں سے نیکی کرنا ایک اجر کہا نہ

که من بر حال ایشان رحمت میبرم گفتم نه که بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین

کہ میں اوپر حال انہوں کی رحمت لیجاتا ہوں میں کہا میں نے نہیں کہ اوپر مال انہوں کے افسوس کھاتا ہے تو ہم بیچ اس

گفتار و هر دو بهم گرفتار هر بیدقیکه براندی بدفع آن کوشیدمی و هر شاهیکه

گفتگو کے اور دونو آپس میں گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اسکے کی کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ

بخواندی بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسه همت در باخت و تیر جعبه حجت همه بینداخت

کہ بلاتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا میں یہانتک کہ نقد تھیلے ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب گرا دئے

قطعه هان تا سپر نیفکنی از حمله فصیح + کو را جز این مبالغه مستعار نیست

جبتک سپر نہ ڈالی تو سے حملے فصاحت کرنیوالے کے کہ اوسکو نہیں سوا مبالغہ مانگے ہوئے کے نہیں ہے

دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی + بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

دین قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفا کہنے والا اور پر دروازے کے ہتھیار رکھتا ہے اور کوئی بیچ قلعہ کے

تا عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهده گفتن آغاز

آخر کو دلیل اوسکو نہ رہے ذلیل اوسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا بڑھایا کیا اور بیہودہ کہنا شروع

و سنت جاهلانست که چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسله خصومت بجنبانند

اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جب بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہیں زنجیر دشمنی کی ہلاویں

چون آزر بت تراش که بحجت به پسر برنیامد بجنگ برخاست

جو آزر بت کا تراشنے والا کہ بیچ حجت کے ساتھ بیٹے کے سر برنہوا واسطے لڑائی کے اوٹھا

که لئن لم تنته لارجمنک دشنام داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش

تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تیرے تئین گالی مجکو دی اوسکو کہا مین گریبان میرا پہاڑا ٹھوڑی اوسکی

گرفتم قطعه او در من و من در او فتاده خلق از پی ما دوان و خندان انگشت

پکڑی مینے وہ بیچ میرے اور مین بیچ اوسکے پڑا خلق پیچھے ہمارے سے دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی

تعجب جهانی از گفت و شنید ما بدندان القصه مرافعه این سخن پیش قاضی

تعجب کی جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتوں کے آخر کو رجوع کرنا اس بات کا آگے قاضی کے

بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان

لیگئے ہم اور حکم دینے صاحب انصاف پر راضی ہوئے ہم تا حاکم مسلمانوں کا ایک صلح ڈہونڈہے اور درمیان

توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید

امیرون اور فقیرون کی کچھ فرق کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنے

سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای که توانگران را

سر بیچ جیب فکر کی لیگیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اوٹھایا اور کہا اے کہ امیرون کی

ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر

تعریف کہی تونے اور پر فقیرون کے ظلم روا رکہا تونے جان کہ جس جگہ کہ پہول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب

خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست

خمار ہے اور اوپر خزانے کے سانپ ہے اور اوس جگہ کہ موتی شاہوار ہے مگر جانور آدمی کہانیوالا ہے

لذت عیش دنیا را لدغهٔ اجل در پیست و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش

لذت عیش دنیا کی [illegible] موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کی تئین دیوار مکروہ بات کی آگے

بیت جور دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم

ظلم دشمن کا کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا خزانہ اور سانپ اور پہول اور کانٹا اور غم [illegible]

شادی بهم بنشیند + نظر نکنی در بستان که بید مشک است و چوب خشک همچنین در زمره

خوشی بہم ہین نظر نہیں کرتا ہے تو بیچ باغ کی کہ بید مشک ہے اور لکڑی خشک اور ایسے ہی بیچ گروہ

توانگران شاکرند و کفور و در حلقه درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژاله هر قطره

دولتمندوں کے شکر کرنیوالی ہین اور کفر کرنیوالی اور بیچ حلقہ فقیروں کے صبر کرنیوالی ہین اور ناشکر اگر اولا ہر قطرہ

دُر شدی + چو خرمهره بازار ازو پر شدی + مقربان حضرت جل و علا توانگرا

موتی ہوتا مانند کوڑیوں کی بازار اوس سے بھر ہوتا نزدیک ہونیوالی حضرت بزرگ و برتر کے دولتمند

درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش

درویش خصلت اور درویش ہین توانگر ہمت و بہتر امیرون میں وہ ہے کہ غم فقیر کا

خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگران گیرد و من یتوکل علی الله فهو

کھائی و بہتر فقیروں میں وہ ہے کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کرتا ہے توکل اوپر اللہ کے پس وہ

حسبه پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی

کافی ہے اوسکو پس منہ غصے کا مجھسے طرف فقیر کے کیا اور کہا ای کہ کہا تو نے

توانگران مشتغلند و ساهی مست ملاهی نعم طائفه هستند برین صفت

دولتمند مشغول ہین کار دنیا مین اور بھولی ہوی اور مست بازیوں کے ہے ہان ایک گروہ ہین اوپر اس صفت کے

که بیان کردی قاصر همت کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند و اگر

کہ بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنیوالی نعمت کی کہ بچاوین اور رکھین اور نہ کھاوین اور نہ دیوین اور جو

بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان بردارد باعتماد مکنت خویش از محنت

ساتھ مثل کے مینہ نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اوٹھا دے ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت سے

درویش نپرسند و از خدای نترسند گویند شعر گر از نیستی دیگری شد هلاک

فقیر کی نہ پوچھین اور خدا سے نہ ڈرین اور کہتے ہین نیستی سے دوسرا ہوا ہلاک

ترا هست بط را ز طوفان چه باک شعر و راکبات نیاق فی هوادجها

تیری کیا ہے بط کو طوفان سے کیا دہشت اور بیٹھنے والیان اونٹنیوں سوار بیچ ہودجوں

درخت کرم هر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک شاخ و بالای او + گر امیدواری

درخت کرم جہاں کہیں جڑ کی گذری فلک سے شاخ اور قد اوسکا اگر امیدوار ہی تو کہ اوس سے

کز وی بر خوری + بمنت منه اره بر پای او + قطعه شکر خدای کن که موفق شدی بخیر

پھل کھاوے تو احسان مت رکھ آرہ اوسکے پاؤں پر شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہو تو ساتھ خیر کی

ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت + منت منه که خدمت سلطان همی کنی + منت

انعام اور مہربانی اوسکی سے نہ معطل چھوڑا تجھکو احسان مت رکھ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو احسان کو جان

شناس از و که بخدمت بداشتت حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی

اوس سے کہ بیچ خدمت کے رکھا تجھے دو شخص رنج بیہودہ لیجاتے ہیں اور کوشش

بیفایده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد

بیفائدہ کرتے ہیں ایک وہ جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکھا اور نہ کیا

علم چندانکه بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نه محقق بود نه دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو جو عمل تجھمیں نہیں ہے نادان ہے تو نہ محقق ہووے نہ دانشمند

چارپایی برو کتابی چند حکمت علم از بهر دین پروردنست نه از بهر دنیا

ایک چارپایہ اوپر اوسکے کتابیں کئی علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دنیا

خوردن شعر هر که پرهیز و علم و زهد فروخت خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

کھانے کے جو کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچے ایک کھلیان جمع کیا اور صاف جلا دیا

پند عالم ناپرهیزگار کور مشعله دارست یهدی به و هو لا یهتدی بیت

عالم ناپرہیزگار اندھا مشعلچی ہے راہ دکھائی جاتی ہے سبب اوسکی اور وہ راہ نہیں پاتا ہے

بی فایده هر که عمر در باخت + چیزی نخرید و زر بینداخت حکمت ملک از

بیفائدہ کہ جسنے عمر ہار دی کوئی چیز نہ خریدی اور زر ڈالا ملک

خردمندان جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان از آن

صورت پکڑتا ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاتا ہے بادشاہ ساتھ نصیحت عقلمندوں کی اوس سبب سے

محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاهان قطعه پندی اگر بشنوی ای پادشاه

محتاج زیادہ ہیں کہ عقلمند ساتھ نزدیکی بادشاہوں کے نصیحت اگر سنے تو اے بادشاہ

در همه دفتر به ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچه عمل کار خردمند نیست

بیچ تمام دفتر کے بہتر اس سے نصیحت نہیں ہے سوائے عقلمند کے مت فرما کام اگرچہ کام کام عقلمند کا نہیں ہے

حکمت سه چیز از سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک بی سیاست

تین چیزیں تین چیز بغیر قائم نہیں رہتی ہیں مال بے سوداگری کے اور علم بے بحث اور ملک بے سیاست

قطعه وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری دلی

ایک وقت ساتھ ملائمت کے کہہ اور تواضع اور مروت کے [illegible] کہ بیچ کمند قبول کے لاوے تو ایک دل

وقتی بقهر گوی که صد کوزه نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی حکمت رحم آوردن بر بدان

ساتھ غصہ کے کہہ کہ سو کوزہ مصری کے کبھی کبھی ایسا ہیچ کام کی نہ آوے کہ [illegible] اندرائن رحم لانا اوپر بروں کے

ستمست بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر درویشان بیت خبیث را چو تعهد

ظلم ہے اوپر نیکوں کے اور بخشنا ظالموں کا جور ہے اوپر درویشوں کے [illegible] خبیث کے تئیں

کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی + پند دوستی پادشاهان اعتماد

جو دلجوئی کرے اور سرفراز کرے تو ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے اوپر دوستی بادشاہوں کے بھروسا

نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد

نہ چاہیے کرنا اور اوپر آواز اچھی لڑکوں کے کہ وہ ساتھ ایک خیال کی تبدیل ہووے اور یہ ساتھ ایک خواب کے متغیر ہووے

مثنوی معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدائی بنهی + پند

معشوق ہزار دوست کے تئیں دل نہ دے تو اور جو دیتا ہے تو وہ دل اوپر جدائی کے رکھے تو

هر آن سری که داری با دوست در میان منه و اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که

وہ بھید رکھتا ہے تو ساتھ دوست کی درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست خالص ہووے کیا جانے کہ

وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد که وقتی دوست گردد

کسی وقت دشمن ہووے اور کوئی آزار کہ سکے تو دشمن کو مت پہنچا کہ شاید کسی وقت دوست ہو وے

سرّی را که پنهان خواهی با کس در میان منه و اگرچه دوست باشد که مر آن دوست را نیز

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھنا چاہیے تو ساتھ کسی کے درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست ہو وے کہ اوس دوست کے بھی

دوستان باشند و همچنین مسلسل قطعه خامشی به که ضمیر دل خویش + با کسی گفتن و گفتن که

دوست ہو ویں اور اسی طرح تسلسل چپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنے کی ساتھ کسی کے کہنا اور کہنا کہ

مگوی + ای سلیم آب ز سرچشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی + سخنی در نهان

مت کہو اے سیدھے پانی سرچشمے سے باندھ کہ جو بھر جاوے نہیں باندھ سکتے دریا کا وہ بات پوشیدہ کی

نباید گفت + که بر ملا نشاید گفت + حکمت دشمن ضعیف که در طاعت آید و

نہ چاہیے کہنا کہ وہ بات برملا نہ چاہیے کہنا دشمن کمزور کہ فرمانبرداری میں آوے

دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته‌اند بر دوستی دوستان

اور دوستی ظاہر کرے مقصود اوسکا سوا اسکے نہیں ہے کہ دشمن زبردست ہووے اور کہا ہے اور پر دوستی دوستوں کے

اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند

اعتماد نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کے کیا بھروسہ ہے اور جو کوئی کہ دشمن چھوٹے کو حقیر گنے ساتھ اوسکے مشابہ ہے

که آتش اندک را مهمل گذارد قطعه امروز بکش که می‌توان کشت + کآتش چو بلند شد جهان

کہ آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے آج ہی مار ڈال جو سکے تو مارنا کہ آگ جو بلند ہوئی جہان

سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر می‌توان دوخت + حکمت

مت چھوڑ کہ چلہ کرے کمان کے تئین دشمن کہ ساتھ تیر کے سکے سینا جلایا

سخن در میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرمزده نباشی بیت

بات درمیان دو دشمنوں کے ایسا کہیے تو کہ اگر دوست ہو ویں شرمندہ نہ ہووے تو

میان دو تن جنگ چون آتش است + سخن‌چین بدبخت هیزم‌کش است + کنند

درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کے ہے بات چننے والا بدبخت لکڑی ڈھونے والا ہے

این و آن خوش دگرباره دل + وی اندر میان کوربخت و خجل + میان دو

اور وہ خوش دوسرے بار دل وہ درمیان میں کور بخت اور شرمندہ میان دو آدمی کے

آتش افروختن + نه عقلست و خود در میان سوختن قطعه در سخن با دوستان آهسته تر

اگر روشن کرنا نہیں عقل ہے تو آپ درمیان میں جلنا بیچ سخن کے ساتھ دوستوں کے آہستہ تر

تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچه گوئی هوش دار + تا نباشد در پس دیوار

تو نہ رکھے دشمن خونخوار کان آگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھ تو نہ ہووے پیچھے دیوار کے کان

گوش + حکمت هر که با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد شعر بشوی ای خردمند از آن

جو کہ ساتھ دشمنوں کے صلح کرتا ہے خیال آزار دوستوں کا رکھتا ہے دہو اے دانا اوس دوست سے

دوست + که با دشمنانت بود هم نشست + حکمت چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف

کہ ساتھ دشمنوں تیرے کے ہووے ہم نشست جو بیچ جاری کرنے کسی کام کے متردد ہووے تو وہ طرف

اختیار کن که بی آزار تر بر آید شعر با مردم سهل گوی دشخوار مگوی + با آنکه در صلح زند جنگ مجوی

اختیار کر کہ بے آزار تر نکلے ساتھ آدمی سہل کہنے والے کے مشکل مت کہہ ساتھ اوسکے کہ دروازہ صلح کا مارے لڑائی

حکمت تا کار به زر بر می آید جان در خطر افکندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف

جب تک کام ساتھ زر کے نکلتا ہو جان بیچ خطرے کے ڈالنا نہ چاہیے عرب کہتا ہے آخر حیلوں کی ہے تلوار

شعر چو دست از همه حیلتی درگسست + حلال است بردن به شمشیر دست + حکمت بر عجز دشمن

جو ہاتھ تمام حیلوں سے ٹوٹا حلال ہے لیجانا اوپر تلوار کے ہاتھ اور عاجزی دشمن کے

رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید + دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود

رحمت مت کر کہ اگر قادر ہووے تو اوپر تیرے نہ بخشش کرے دشمن جو دیکھے تو ناتوان لاف مت مونچھ اپنی سے

مزن + مغزیست در هر استخوان مردیست در هر پیرهن + حکمت هر که بدی را بکشد خلق را از بلای

مت مار ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کے ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کے جو کوئی کہ ایک برے کو مارے بچاوے خلق کو تکلیف

وی برهاند و ورا از عذاب حق قطعه پسندیده است بخشایش ولیکن + منه بر ریش خلق آزار مرهم

آزار اوسکی سے چھوڑاوے اور اوسکو عذاب حق سے پسندیدہ ہے بخشش اور کرم مت رکھ اوپر زخم خلق آزار کے مرہم کا

ندانست آنکه رحمت کرد بر مار + که آن ظلم است بر فرزند آدم حکمت نصیحت از دشمن

نہ جانا اوس نے کہ رحمت کی اوپر سانپ کے کہ وہ ظلم ہے اوپر اولاد آدم کی نصیحت دشمن سے

پذرفتن جهالت است ولیکن شنیدن رواست که بخلاف آن کار کنی که عین صواب است

قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے که برخلاف اوسکے کام کرے تو که نہایت صواب ہے

مثنوی حذر کن انچه دشمن گوید آن کن * که بر زانو زنی دست تغابن *

پرہیز کر اوس بات سے که دشمن کہے وه کر / که او پر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا

گرت راهی نماید راست چون تیر * ازان برگرد و راه دست چپ گیر * پند

جو تجکو ایک راه دکھلاوے سیدہی مانند تیر کے / اوس سے پھر اور راه ہاتھ بائیں کی لے

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد نه چندان درشتی

غصه زیاده حد سے لینا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاوے نه اتنی سختی

کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر ابیات درشتی و نرمی بهم دربه

کیجیو که تجہسے آسوده ہو جاوین اور نه اتنی نرمی که او پر تیرے دلیر / سختی اور نرمی آپسمین بہتر

است * چو فاصد که جراح و مرهم نه است * درشتی نگیرد خردمند پیش * نه سستی

ہے / مانند فصد کھولنے والیکی که زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنیوالا ہے سختی نه پکڑے عقلمند زیاده / نه سستی

که نازل کند قدر خویش * نه مر خویشتن را فزونی نهد * نه یکبار تن در مذلت

که کم کرے قدر اپنی / نه ظاہر کرے اپنے تئین زیادتی رکھے / نه ایکبار تن بیچ ذلت کے

دهد * جوانی با پدر گفت ای خردمند * مرا تعلیم ده پیرانه یک پند * بگفتا

دیوے / ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا ای عقلمند / میرے تئین تعلیم دے بڑہوں کی طرح ایک نصیحت / کہا

نکوئی کن نه چندان * که گردد خیره گرگ تیز دندان * حکمت دو کس دشمن

نیکوئی کر نه اتنے / که ہووے غالب بھیڑیا تیز دندان / دو آدمی دشمن

ملک و دین اند پادشاه بیحلم و زاهد بیعلم شعر بر سر ملک مباد آن ملک

ملک اور دین کے ہیں / بادشاه بے تحمل اور زاہد بے علم / اور پر سر ملک کے مت ہو جیو وه بادشاه

فرمان ده * که خدا را نبود بندهٔ فرمان بردار * پند پادشاه را باید

حکم دینے والا / که خدا کے تئین ہووے بنده حکم کا اوٹھانیوالا / بادشاه کے تئین چاہیے که

عقوبت بر شمار و حکمت متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد **شعر** مشو غره بر حسن

عیب تیرے گنے — کام کرنیوالے کیلئے تبتک کوئی عیب نہ پکڑے بات اوسکی صلاحیت نہ قبول کرے — مت ہو غرہ کرنیوالا اوپر خوبی

گفتار خویش ❊ به تحسین نادان و پندار خویش ❊ **حکمت** همه کس را

باتون اپنی کے — ساتھ تعریف نادان اور پندار اپنی کے — سب کے تئین

عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال **نظم** یکی جهود و مسلمان مناظره کردند

عقل اپنی کامل معلوم ہوے اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے — ایک کافر اور مسلمان لڑائی کرتے تھے

چنانکه خنده گرفت از نزاع ایشانم ❊ بطیره گفت مسلمان گر این

ایسا کہ ہنسی نے لیا لڑائی انہون سے مجھکو — ساتھ غصہ کے کہا مسلمان نے اگر یہ

قباله من ❊ درست نیست خدایا جهود میرانم ❊ جهود گفت بتوریت

قبالہ میرا درست نہین ہے — اے خدا کافر مرون مین — کافر نے کہا ساتھ کتاب توریت کے

میخورم سوگند ❊ اگر خلاف بود همچو تو مسلمانم ❊ گر از بسیط زمین عقل منعدم

کہاتا ہون مین قسم — اگر خلاف ہوی مانند تیری مسلمان ہوون مین — جو چوڑائی زمین سے عقل ناپید

گردد ❊ بخود گمان نبرد هیچکس که نادانم **حکمت** ده آدمی بر سفره بخورند

ہووے — اوپر اپنے گمان نہ لیجاے کوئی آدمی کہ نادان ہون مین — دس آدمی اوپر دسترخوان کے کہا لین

و دو سگ بر مرداری بهم بسر نبرند حریص بجهانی گرسنه است و قانع بنانی سیر

اور دو کتے اوپر ایک مردار کے آپس مین بسر نہ لیجاوین حرص کرنیوالا ساتھ ایک جہان کی بھوکا ہی اور صبر کرنیوالا ساتھ ایک روٹی کی

حکما گفته اند درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت **شعر** روده تنگ بیک نان

حکیمون نے کہا ہے ایک فقیر ساتھ قناعت کے بہتر ایک دولتمند با اسباب سے — معدہ تنگ ساتھ ایک روٹی

تهی پر گردد ❊ نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ **مثنوی** پدر چون دور عمر

خالی کی بھر ہووی — نعمت روی زمین کی پر نہ کرے دیدہ چھوٹا — باپ جب زمانہ عمر اوسکی کا

منقضی گشت ❊ مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت ❊ که شهوت آتش است از وی بپرهیز

گذرا — میرے تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا — کہ شہوت آگ ہے اوس سے پرہیز کر

در گوش هیچ اگرت سرزنش کنم خاموش ○ حکمت بی‌هنران هنرمندان را نتوانند که ببینند همچنانکه

بیچ کان کے مجھکو ملامت کرون مین چپ رہ — نادان عقلمند کے تئین نہین دیکھ سکتے ہین ویسی ہی

سگ بازاری سگ صید را مشغله بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون بهنر با

کتے بازار کے شکاری کتے کے تئین شور برپا کرتے ہین اور آگے آنا نہین سکتے ہین یعنی کمینہ جو ساتھ ہنر کے ساتھ

کسی بر نیاید بخبثش در پوستین افتد ○ کند هر آینه غیبت حسود کوته دست

کسی کے بر نہ آوے ساتھ بدی اوسکی کی بیچ عیب کے پڑے کرے بتحقیق غیبت دشمن کم طاقت

که در مقابله گنگش بود زبان مقال ○ حکمت اگر جور شکم نیستی هیچ مرغ در دام صیاد

کہ بیچ مقابلہ کے گونگے اوسکی ہووے زبان گفتگو کی — جو ظلم پیٹ کا نہوتا کوئی جانور جال مین صیاد کے

نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی ○ حکمت حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر

نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکہتا — حکیم دیر دیر کہاتے ہین اور عبادت کرنیوالے آدہا پیٹ

زاهدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق نکنند اما قلندران چندان

اور زاہد واسطے روکنے جان کے اور جوان طباق بہر لیتے ہین اور بڈہے جب تک عرق نکرین لیکن قلندر اتنا

بخورند که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس ○ شعر اسیر بند شکم را دو شب نگیرد

کہاتے ہین بیچ پیٹ کے جگہ دم کی نرہتی اور دسترخوان کی روزی کسیکی قیدی قید شکم کے تئین دو رات نیند نہ آوے

خواب شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی ○ حکمت مشورت با زنان تباه است و سخاوت

خواب ایک رات بوجہ پیٹ کے ایک رات فکر سے — مشورہ ساتھ عورتون کے تباہ ہے اور سخاوت

با مفسدان گناه ○ فرد ترحم بر پلنگ تیزدندان ستمکاری بود بر گوسفندان ○ فرد خبیث را چو

مفسدون سے گناہ — رحم اوپر چیتے تیز دانت کے — ظلم ہووے ہے اوپر بکریون کے — بدکی خبر جو

تعهد کنی و نوازی بدولت تو گنه میکند بانبازی ○ حکمت هر که دشمن پیش است اگر

تعہد کرے تو اور پیار کرے تو — بدولت تیرے گناہ کرتا ہے ساتھ انبازی کے — جیسے شکن دشمن آگے ہے اگر

نکشد دشمن خویش است ○ سنگ بر دست و مار سر بر سنگ خیره رائی بود قیاس درنگ

نہ مارے دشمن اپنا ہے — پتھر ہاتھ مین اور سانپ اوپر پتھر کے بیوقوفی ہووے ہے خیال اور دیر

لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه یوسف صدیق علیه السلام در
مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوی کا یوسف سچا اوپر اوسکے سلام ہو
خشک سال مصر نخوردی تا گرسنگان را فراموش نکند مثنوی آنکه در راحت
قحط سال مصر کے نہ کہاتا اسواسطے کہ بہونکوں کی تئیں بہولنا نکرے وہ شخص کہ بیچ آرام
و نعمت زیست او چه داند که حال گرسنه چیست حال درماندگان کسی داند
اور نعمت کی جیا وہ کیا جانے کہ حال بہوکہی کا کیا ہے حال عاجزوں کا وہ جانے
که باحوال خویش درماند قطعه ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار
کہ بیچ حال اپنے کے عاجز ہے اے کہ اوپر گہوڑے دوڑنیوالی کی سوار ہی تو ہوشیار
که خر خارکش مسکین در آب و گلست آتش از خانه همسایه درویش مخواه کانچه
کہ گدہا لکڑہاری غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کی ہی آگ گہر ہمسائی مفلس سے مت مانگ کہ جو کچہ
از روزن او میگذرد دود دلست پند ضعیف حال را در خشکی تنگسال
روزن اوسکی سے گذرتا ہی دہواں دل اوسکی کا ہی فقیر ضعیف حال کی تئیں بیچ خشکی تنگسال کے
مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرهم بر ریشش نهی و معلومی پیشش قطعه خری که بینی و
مت پوچہہ کہ کیونکہ ہی تو مگر ساتہ شرط اوس بات کی کہ کوئی مرہم اوپر زخم اوسکی کے رکہ دیا کوئی دینا آگے اوسکی
باری بگل در افتاده بدل برو شفقت کن ولی مرو بسرش چو نکه رفتی و پرسیدی
اوسکا بیچ کیچڑ کی پڑا ہوا دل سے اوپر اوسکی مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اوسکی کے اب کہ گیا تو اور پوچہا تو
که چون افتاد میان به بند چو مردان بگیر دنب خرش حکمت دو چیز
کہ کیونکر گرا کمر باندہ مانند مردوں کی پکڑ دم گدہے اوسکی کی دو چیزیں
مخالف عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت
دشمن عقل کی ہین کہانا زیادہ رزق قسمت کی گئی سے اور مرنا آگے وقت
معلوم قطعه قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه بکفر یا بشکایت بر آید از دهنی
معلوم سے قضا دوسری نہووی ہزار نالی اور آہ سے ساتہ کفر یا شکایت کے برآوے منہ سے

یا بنا کن خانه در خورد پیل **حکمت** خلعت سلطان اگرچه عزیزست جامه خلقان

یا بنا کر گھر لایق ہاتھی کے   خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہی   جامہ پرانا

خود از ان بعزت تر و خوان بزرگان اگرچه لذیذ خرده انبان خویش از ان

اپنا اوس سے عزت میں زیادہ اور خوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہی ریزہ جو شین اپنی کا اوس سے

بلذت تر **بیت** سرکا از دست رنج خویش تره + بهتر از نان ده خدای و بره

لذت مین زیادہ   سرکہ ہاتہ رنج اپنے سے اور ساگ   بہتر ہی روٹی گانون کے مالک اور بڑہ کی سے

حکمت خلاف راه صواب است و عکس رای اولوالالباب ارو بگمان خوردن

خلاف راہ نیک کی ہی   اور برخلاف عقل صاحب دانائی کے دوا ساتھ گمان کے کہانا

و راه نادیده بیکاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمة الله علیه پرسیدند که چگونه

اور راہ نہ دیکھی ہوئی کو قافلہ کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی کو ہمین رحمت اللہ کی اوپر اوسکے پوچھا کہ کیونکر

رسیدی درین منزلت در علوم گفت بدانکه هرچه ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم

پہنچا تو اس مرتبہ کو   بیچ علمون کے کہا معلوم کر کہ جو کچہ نہ جانا مین نے پوچھنے سے شرم نہ کی مینے

شعر امید عافیت آنگه بود موافق عقل + که نبض را بطبیعت شناس بنمایی

امید عافیت کی او سوقت ہووے موافق عقل کی   کہ نبض کو بیچ حکیم کو دکھلا دیوے تو

پس هرچه ندانی که ذل پرسیدن + دلیل راه تو باشد بعز دانائی **حکمت** هرچه

پس جو کچہ نجانے تو کہ ذلت پوچھنے کی   راہ بتانے ہو ساتہ عزت اور دانائی کے

دانی که هر آینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطنت را زیان دارد

جانی تو کہ تحقیق کر معلوم تجکو ہو گا پوچھنے مین اوسکے جلدی مت کر کہ ہیبت سلطنت کی نقصان پان لگانے

قطعه چو لقمان دید کاندر دست داود + همی آهن بمعجز موم گردد + نپرسیدش

جو لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتہ داود کے   لوہا اعجاز سے موم ہو وی   نہ پوچھا اوسکو

چه میسازی که دانست + که بی پرسیدنش معلوم گردد **قول** هرکه با بدان نشیند اگر

کیا کرتا ہی تو ۔ کہ جانا   کہ بی پوچھی اوسکو معلوم ہووے   جو کہ ساتہ بدون کے بیٹھے اگر

تیز طبیعت ایشان در وا اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدیکه اگر بخرابات

تیز طبیعت اونهون کا بیچ اوسکی اثر نکرے ساتھ کام اونہونکو تہمت کیا گیا ہووے تو وہ تانک کہ اگر بیچ ایک خرابات کے

رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن **مثنوی** رقم برخود بنادانی

جاوی ساتھ نماز اپنے کی نسبت کیا گیا ہووے ساتھ شراب کیا پینے کو رقم اوپر اپنی ساتھ نادانی کے

کشیدی + که نادان را بصحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند

کھینچے تونے که نادان کے تئین بیچ صحبت کے قبول کیا تونے طلب کی مینے دانایون سے ایک نصیحت

مرا گفتند با نادان مپیوند + که گر دانای دهر خر باشی + وگر نادانی ابله تر باشی

مجھے تئین کہا ساتھ نادان کے مت مل کہ اگر دانا زمانے کا ہے تو نادان ہوگا تو اور جو نادان ہے تو احمق زیادہ ہوگا تو

حکمت حلم شتر چنانکه معلوم هست اگر طفلی مهارش گیرد و صد فرسنگ

بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اوسکے لے اور سو کوس

ببرد گردن از متابعتش برنه پیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب هلاک

لیجاوے گردن طاعت اوسکی سے نہ پھیرے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا

باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش در گسلاند و بیش مطاوعت

ہووے اور لڑکا اوس جگہ ساتھ نادانی کی جانا چاہے باگ ہتیلی اوسکی سے توڑ ڈالے اور آگے اطاعت

نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست

نکرے کہ وقت سختی کے مہربانی بری ہے اور کہتے ہیں کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست

نگردد بلکه طمع زیادت کند **قطعه** کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش

نہووے بلکہ طمع زیادہ کرے وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پاؤن اوسکا رہ

وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگو

اور جو خلاف کرے بیچ دونون انکھون اوسکی کے ڈال خاک بات ساتھ لطف و کرم کی ساتھ درشت خو کے مت کہہ

که زنگ خورده نگردد بنرم سوهان پاک **حکمت** هر که در پیش سخن دیگران افتد

کہ زنگ کھایا ہوا نہووے گا ساتھ سوہن نرم کے پاک جو کہ آگے بات اور ونکی پڑے

تا ماية فضلش بدانند یا پایهٔ جهلش بشناسند **قطعه** نه هر مرد هوشمند جواب + مگر آنکه ازو

تو مایہ فضیلت اوسکا جانین مرتبہ جہالت اوسکی پہچانین نہ ہی مرد ہوشیار جواب مگر وقت کہ اوس

سوال کنند + گرچه بر حق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند **حکمت**

سوال کرین اگرچہ برحق ہوے کشادہ بات حمل دعوی اوسکی کا اوپر مشکل کے کرین

ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چونست

ایک پہوڑا اندر جامہ کو رکہتا تہا مین اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچہتا تہا کہ کیونکر ہے

و نپرسیدی که کجاست دانستم که از آن احتراز میکند که ذکر همه عضوی روا نباشد

اور نہ پوچہتا کہ کہان ہے جانا مین نے کہ اوس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہ ہووے

و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعه** تا نیک ندانی که سخن

اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے جب تک نیک نجانے تو کہ بات

عین صوابست + باید که بگفتن دهن از هم نگشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی

نہایت نیک ہے چاہیے کہ بیچ کہنے کے منہ آپس مین نہ کہولے تو جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کے رہے

به زانکه دروغت دهد از بند رهائی **حکمت** دروغ گفتن بضربت لازم ماند

بہتر اوس سے کہ جہوٹہ دیوے تجکو قید سے رہائی جہوٹہ کہنا ساتہ ضرب کو لازم رہے

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند چنانکه برادران یوسف علیه السلام

اگر بہی زخم درست ہووے نشان رہے نہین دیکہا ہے تو نے کہ بہائی یوسف علیہ السلام کے

بدروغی موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت

ساتہ اوس جہوٹہ سے کہ اسم کی گئی ہوئی اوپر سچ کہنے اونکے کے تکیہ نہ رہا کہا نہین بلکہ بنا دی تمہارے

لکم انفسکم امرا **قطعه** یکی را که عادت بود راستی + خطائی رود در گذارند

جہوٹہ نے ایک بات ایک کی تحقیق کہ عادت ہووے سچائی کی خطا جا دی سے معاف کرتے

ازو + وگر نامور شد بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو **حکمت**

اوس سے اور جو مشہور ہوا ساتہ قول جہوٹہ کے جو سچ کہے اعتبار نہ کرین اوس سے

اجلّ کائنات از روی ظاہر آدمیست واذلّ موجودات سگ و باتفاق

بزرگ تر بیچ آن سب کا از روی ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتّا اور ساتھ اتفاق

خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس قطعہ سگی را لقمہ ہرگز فراموش

عقلمندوں کے کتا حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے کتّے کو نہیں لقمہ ہرگز بھولانا

نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + وگر عمر نوازی سفلہ را + بکمتر چیزی آید با تو در جنگ

بھولوی جو مارے تو سو مرتبہ اوسکو پتھر اور جو ایک عمر نوازے تو کمینی کی بیچ ساتھ کمتر چیز کی آوے ساتھ تیرے لڑنے

حکمت از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بی ہنر سروری را نشاید

نفس پروری ہنر پالنا نہ آوی اور بے ہنر سرداری کی نہیں سجا ہیے

مثنوی مکن رحم بر گاو بسیار خوار + کہ بسیار خوار ہست بسیار خوار + چو گاو ار

مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالی کی کثرت ذلیل ہے اور بہت کھانیوالا مانند بیل کی

ہمی بایدت فربہی + چو خر تن بجور کسان در دہی حکمت در انجیل آمدہ است

چاہتا ہے تو فربہی مانند گدہی کے بیچ ظلم آدمیوں کی دیوے تو بیچ انجیل کے آیا ہے

کہ ای فرزند آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت

کہ ای فرزند آدم کی جو دولتمندی دوں میں تجکو مشغول کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کی مجھسے اور جو مفلس کروں میں تجکو

تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی

تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میرے کا کہاں پاوے تو اور ساتھ عبادت میری کے کب دوڑے تو

قطعہ گہ اندر نعمتی مغرور و غافل + گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش + چو در سرّا و ضرّا

کبھی درمیان نعمت کے تو مغرور اور غافل کبھی درمیان تنگدستی کی ہے تو زخمی اور گھایل جو بیچ

حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بیچون

حال تیرا یہ ہے نہ جانوں میں کب ساتھ حق کے مشغول ہووے تو اپنے سے تقدیر بیچون کی ایک کو

را از تخت شاہی فرود آرد و دیگری را در شکم ماہی نکو دارد بیت وقتست خوش

نیچے تخت بادشاہی سے نیچے لاوے اور ایک کو بیچ پیٹ مچھلی کی نیک رکھے وقت ہی خوش

آن را که بود ذکر تو مونس ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس حکمت اگر
اوسکو تئین کہ ہوے یاد تیری انس کرنیوالی جو شخص کہ ہوے بیچ پیٹ مچھلی کی مانند یونس کے اگر
تیغ قهر بر کشد نبی و ولی سر در کشند و اگر غمزهٔ لطف بجنباند بدان را به نیکان در رسانند
تلوار قہر کی کہینچی نبی اور ولی سر نیچے جہکا لین اور جو آنکہ کا اشارہ مہربانی کا ہلا دے بدون کے تئین ساتہ نیکون کے پہنچا دے

قطعه
گر بمحشر خطاب قهر کند + انبیا را چه جای معذرتست ؟ پرده از روی لطف گو بردار
جو بیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے نبیوں کو تئین کیا جگہ عذر کرنیکی ہے پردہ روی لطف سے کہ اوٹہا
کاشقیا را امید مغفرتست

حکمت
هر که بتادیب دنیا راه صواب نگیرد بتعذیب
کہ کافرون کو امید بخشش کی ہے جو شخص کہ سختی دنیا سے راہ صواب کی نلی ساتہ عذاب
عقبی گرفتار آید ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر
عاقبت کی گرفتار آوے اور ہر آئینہ چکہاوینگے ہم کافرونکو عذاب تہوڑا دنیا مین نہ عذاب کہ وہ بڑا ہے آخرت کا

فرد
پندست خطاب مهتران آنگه بند + چون پند دهند نشنوی بند نهند
نصیحت ہے خطاب بزرگون کا اوسوقت قید جو نصیحت دین نہ سنی تو قید کرین
پند نیکبختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند از ان پیش که پسینیان
نیکبخت ساتہ باتون اور مثالون اگلی لوگون کی نصیحت لیتے ہیں اوس سے آگے کہ پچہلے لوگ
بر واقعه او مثل زنند دزدان دست کوته نکنند تا دست شان کوته نکنند
اوپر واقعہ اوسکی کے مثل ماریں چور ہاتہ چہوٹا نہ کرین جبتک کہ ہاتہ اونکا چہوٹا نہ کرین

قطعه
نرود مرغ سوی دانه فراز + چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب
نہ جاوی مرغ طرف دانہ کے نزدیک جو اور مرغ دیکہے بیچ قید کے نصیحت لے سختی
دگران + تا نگیرند دیگران بتو پند

حکمت
آنرا که گوش ارادت گران آفریده
اوروں سے تو نہ لین اور لوگ تجہسے نصیحت اوسکو تئین کہ کان خواہش کی بہاری پیدا کرے
اند چون کند که بشنود و آنرا که کمند سعادت میبرد چه کند که نرود قطعه
ہیں کیا کرے کہ سنے اور اوسکو تئین کہ کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نجاوے

شب تاریک دوستان خدای + می بتابد چو روز رخشنده + وین سعادت بزور

رات اندھیری دوست خدا کے چمکتی ہے مانند روز روشن کے اور یہ سعادت ساتھ زور

بازو نیست + تا نبخشد خدای بخشنده رباعی از تو بکه نالم که دگر داور نیست

بازو کی نہیں ہے جبتک نہ بخشے خدا بخشنے والا تجھسے ساتھ کسکے نالہ کروں کہ اور حاکم نہیں ہے

وز دست تو هیچ دست بالاتر نیست + آن را که تو رهبری کسی گم نکند + وان را

اور ہاتھ تیرے سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہے اوسکو تحقیق که تو راہ دے کوئی گم نکرے اور وہ کہ

که تو گم کنی کسی رهبر نیست حکمت گدای نیک انجام به از پادشاه بد فرجام

کہ تو گم کرے کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ بد انجام والے سے

بیت غمی کز پیش شادمانی بری + به از شادی کز پسش غم خوری حکمت

وہ غم کہ پیچھے اوسکے خوشی لیجاوے تو بہتر وہ خوشی ہو کہ پیچھے اوسکے غم کھاوے تو

زمین از آسمان نثار است و آسمان از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیه

زمین کو تحقیق آسمان سے نثار ہے اور آسمان کو تحقیق زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ اوسکے ہے

قطعه گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار

جو تجکو خوی میری آئی نالایق تو خوی نیک اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ

حکمت خداوند تبارک و تعالی می بیند و میپوشد و همسایه نمی بیند و میخروشد

صاحب پاک و بہتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے

نعوذ بالله گر خلق غیب دان بودی + کسی بحال خود از دست کس نیاسودی

پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتی کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی سے نہ آسودہ ہوتا

حکمت زر از معدن بکان کندن بر آید وز دست بخیل بجان کندن قطعه

سونا کہان کھودنے سے باہر آوے اور ہاتھ بخیل سے ساتھ جان کندنی کے

دونان نخورند و گوش دارند + گویند امید به که خورده + روزی بینی بکام دشمن

کمینے نکہائیں اور کان کہیں کہیں امید بہتر کہ کہایا ہوا ایکدن دیکھیگا تو بیچ مراد دشمن کے

۸۹۱۵۴۳۲
Date
No.
Date
No.